زیارات حرمین شریفین

تحقیق وتدوین

شہباز علی قادری

السلطانیہ گروپ انٹرنیشنل

ہیڈ آفس

آفس نمبر 226، تھرڈ فلور ایم دبئی ٹاور کھنہ پُل، اسلام آباد

برانچ آفس

سدوال روڈ کوٹلہ ارب علی خان (قاری نصیر احمد عطاری)

(+92 344 6266443)

برانچ آفس

مین چوک فتح پور، گجرات (عبدالرحمٰن بن شہباز علی قادری)

(+92 327 3460738)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

ISBN: ....

نام کتاب: زیارات حرمین شریفین

تحقیق وتدوین: شہباز علی قادری بن محمد اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ
بمقام پھرا کھٹانہ ڈاکخانہ فتح پور تحصیل و ضلع گجرات (Ph:03006266240)

اشاعت: رمضان المبارک 1447ھ بمطابق 2026ء

ڈیزائننگ: عبد الرحمٰن بن شہباز علی قادری

اہتمام اشاعت: قاری نصیر احمد عطاری چیف ایگزیکٹیو

ناشر: مقصود احمد شرقپوری (0333-4320521)
جیلانی سنٹر احاطہ شاہ دریاں اُردو بازار، لاہور

ملنے کا پتہ: السلطانیہ گروپ انٹرنیشنل (سدوال روڈ کوٹلہ) (0344-6266443)
السلطانیہ گروپ انٹرنیشنل برانچ (مین چوک فتح پور) (03273460738)
قادری پرفیومر، دربار عالیہ کھڑی شریف (0346-5034356)
رضا بک شاپ، فوارہ چوک گجرات (03006203667)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبِّ یَسِّرۡ وَلَا تُعَسِّرۡ وَ تَمِّمۡ بِالۡخَیۡرِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ عَلَیۡنَا حِکۡمَتَكَ وَانۡشُرۡ عَلَیۡنَا رَحۡمَتَكَ یَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازل فرما۔ اے عظمت اور بزرگی والے۔ (مُستَطرَف، جلد ۱، صفحہ ۵۲)

انتساب

والدین مرحومین و مغفورین نَوَّرَ اللہُ مَرۡقَدَھُمَا

(والدہ صاحبہ اور والد گرامی محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ)

قطعہ تاریخ اشاعت

نشاط افزا زیاراتِ حرمین شریفین

2026ء

زیاراتِ حرمین شہباز کی خدا کا کرم ہے، نبی کی عطا

پئے زائریں ہادیِ بہتریں پئے شائقیں ایک تحفہ نیا

تصاویر سے ہے مزین کتاب کہیں کیا کہ ہے کس قدر خوشنما

یہ ہے مظہرِ ذوق و شوقِ لطیف نشاں ہے یہ ایمان و ایقان کا

پڑھے گا جو قاری وہ پائے گا کیف پڑھے گا جو قاری وہ دے گا دعا

ندا آئی "ذوقِ زیاراتِ پاک" ہوا جبکہ درکار سالِ رسا

۱۴۴۸ھ

از

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروسؔ فاروقی

مونیاں شریف، گجرات

فہرست مضامین

نمبر شمار	تفصیل مضامین	صفحہ نمبر
01	پیش لفظ	13
02	(حصہ اول) مکہ شریف کی زیارات	16
03	مکہ شریف کے فضائل	17
04	مَکّۃُ المکرّمہ میں بیمار ہونے والے کا اجر مَکّۃُ المکرّمہ میں فوت ہونے والے سے حساب نہیں ہوگا کعبہ شریف کی زیارت کا اجر	17 18
05	صفا و مروہ (دو پہاڑیوں) کی زیارت	19
06	مطاف، کعبہ معظمہ کے چار رکن	20
07	میزابِ رحمت، حطیم	22
08	رُکنِ یمانی، مُستجار، مُستجاب	23
09	مقامِ ابراھیم	24
10	کوہ صفا و مروہ	25
11	آب زم زم، مسجد الحرام میں 70 انبیائے کِرام کی قبور	26
12	مسجدِ جن، مسجدُ الرّایہ	27
13	مسجدِ خَیف	28

14	مسجدِ جعرّانہ	30
15	مسجدِ تنعیم (مسجد عائشہ رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنْہَا)	31
16	مسجدِ نمرہ	32
17	مسجدِ ذی طُویٰ، مسجدِ کبش	33
18	عرفات، منیٰ	34
19	مزدلفہ، مشعرِ حرام، مسجدِ طائف	35
20	غارِ مُرسلات	36
21	مکہ مکرمہ میں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مکان	37
22	مزار مبارک حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	37
23	مولد النبی ﷺ	38
24	خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنْہَا کا مکان	39
25	جَبَلِ ابو قُبَیس	40
26	غارِ جَبَلِ ثَور	41
27	غارِ حرا	42
28	جنّتُ المَعلیٰ، مزارِ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنْہَا	43
29	مزارِ مَیمُونہ رَضِیَ اللہ تعَالیٰ عَنْہَا	44
30	قبیلہ بنی سعد	45
31	نہرِ زبیدہ	46
32		

33	(حصہ دوم) مدینہ طیبہ کی زیارات	48
34	مدینہ طیبہ کے فضائل	49
35	مدینہ میں صبر کا انعام، مدینہ طاعون سے محفوظ محبوب ترین شہر	50
36	دار الایمان	51
37	الحرم، الشافیہ، طابۃ	52
38	المبارکہ، مدینہ شریف کی کھجور کی فضیلت	53
39	مسجدِ نبوی کی فضیلت	54
40	مسجد نبوی شریف کے احاطہ میں زیارات (سب سے بڑی زیارت گنبد خضراء)	56
41	مسجدِ نَبَوِی کے 8 سُتُونِ رَحمت	59
42	اُسطُوانہ حَنّانہ (اسطوانہ مخلقہ)	59
43	اُسطُوانہ عَائِشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا	61
44	اُسطُوانہ توبہ	62
45	اُسطُوانۃُ السَّرِیر، اُسطُوانۃُ الحَرَس	63
46	اُسطُوانہ وُفود، اُسطُوانہ جبرائیل عَلَیہِ السَّلام اُسطُوانہ تہجُّد	64
47	ریاض الجنہ کی زیارت	65
48	محاریب کی زیارت،	66
49	مِحرابُ النَّبی	67
50	مِحرابِ عثمانی	69

70	مِحرابِ تہجُّد	51
71	مِحرابِ سُلیمانی (حنفی)	52
72	جائے شہادت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	53
74	اصحاب صُفَّہ شریف	54
76	مواجہہ شریف	55
78	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گھر مبارک	56
79	حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مکان	57
79	مسجد دار نابغہ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کا مقام	58
82	**مسجد نبوی شریف کی زیارات سے متعلق ایک معلوماتی گراف**	59
83	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مکان	60
83	حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا مکان و پرنالہ	61
84	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا مکان، حجرہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہ	62
85	حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دروازہ مبارک	63
85	لائبریری مسجد نبوی	64
86	مخطوطات / تبرکات، میوزیم	65
87	مسجد نبوی کے ابواب (دروازے)	66
88	باب جبریل، باب رحمت	67
89	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں بنائے گئے دروازے باب النساء، باب السلام	68

90	بئر حاء	69
91	حرم شریف سے جنوب سمت میں مسجد قبا کی طرف کی زیارات مسجدِ قباء کی فضیلت	70
93	بئر عریس	71
94	بئر عذق	72
95	مسجد بنی انیف یا مسجد المصبح	73
96	مسجد مشربۃ اُمِّ اِبراھیم	74
99	مسجد عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ	75
100	بئر (کنواں) غرس	76
102	بئر العہن، بئر الفقیر (بئر صدقہ المیثب)	77
103	وادی رانوناء	78
104	مسجد الجمعہ	79
105	مسجد بنو دینار	80
106	مسجد الفضیخ (مسجد شمس، مسجد بنی نضیر)	81
107	وادی بطحان	82
108	مسجد نبوی شریف سے مغرب کی طرف زیارات بئر السقیا، مسجد المنارتین، مسجد السقیا	83
110	مسجد ذُوالحُلَیفہ	84
111	وادی عقیق	85
112	بئر و سبیل فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما	86

87	بئر عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ	113
88	مسجد نبوی شریف سے قریب ترین زیارات جنت البقیع کی زیارت	114
89	پہلا مشہد (قبہ اہل بیت)، دوسرا مشہد (قبہ بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)، قبہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن	116
90	چوتھا مشہد (قبہ دار عقیل)، پانچواں مشہد (آئمہ دین)	117
91	چھٹا مشہد حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ، ساتواں مشہد شہدائے حرا رضی اللہ عنہم	118
92	آٹھواں مشہد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نواں مشہد سیدہ اماں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا، دسواں مشہد	119
93	گیارھواں مشہد (قبہ عمات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)	120
94	**جنت البقیع کا نقشہ**	121
95	مسجد غمامہ (مسجد مصلیٰ)، مسجد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ	122
96	مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	123
97	مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	124
98	مدینہ شریف کا بازار / سوق المناخة	125
99	سقیفہ بنی ساعدہ، مسجد سبق	126
100	بئر بضاعة	127
101	بئر البصہ	128
102	مسجد بنی خدرہ	129
103	مسجد نبوی شریف سے شمال، احد پہاڑ کی طرف زیارات جَبَلِ اُحُد کی زیارت، مزارِ سیّدُنا ہارون علیہ السلام	130

104	مزارِ سیّدُنا حمزہ رضی اللہ عنہ	131
105	محراس	134
106	مسجد الفسح	135
107	مسجد سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما، مسجد ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ	136
108	مسجد الشیخین	137
109	مسجد مِستَراح	139
110	مَسجِد عَینَین، غار سجدہ	140
111	مسجدِ بنی حرام	141
112	مسجد قبلتین	142
113	بئر رومہ	144
114	مسجد الاجابہ	145
115	مسجد الفتح	146
116	غزوہ خندق جنگ خندق کا سبب	147 148
117	مقام بدر کی زیارت، غزوہ بدر کے شہدا کے اسماء، وادی الصفراء	150
118	مسجد عریش	152
119	وادی شرف الروحا	153
120	مقام ابواشریف کی زیارت، مسجد نبوی شریف کی توسیعات	154
121	دور نبوی میں تعمیر و توسیع ثانی، حضرت عمر فاروق کی تعمیر و توسیع	155
122	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تعمیر و توسیع، ولید بن عبد الملک کی تعمیر و توسیع	156

123	محمد مہدی بن منصور عباسی کی تعمیر و توسیع	157
124	سلطان اشرف قائتبائی کی تعمیر و توسیع (886ھ تا 888ھ)، سلطان عبد المجید عثمانی اول کی تعمیر و توسیع	157
125	عبد العزیز بن سعود (آل سعود) کی پہلی تعمیر و توسیع، شاہ فیصل کی تعمیر و توسیع،	158
126	شاہ فہد کی تعمیر و توسیع	159
127	زائرین کی آسانی کے لیے چند گزارشات	160
128	عمرہ کی فضیلت، دعاؤں کی قبولیت کے مقام	163
129	ماخذ و مراجع	168
130	تقاریظ	174

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ

پیش لفظ

اللہ کریم کے خاص فضل و عنایت سے 2025ء کے رمضان المبارک میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی اور مدینہ شریف میں اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس سے پہلے 2013 میں والدین کی معیت میں اور دوسری مرتبہ 2022 میں بھی اللہ کے فضل و توفیق سے عمرہ وزیارات کی سعادت ملی۔ مگر اب تیسری مرتبہ 2025 میں چند مزید زیارات کا شرف حاصل ہوا جو پہلے نہیں ہوا تھا تو خیال آیا کہ جس طرح مکمل معلومات نہ ہونے کی وجہ سے بندہ ناچیز تیسری مرتبہ حاضری پر بھی ساری زیارات نہیں کر سکا بہت سارے زائرین بھی بہت ساری زیارات سے محروم رہتے ہوں گے اور کچھ کو تو زندگی میں ایک ہی بار یہ سعادت حاصل ہوتی ہے دوبارہ موقع ہی نہیں ملتا تو اگر انہیں معلومات فراہم ہو جائیں تو بڑی سعادتیں حاصل ہو جائیں گی مزید محسوس ہوا کہ جن مقامات کی زیارت نصیب ہوتی ہے تو ان مقدس مقامات سے متعلق صحیح معلومات بھی ہر کسی کو میسر نہیں آتیں یا پھر کچھ لوگ لاعلمی کی بنیاد پر من گھڑت روایات بتاتے رہتے ہیں جن کا اصل سے کچھ واسطہ ہی نہیں ہوتا۔ زیارات کے موضوع پر کچھ کام کرنے کے ارادے کا ذکر قاری نصیر احمد عطاری صاحب سے کیا کہ اگر مختصر سی کتاب زیارات کے متعلق لکھ دی جائے تو زائرین کے لیے آسانی ہو جائے گی قاری صاحب نے بھی اپنی مزید آراء سے آگاہ فرمایا اور دوسرے دن ایک ڈائری بازار سے لا کر مجھے مسجد نبوی شریف میں تھما دی کہ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اجازت مانگ کر اس کام کا آغاز اس مبارک مہینہ، اور مبارک جگہ پر کر دیں انشاء اللہ اس کتاب کی اشاعت بھی کریں گے اور زائرین کو بھی دیا کریں گے۔

الحمد للہ ایک سال میں ہی اس رمضان المبارک 2026 کے آنے تک یہ مسودہ تیار کیا اور ساتھ لے جا کر حرمین شریفین کی بہت ساری زیارات کا مزید اضافہ کیا کچھ مزید مقامات مقدسہ کی زیارت کی سعادت

اس بار بھی نصیب ہوئی اور کچھ کی لوکیشن بھی حاصل کی اللہ کریم اس کو تمام امت مسلمہ اور بالخصوص زائرین حرمین شریفین کے لیے نفع بخش بنائے امین۔

2025اور2026 کے آخری عشرہ میں مسجد نبوی شریف کی لائبریری سے اس موضوع پر کچھ کتب دیکھنے کا اتفاق ہوا پھر واپسی پاکستان میں آکر جستجو بھی جاری رہی اقبال ریسرچ سنٹر کا کڑہ ٹاؤن میں بھی اس موضوع پر کثیر مواد حافظ عامر شہزاد نے اپنی لائبریری سے دیکھنے کا موقع عنایت فرمایا۔ جس سے اس کام کو مکمل کرنے میں معاونت ملی دیگر مراجع وماخذ میں دی گئی کتب سے بھی استفادہ حاصل کر کے اہل محبت کے لیے یہ گلدستہ تیار کیا گیا ہے جس سے زائرین کو حرمین شریفین کی موجودہ ممکنہ زیارات کرنے میں راہنمائی ملے گی۔

قارئین سے چند گزارشات

1۔ قرآن حکیم کی آیات مبارکہ کا ترجمہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کنزالایمان کے مطابق لکھا گیا ہے۔

2۔ احادیث مبارکہ اور جن کتب سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے ان کی تفصیل آخر پر مراجع وماخذ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

3۔ حقیقت میں تو حرمین شریفین میں جگہ جگہ متبرک مقامات موجود ہیں بہت ساری زیارات اس وقت اپنے حقیقی آثار کے ساتھ موجود بھی نہیں ہیں اور نہ ہی تمام زیارات کی تفصیل اس مختصر سی کتاب میں لکھی جا سکتی ہیں لہذا کتاب ھذا میں اس وقت موجود زیارات میں سے چند زیارات ہی کی تفصیل کو شامل کیا گیا ہے جن کی زیارت باآسانی کی جاسکتی ہے

4۔ زائرین کی آسانی کے لیے ممکنہ حد تک زیارات کی فوٹو دے دی گئی ہے مزید جدید ٹیکنالوجی کے پیش نظر QR Code دے دیے گئے ہیں تاکہ google map کے ذریعے متعلقہ مقام تک پہنچنا آسان ہو جائے۔

5۔ ممکنہ حد تک تمام زیارات کا محل وقوع، پس منظر، تاریخی واسنادی حیثیت کو باحوالہ ہی پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے

6۔ زائرین کی آسانی کے لیے کتاب کے آخر پر کچھ احتیاطیں لکھ دی ہیں جن کو ملحوظ خاطر رکھنے سے آسانی والا معاملہ ہو گا۔

7۔ بعض جگہ پر حوالہ جاتی تفصیل کے علاوہ نوٹ کے عنوان سے کچھ تفصیل شامل کی گئی ہے جس سے زیارت سے متعلق مزید وضاحت ہو جاتی ہے

8۔ بعض جگہ پر کسی روایت سے اخذ ہونے والا مسئلہ کو فائدہ کے عنوان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

9۔ اس مختصر سی کتاب میں مدینہ شریف میں تقریباً27 مساجد اور 13 کنوؤں کی زیارت کے علاوہ کثیر زیارات کی تفصیل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

10۔ خاص طور پر مدینہ شریف کی زیارات کو سمت کے لحاظ سے ایک جگہ اکٹھا کر دیا گیا ہے تا کہ زائر جس سمت میں زیارت کے لیے نکلے تو اس جانب کی تمام زیارات کو با آسانی کر سکے۔

9۔ کتاب کے آخر پر دعاؤں کی قبولیت کے چند مقامات بھی ذکر کر دیے گئے ہیں جن کا تعلق حرمین شریفین سے ہے اور سیدی اعلیٰ حضرت نے اپنی کتاب احسن الوعاء میں بیان کیا ہے تا کہ زائرین کو علم ہو گا تو شوق و ذوق سے ان متبرک مقامات کی زیارت کے وقت دل جمی سے دعا کر سکیں گے۔

از قلم:

شہباز علی قادری

بمقام پھرا کھٹانہ ڈاکخانہ فتح پور تحصیل و ضلع گجرات

حصہ اول

مکہ شریف کی زیارات

مکہ شریف کے فضائل

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا

ترجمہ: اور جب عرض کی ابراہیم (علیہ السلام) نے کہ اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) میرے اِس شہر کو امان والا کردے۔(پ۱، البقرۃ:۱۲۶)

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی پہلی آیت میں ہے:

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۝ (پ۳۰، البلد:۱)

مجھے اس شہر کی قسم یعنی مکّہ مکرّمہ کی۔(خزائن العرفان ص۱۱۰۴)

نبی آخر الزماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

لَا یَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَکَّۃَ وَلَا الْمَدِیْنَۃَ

یعنی مکّے اور مدینے میں دجّال داخِل نہیں ہو سکے گا۔

(مسند احمد بن حنبل، ج۱۰ص۸۵حدیث ۲۶۱۰۶)

نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّ مَکَّۃَ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ تَبَاعَدَتْ مِنْہُ النَّارُ

یعنی جو شخص دن کے کچھ وَقت مکّے کی گرمی پر صَبر کرے جہنَّم کی آگ اُس سے دُور ہو جاتی ہے۔(اخبار مکہ ج۲ص۳۱۱)

مَکَّۃُ المکرَّمہ میں بیمار ہونے والے کا اجر

حضرتِ سیِّدنا سعید بن جُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ”جو شخص ایک دن مکّے میں بیمار ہو جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے اسے اس نیک عمل کا ثواب عطا فرماتا ہے جو وہ سات سال سے کر رہا ہوتا ہے (لیکن بیماری کی وجہ سے نہ کر سکتا ہو) اور اگر وہ (بیمار) مسافر ہو تو اسے دُگنا اَجر عطا فرمائے گا۔(اخبار مکہ ج۲ص۳۱۱)

مَکّۃُ المکرَّمہ میں فوت ہونے والے سے حساب نہیں ہو گا

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کی حج یا عمرہ کرنے کی نیت تھی اور اسی حالت میں اسے حَرَمین یعنی مکے یا مدینے میں موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اسے بروزِ قیامت اِس طرح اٹھائے گا کہ اُس پر نہ حساب ہو گا نہ عذاب،

ایک دوسری روایت میں ہے:

بُعِثَ مِنَ الآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی وہ بروزِ قیامت اَمن والے لوگوں میں اُٹھایا جائے گا۔

(مصنف عبد الرزاق ج۹ ص ۱۷۴ الحدیث ۱۷۴۷۹، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات صفحہ 194)

کعبہ شریف کی زیارت کا اجر

حدیثِ پاک میں ہے:

کعبہ معظَّمہ دیکھنا عبادت، قراٰنِ عظیم کو دیکھنا عبادت ہے اور عالم کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔

(فردوس الاخبار، حدیث ۲۷۹۱ ج ا ص ۳۷۶، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 206)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو القاسِم محمدٌ رَّسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا:

"جو خانہ کعبہ کے قَصد (یعنی ارادے) سے آیا اور اُونٹ پر سُوار ہوا تو اُونٹ جو قدم اُٹھاتا اور رکھتا ہے، اللہ تَعَالٰی اس کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور خطا مٹاتا ہے اور دَرَجہ بُلند فرماتا ہے، یہاں تک کہ جب کعبہ معظمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا و مَروہ کے درمیان سَعی کی پھر سر مُنڈایا یا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا، جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔"

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۴۷۸ حدیث ۴۱۱۵، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات صفحہ 207)

حضرت سُلَیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اُڑتا جارہا تھا جب کعبہ معظمہ سے گزرا تو کعبہ رویا اور بارگاہِ اَحدیت میں (یعنی اللہ تعالٰی کے حُضُور) عرض کی کہ ایک نبی تیرے انبیاء سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا، نہ نَماز پڑھی۔ اِس پر ارشادِ باری تعالٰی ہوا: نہ رو! میں تیرا حج اپنے بندوں پر فرض کروں گا جو تیری طرف ایسے ٹُوٹیں گے جیسے پرند اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اُونٹنی اپنے بچّے کے شوق میں اور تجھ (یعنی تیرے شہر) میں نبیِّ آخر الزّماں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیاء (عَلَیہِ السَّلَام) سے زیادہ پیارا ہے۔ (تفسیر بغوی ج۳ ص۱۵۳ ملخّصاً، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات صفحہ 211)

فائدہ: معلوم ہوا کعبہ معظمہ اپنے زائر کو پہچانتا ہے جو بھی اسکی زیارت کو آئے

صفا و مروہ (دو پہاڑیوں) کی زیارت

حکمِ الٰہی سے حضرتِ سیّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کھجوروں کی ایک ٹوکری، کچھ روٹی کے ٹکڑے اور پانی کا مشکیزہ دے کر سیّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا اور اپنے دودھ پیتے لختِ جگر حضرتِ سیّدُنا اسمٰعیل علیہ السلام کو بے آب وگِیاہ میدان میں چھوڑ کر واپَس تشریف لے گئے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب تک خُرما (یعنی کھجوریں) اور پانی رہا حضرتِ ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا اطمینان سے گزر کرتی اور فرزند کو دودھ پلاتی رہیں مگر پانی ختم ہونے پر پیاس نے ستایا، لختِ جگر نے بے اختیار رونا شروع کر دیا اپنی تو اتنی فکر نہ ہوئی مگر نورِ نظر کی بے قراری دیکھی نہ گئی، اُٹھیں اور صفا پر چڑھیں کہ شاید کہیں پانی کا نشان ملے مگر نہ ملا مایوس ہو کر نیچے اتریں، مروہ پہاڑ کی طرف روانہ ہوئیں مگر نظر فرزند پر تھی، راہ کے کچھ حصّے میں فرزند سے آڑ ہو گئی تو آپ اسے جلد طے کرنے کے لیے دَوڑ کر چلیں، اِس آڑ سے نکل جانے پر پھر آہِستہ چلیں، یہاں تک کہ "مَروہ" پر پہنچ گئیں وہاں چڑھ کر بھی پانی کہیں نہ دیکھا پھر "صفا" کی طرف روانہ ہوئیں۔ اِسی طرح سات چکر کیے ہر دفعہ درمیان میں دوڑتی تھیں (صفا و مروہ کی سعی اسی کی یادگار ہے) اَخیر بار "مروہ" پر چڑھیں تو ایک ہیبت ناک آواز کان میں پڑی! ڈر کر فرزند کے پاس آئیں دیکھا کہ وہ روتے میں

اپنی اَیڑیاں زمین پر رگڑ رہے ہیں جس سے شِیریں (یعنی میٹھے) پانی کا چشمہ جاری ہے! بَہُت خوش ہوئیں اور اس کے گرد مٹّی جمع کر کے فرمانے لگیں:

یَا مَاءُ زَمْ زَمْ (یعنی) ''اے پانی! ٹھہر ٹھہر''

اس لیے اس کا نام آبِ زم زم ہوا۔ (تفسیرِ نعیمی ج ا ص ۶۹۴، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات صفحہ 223)

مطاف

مسجد الحرام ایک گول وسیع احاطہ ہے، جس کے کنارے بکثرت دالان (بر آمدے) اور آنے جانے کے دروازے ہیں اور بیچ میں مطاف (طواف کرنے کی جگہ)۔ مطاف ایک گول دائرہ ہے جس میں (ٹھنڈا) سنگ مرمر بچھا ہے، اس کے بیچ میں کعبہ معظمہ ہے۔ حضورِ اقدس ﷺ کے زمانہ میں مسجد الحرام اسی قدر تھی۔ اسی کی حد پر باب السّلام شرقی قدیم دروازہ واقع ہے۔ (بہار شریعت جلد 6 صفحہ 1094)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے گِن کر طواف کے سات پھیرے کئے اور پھر دو رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور طواف کرتے ہوئے آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور دس دَرَجات بُلند کر دیے جاتے ہیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۲۰۲ حدیث ۴۴۶۲)

کعبہ معظمہ کے چار رکن

1۔ رُکنِ اسود (حجرِ اَسود)

جنوب و شرق کے گوشہ میں زمین سے اونچا سنگ اسود شریف نصب ہے۔

یہ جنَّتی پتَّھر ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے:

رُکن (یعنی حجر اسود) اور مقامِ (ابراھیم) دو ''جنَّتی یاقُوت'' ہیں۔ پہلے بہت نورانی تھے۔ اللہ تعالٰی نے اِن

کانور محو کر (یعنی چھپا) دیا اگر ایسانہ ہوتا تو یہ مشرِق ومغرِب کو چمکاتے۔(تفسیر نعیمی جلد ا صفحہ ۶۳۰)

ایک اور رِوایت میں ہے:

جب سنگِ اَسوَد دیوارِ کعبہ میں قائم کیا گیا تو اس کی روشنی چاروں طرف دُور تک جاتی تھی جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہاں تک حرم کی حُدود مقرر ہوئیں جس میں شکار کرنا منع ہے اور سنگِ اَسوَد کا رنگ بالکل سفید تھا گنہگاروں کے ہاتھوں سے سیاہ ہو گیا۔(تفسیر نعیمی ج ا ص ۶۸۰، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات صفحہ 225)

حضور سیّدِ عالم ﷺ نے اسے چوما ہے۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے حَجَرِ اَسود! میں جانتا ہوں تو پتّھر ہے، نَفعُ ونقصان کا مالک نہیں، اگر میں نے رسولُ اللہ ﷺ کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔(بلد الامین ص ۶۱)

فرمانِ مصطفٰے کریم ﷺ

روزِ قیامت یہ پتّھر اُٹھایا جائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا، زبان ہو گی جس سے بولے گا اور اپنے استِلام کرنے والے کے حق میں گواہی دے گا۔(ترمذی ج ۲ ص ۲۸۶ حدیث ۹۶۳)

حَجَرِ اَسوَد کی 4 خُصُوصیّات:

اس کا مَس کرنا (یعنی چُھونا) گناہوں کو مِٹاتا ہے۔ اِعلانِ نُبُوَّت سے پہلے بھی یہ پتّھر مبارک شاہِ خیر الانام ﷺ کو سلام کہتا تھا۔ اس پتّھر شریف کو پھر ایک مرتبہ اپنی اَصل شَکل پر کر دیا جائے گا۔ قِیامت کے دن اس کا حجم (یعنی جسامت) جَبَلِ ابی قُبَیس جتنا ہو گا۔(بلد الامین ص ۶۲)

2۔ رُکنِ عراقی

شرق وشمال کے گوشہ میں۔ دروازہ کعبہ انھیں دو رکنوں (یعنی رکن اسود اور رکن عراقی) کے بیچ کی شرقی دیوار میں زمین سے بہت بلند ہے۔

3۔ ملتزم

اسی شرقی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازہ کعبہ تک ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان حصہ کو ہر صورت پکڑتے اور کہا کرتے تھے رکن اور باب کی درمیانی جگہ ہی ملتزم ہے جو شخص بھی اس کو تھام کر اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتا ہے۔ (سنن الکبری جلد 1 صفحہ 468 بحوالہ کنز الانوار صفحہ 261)

4۔ رُکنِ شامی

اوتر (شمال) اور پچھم (مغرب) کے گوشہ میں۔

میزابِ رحمت

میزابِ رحمت سونے کا پرنالہ کہ رکن عراقی و شامی کی بیچ کی شمالی دیوار پر چھت میں نصب ہے۔ اس سے بارش کا پانی حطیم میں نچھاور ہوتا ہے۔ (رفیق الحرمین ص ۳۷-۳۸)

حطیم

حطیم بھی اسی شمالی دیوار کی طرف ہے۔ یہ زمین کعبہ معظمہ کی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے کعبہ از سر نو تعمیر کیا، کمی خرچ کے باعث اتنی زمین کعبہ معظمہ سے باہر چھوڑ دی۔ اس کے گرد اگرد ایک

قوسی انداز کی چھوٹی سی دیوار کھینچ دی اور دونوں طرف آمد ورفت کا دروازہ ہے اور یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے اس میں داخل ہونا کعبہ معظمہ ہی میں داخل ہونا ہے جو بحمد اللہ تعالیٰ بے تکلف نصیب ہوتا ہے۔

رُکنِ یمانی

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر یعنی رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں۔ تو جو کہتا ہے الٰہی میں تجھ سے معافی اور امن وعافیت دینی و دنیاوی مانگتا ہوں۔ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے تو فرشتے کہتے ہیں آمین۔ (مرآۃ المناجیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد 4 صفحہ 205)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم نے حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام نرمی اور سختی میں کبھی بھی ترک نہیں کیا جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا استلام کرتے دیکھا ہے ہم بھی اس کے کاربند ہو گئے ہیں۔ (بخاری جلد 1 صفحہ 215 بحوالہ مکۃ المکرمہ صفحہ 226)

پچھم (مغرب) اور دکھن (جنوب) کے گوشہ میں۔

نوٹ: طواف کرتے وقت حجر اسود والے کونہ سے پہلے یہی کونہ آتا ہے

مُستجار

رُکنِ یمانی وشامی کے بیچ کی غربی دیوار کا وہ ٹکڑا جو ملتزم کے مقابل یعنی عین پیچھے کی سیدھ میں واقع ہے۔ (رفیق الحرمین صفحہ ۴۷)

مُستجاب

رُکنِ یمانی و رُکنِ اسود کے بیچ میں جو دیوار جنوبی ہے، یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں اس لیے اس کا نام مستجاب رکھا گیا۔ (بہار شریعت جلد 6 صفحہ 1094)

یہاں پر یہ دعا مانگے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ 0

اے ربّ ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔

(سورۃ البقرہ آیت197)

مقامِ ابراھیم

دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا، ان کے قدمِ پاک کا اس پر نشان ہوگیا جو اب تک موجود ہے

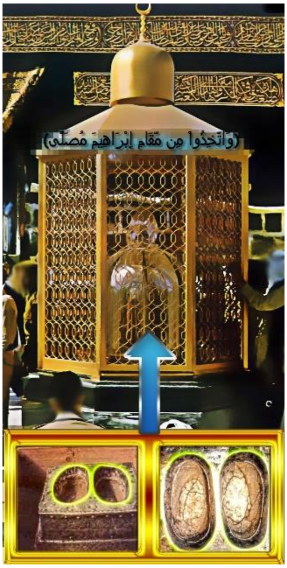

اور جسے اللہ تعالیٰ نے اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ اللہ کی کھلی نشانیاں فرمایا۔

طواف کے بعد مقامِ ابراھیم میں آکر آیہ کریمہ

وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ط (سُوْرَۃُ الْبَقَرہ آیت125)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

پڑھ کر دو رکعت طواف پڑھے اور یہ نماز واجب ہے پہلی میں قُلْ یَا

دوسری میں قُلْ ھُوَ اللہ پڑھے بشرطیکہ وقتِ کراہت مثلاً طلوع صبح سے

بلندی آفتاب تک یا دوپہر یا نمازِ عصر کے بعد غروب تک نہ ہو، ورنہ وقتِ

کراہت نکل جانے پر پڑھے۔

حدیث میں ہے:

"جو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور قیامت کے دن

امن والوں میں محشور ہوگا"

یہ رکعتیں پڑھ کر دعا مانگے۔ (بہار شریعت جلد6 صفحہ 1102)

"مقامِ ابراہیم" جنّتی پتھر ہے۔ حضرتِ سیّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علیہ السلام اِس مبارک پتھر پر کھڑے ہوئے اور

آپ کی بہو (زوجۂ سیّدِنا اسمٰعیل علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کا سرِ انور دُھلایا)۔

تعمیرِ کعبہ کے وَقْت جب دیواریں اونچی ہوئیں سیّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: کوئی پتّھر لاؤ تا کہ اُس پر کھڑے ہو کر دیوار بنائیں۔ سیّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام پتّھر کی تلاش میں "جَبَلِ ابی قُبَیس" پر تشریف لے گئے۔ راہ میں حضرت سیّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ملے اور کہا کہ آیے میں آپ کو ایک پتّھر بتاؤں جو آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ دنیا میں آیا اور اسے اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام نے "طوفانِ نوح" کے خوف سے اس پہاڑ میں دفن کر دیا ہے، اس جگہ چھوٹے بڑے دو پتّھر مدفون ہیں چھوٹے کو تو کعبے کی دیوار میں دروازے کے قریب لگا دو کہ ہر طواف کرنے والا اس کو چُوما کرے یعنی سنگِ اَسود اور بڑے پر ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کھڑے ہو کر عمارت بنائیں۔ چُنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام دونوں پتّھر لے آئے اور یہ پیغامِ الٰہی بھی پہنچایا ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حکمِ الٰہی کے مطابق سنگِ اسود کو تو ایک گوشے میں لگا دیا اور بڑے پر کھڑے ہو کر تعمیر کا کام جاری کیا جس قدر عمارت بُلند ہوتی جاتی تھی یہ پتّھر بھی اُونچا ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام تعمیر سے فارِغ ہوئے۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۶۸۰، بحوالہ عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 225)

کوہ صفا و مروہ

یہ دونوں پہاڑ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں سے ہیں، چُنانچہ اللہ تَعَالٰی پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرہ آیت نمبر 158 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ۝ (پ۲، البقرۃ:۱۵۸)

بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبر دار ہے۔ بابُ الصفا مسجد شریف کے جنوبی دروازوں میں ایک دروازہ ہے جس سے نکل کر سامنے کوہِ صفا

ہے۔"صفا" کعبہ معظمہ سے جنوب کو ہے یہاں زمانہ قدیم میں ایک پہاڑی تھی جس کا کچھ حصہ اب بھی باقی رکھا گیا ہے۔ اب وہاں قبلہ رُخ ایک دالان (بر آمدہ) سا بنا ہے اور چڑھنے کی سیڑھیاں۔

کوہ مروہ

مروہ دوسری پہاڑی صفا سے پورب (مغرب) کو تھی۔ (بہار شریعت جلد6 صفحہ 1094)

آب زم زم

روایت میں ہے: آب زمزم کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(اخبار مکہ للفاکھی ج۲ ص ۱۴ حدیث ۱۱۰۵، صفحہ 206، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں)

زَم زَم شریف کا قبہ مقام ابراہیم سے جنوب کو مسجد شریف ہی میں واقع ہے اور اس قبہ کے اندر زَم زَم کا کنواں ہے۔ (بہار شریعت جلد6 صفحہ 1095)

زم زم کا کنواں کعبہ شریف سے تقریباً 57 فٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ (تاریخ مکۃ المکرمہ صفحہ 406)

نوٹ: بتایا جاتا ہے کہ طواف کرتے وقت مقام ابراہیم سے پہلے سٹیل کے ڈھکن اس کنواں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

مسجد الحرام میں 70 انبیائے کِرام کی قبور:

مولانا شاہ امام احمد رضاخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن "فتاوٰی رضویہ" جلد 7 صَفْحَہ 303 تا 304 پر نَقْل کرتے ہیں: کسی نبی یا ولی کے قُرب میں (یعنی قریب) مسجد بنانا اور اُن کی قبر کے پاس نَماز پڑھنا نہ اُن دونیتوں سے (یعنی نہ نَماز سے قبر کی تعظیم مقصود ہو نہ ہی اُس قبر کی طرف مُنہ کرنے کی نیّت ہو) بلکہ اس لئے کہ ان کی مدد مجھے پہنچے اُن کے قُرب کی بَرَکت سے میری عبادت کامِل ہو، اس میں کچھ مُضائقہ نہیں کہ وارِد ہوا ہے کہ اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کا مزارِ پاک "حَطیم" میں میزابُ الرَّحمت کے نیچے ہے اور حَطیم میں اور سنگِ اَسود و زَمزم کے درمیان ستَّر پیغمبروں کی قبریں ہیں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور وہاں نَماز پڑھنے سے کسی نے مَنْع نہ فرمایا۔

(لمعات التنقیح شرح مشکاۃ المصابیح ج۳ ص ۵۲، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات صفحہ 228)

مسجدِ جنّ

یہ مسجد جنّتُ المَعلیٰ کے قریب واقع ہے۔ سرکارِ مدینہ ﷺ سے نمازِ فجر میں قراٰنِ پاک کی تِلاوت سن کر یہاں جنّات مسلمان ہوئے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبدُاللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بوڑھے جِنّ کو دیکھا جو ایک بیش قیمت خوبصورت جُبّہ پہنے بیتُ اللہ شریف کی طرف منہ کرکے نَماز پڑھ رہا ہے، اس کے سلام پھیرنے پر انہوں نے اُسے سلام کیا، سلام کا

جواب دیا اور کہا اِس جُبّے پر تَعَجُّب کررہے ہیں ! یہ جُبّہ 700 برس سے میرے پاس ہے ، میں نے اِسی جُبّے میں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام کا دیدار کیا ہے، اِسی میں پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے، محمدٌ رَّسولُ اللہ ﷺ کی زیارت کی سعادت پائی ہے۔ اور مزید سنیے، میں اُنہی جِنّات میں سے ہوں جِن کے بارے میں سُورَۃُ الجِن نازِل ہوئی ہے۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۳۵۷، بلد الامین ص ۱۲۸، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات صفحہ 230)

مسجدُ الرَّایہ

یہ مسجدِ جنّ کے قریب ہی سیدھے ہاتھ کی طرف ہے۔ ’’رایۃ‘‘ عَرَبی میں جھنڈے کو کہتے ہیں۔ یہ وہ تاریخی مَقام ہے جہاں فتحِ مکّہ کے موقع پر ہمارے پیارے آقا ﷺ نے اپنا جھنڈا شریف نَصب فرمایا تھا۔ (بلد الامین صفحہ 137 ملخصًا)

نوٹ: اس مسجد کے ساتھ ہی مسجد شجر کی بھی زیارت ہے جس سے متعلق مشہور ہے کہ یہاں پر ایک اعرابی کے مطالبہ پر درخت (شجر) حضور ﷺ کی بارگاہ میں چل کر آیا۔

مسجدُ الرَّایَہ

مسجد خیف

مسجدِ خَیف

یہ مِنٰی شریف میں واقع ہے۔ حِجّۃُ الوَداع کے موقع پر مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار ﷺ نے یہاں نَماز ادا فرمائی ہے۔ مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمیّان ﷺ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ سَبْعُوْنَ نَبِیًّا

مسجدِ خَیف میں 70 انبیاء (عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے نَماز ادا فرمائی۔ (مُعجَم اَوسط ج۴ ص۱۱۷ حدیث ۵۴۰۷)

ایک اور روایت میں فرمایا:

فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ قَبْرُ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا

مسجدِ خیف میں 70 انبیاء (عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی قبریں ہیں۔ (مُعجَم کبیر ج۱۲ ص۳۱۶ حدیث ۱۳۵۲۵)

اب اس مسجد شریف کی کافی توسیع ہو چکی ہے، مزارات کی زیارت نہیں ہو سکتی۔ زائرینِ کرام کو چاہیے کہ بصد عقیدت واحترام اِس مسجِد شریف کی زیارت کریں، انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمتوں میں اِس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَنْبِیَآءَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 231)

(وہاں ایک مسجد ہے جسے) مسجدِ خیف کہا جاتا ہے۔ یہ مِنٰی کے جنوبی پہاڑ کے دامن میں واقع ہے (جس کی وجہ سے اسے مسجدِ مِنٰی بھی کہہ دیا جاتا ہے)۔

مکرمہ میں منی کی سرزمین میں مسجد خیف تاریخ اسلام کی مسجدوں میں سے ایک مسجد ہے، یہ مِنٰی میں سب سے بڑی اور مشہور مسجد ہے، نیز یہ مسجد بڑی بابرکت اور دعاؤں کی قبولیت کی جگہ ہے، خیف پہاڑ کے دامن کو کہتے ہیں، یہ مسجد چوں کہ پہاڑ کے نیچے ہے؛ اس لیے اس کو "مسجد الخیف" کہتے ہیں۔

مسجدِ جعرّانہ

مکّہ مکرّمہ سے جانبِ طائف تقریباً 26 کلومیٹر پر واقع ہے۔ آپ بھی یہاں سے عُمرے کا اِحرام باندھیے کہ فتحِ مکہ کے بعد طائف شریف فتح کرکے واپسی پر ہمارے پیارے آقا ﷺ نے یہاں سے عُمرے کا اِحرام زیبِ تن فرمایا تھا۔ یوسف بن مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مقامِ جِعرانہ سے 300 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عُمرے کا احرام باندھا ہے، سرکارِ نامدار ﷺ نے جِعرانہ پر اپنا عصا مبارک گاڑا جس سے پانی کا چشمہ اُبلا جو نہایت ٹھنڈا اور میٹھا تھا۔

(بلد الامین ص ۲۲۱، اخبار مکہ، ج ۵ ص ۶۹، ۶۲، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 232)

مشہور ہے اس جگہ پر کُنواں ہے۔ سیّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں:

حُضُورِ اکرم ﷺ نے طائف سے واپسی پر یہاں قِیام کیا اور یہیں مالِ غنیمت بھی تقسیم فرمایا۔ آپ ﷺ نے 28 شوال المکرم کو یہاں سے عُمرے کا احرام باندھا تھا۔ (بلد الامین ص ۲۲۰، ۲۲۱)

اِس جگہ کی نسبت قُریش کی ایک عورت کی طرف ہے جس کا لقب جِعرانہ تھا۔ (بلد الامین ص ۲۲۰، ۲۲۱)

عوام اِس مقام کو ’’بڑا عمرہ‘‘ بولتے ہیں۔ یہ نہایت ہی پُرسوز مَقام ہے، حضرتِ سیّدُنا شیخ عبد الحقّ مُحدِّث دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ ’’اخبارُ الاخیار‘‘ میں نَقْل کرتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرتِ سیّدُنا شیخ عبدُ الوہّاب مُتَّقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ موقع ملنے پر جِعِرّانہ (جِ۔عِرْ۔رانہ) سے ضَرور عُمرے کا احرام باندھنا کہ یہ ایسا مُتَبَرَّک مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے مختصر سے حصّے کے اندر سو سے زائد بار مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔ حضرتِ سیّدُنا شیخ عبدُ الوہاب مُتَّقی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ عمرے کا احرام باندھنے کیلئے روزہ رکھ کر پیدل جِعرانہ جایا کرتے تھے۔

(مُلَخَّص از اخبار الاخیار ص ۲۷۸، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات صفحہ 234)

مسجدِ تَنعِیم (مسجد عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)

مسجدُ الحرام سے تقریباً سات کلومیٹر پر حدودِ حرم سے باہَر مقامِ تَنعِیم پر یہ عالی شان مسجِد واقع ہے، اِسے ’’مسجِد عائشہ‘‘ بھی کہتے ہیں خوش نصیب زائرینِ کرام یہاں سے عمرے کا اِحْرام باندھتے ہیں، عوام اِس مقام کو ’’چھوٹا عمرہ‘‘ بولتے ہیں۔

اِس مسجد کا تاریخی پس منظر مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ ۹ھ میں جب حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے تشریف لائے اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ساتھ تھیں، باری کے دنوں (ایام عذر) کے باعث طواف ادا نہ کر سکیں، حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہیں مغموم پایا۔ فرمایا: عائشہ پریشان نہ ہو یہ عارِضہ بَناتِ آدم (یعنی خواتین) پر لکھا گیا ہے۔ حُضُورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائی حضرتِ

سیّدُنا عبد الرحمن بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما کو فرمایا: عائشہ کو لیجائیں اور مقامِ تَنعِیم سے اِحْرام باندھ کر عمرہ کرلیں۔ (بخاری ج ۱ ص ۷ ۱۲ حدیث ۱۷ ۳ ۱۷، بلد الامین ص ۱۳۸، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات صفحہ 234)

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطار رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ اس جگہ کی نشاندہی فرمارہے تھے جہاں اماں عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے نیت احرام کی تھی یہ وہ جگہ تھی جہاں محمد بن شافعی نے مسجد تعمیر کی۔
(اخبار مکہ جلد 2 صفحہ 209 بحوالہ مقامات امہات المومنین صفحہ 341)

اس مسجد کی نئی توسیع خادم الحرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز کے دور میں ہوئی مسجد کا کل رقبہ مع ملحقات 84500 مربع میٹر ہے اور 15000 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ (مقامات امہات المومنین صفحہ 341)

مسجدِ نمرہ

یہ عالی شان مسجِد میدانِ عرفات کے مغرِبی کنارے پر اپنے جَلوے لُٹا رہی ہے، اِس کے مزید دو نام یہ ہیں:

(۱) مسجِدِ عرفہ (۲) مسجدِ ابراہیم

نمرہ مقام یا پہاڑ کا نام ہے اس مسجد کو مسجد آدم بھی کہتے ہیں اس میں بروز حج ایک اذان، دو تکبیر سے ظہر اور عصر کی نماز امام پڑھاتا ہے یہ دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا اس مسجد میں امام کے پیچھے جائز ہیں ورنہ دوسری کسی مسجد میں دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا روا نہیں۔

(سیرت عرب صفحہ 82)

یہ ہر سال حج کے موقعہ پر ایک ہی دفعہ کھلتی ہے۔

مسجدِ ذی طُوٰی

مسجدُ الحرام سے جانبِ تَنعِیم جاتے ہوئے راستے میں یہ مسجِد واقع تھی۔ شہنشاہِ دوعالم، شافعِ اُمم ﷺ نے عمرہ یا حج کے مبارک سفر میں اِسی مسجِدِ مقدّس کو نوازا، یہاں رات قیام بھی فرمایا۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفے ﷺ کی اتباع یعنی پیروی میں سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے بھی اپنے اسفار مقدَّسہ (یعنی مبارک سفروں) میں ایسا ہی کیا۔(بلد الامین ص ۱۴۳ بخاری ج ۱ ص ۲۳۶)

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کہتے ہیں نبی کریم ﷺ ذی طوٰی میں ٹھہرا کرتے اور رات وہیں قیام فرماتے اور پھر صبح ہوتی تو نماز پڑھ کر مکہ تشریف لاتے رسول اللہ ﷺ کا مصلّٰی ایک سخت ٹیلے پر تھا۔ اس مسجد میں نہ تھا جو وہاں پر بنائی گئی اس سے ذرہ نچلی طرف تھا۔(وفا الوفا جلد 3 صفحہ 231)

نوٹ: یہ مسجد اب جرول بس سٹاپ کے بالکل ساتھ واقع ہے یہاں پر بئرِ طوٰی بھی مشہور تھا حکومت کی طرف سے اب یہاں پر ایک تفصیلی بورڈ لگا دیا گیا ہے (2026ء)

مسجد کَبش

مسجد کَبش کوہِ ثَبِیر کے پہلو میں ہے۔ اِسی مقدّس مقام پر سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ سے ارشاد ہوا:

قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ 0

(پ ۲۳، الصّٰفّٰت:۱۰۵)

بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ (بلد الامین ص ۱۴۴)

کہا جاتا ہے اِسی مقام پر حضرتِ سیّدُنا اسمٰعیل ؑ کو ذَبح کے لیے لٹایا گیا تھا، یہیں جنّت سے نازل شُدہ مینڈھا ذَبح ہوا تھا، یہ قَبولیّتِ دعا کا مقام ہے، اب مسجِد کی زیارت نہیں ہو سکتی۔ یہ مقام مکّہ مکرّمہ سے آتے وقت ''بڑے شیطان'' کی سیدھی جانب 70 یا 80 قدم کے فاصلے پر ہے۔

(عاشقان رسول کی ۱۳۰ حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 236)

منٰی

مسجد الحرام سے پانچ (5) کلو میٹر پر وہ وادی جہاں حاجی صاحبان قیام کرتے ہیں۔ منٰی حرم میں شامل ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۴۲)

عرفات

منٰی سے تقریباً گیارہ (11) کلو میٹر دور میدان جہاں ۹ ذوالحجہ تمام حاجی صاحبان جمع ہوتے ہیں۔ عرفات حرم سے خارج (باہر) ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۴۲)

عرفہ عرف سے بنا ہے بمعنی پہچاننا، نویں تاریخ کو بھی عرفہ کہتے ہیں اور عرفات میدان کو بھی مگر لفظ عرفات صرف میدان کو کہا جاتا ہے نہ کہ اس دن کو، رب فرماتا ہے:

فَاِذَاۤ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ

تو جب عرفات سے پلٹو (سورہ بقرہ آیت نمبر 198)

چونکہ اس جگہ کا ہر حصہ عرفہ ہے اس لیے اسے جمع عرفات کہا جاتا ہے۔ اس جگہ کو چند وجہ سے عرفہ کہتے ہیں:

1۔ اسی جگہ حضرت آدم و حوا کی ملاقات تین سو برس کے فراق کے بعد ہوئی اور ایک دوسرے کو پہچانا۔

2۔ اسی جگہ جبرئیل امین نے جناب خلیل کو ارکان حج سکھائے اور آپ نے فرمایا عَرَفۡتُ میں نے پہچان لیا۔

3۔ یہ جگہ تمام دنیا میں جانی پہچانی ہے کہ یہاں حج ہوتا ہے یعنی مشہور ہے۔

4۔ رب تعالیٰ اس دن حاجیوں کو مغفرت کا تحفہ دیتا ہے۔ عرف بمعنی عطیہ، رب فرماتا ہے: "عَرَّفَهَا لَهُمْ "انہیں اس کی پہچان کرادی ہے۔(سورہ محمد آیت 6)

5۔ تمام حجاج وہاں پہنچ کر اپنے گناہوں کا اقرار واعتراف کرتے ہیں۔ خیال رہے کہ قیام عرفہ حج کا رکن اعلیٰ ہے جسے یہ مل گیا اسے حج مل گیا۔

(مرآۃ المناجیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد 4 صفحہ 207)

مزدلفہ

منٰی سے عرفات کی طرف تقریباً پانچ (5) کلو میٹر پر واقع میدان جہاں عرفات سے واپسی پر حجاج کرام رات بسر کرتے ہیں۔ اور یہ سنت ہے اور صبحِ صادق اور طلوعِ آفتاب کے درمیان کم از کم ایک لمحہ وقوف واجب ہے۔(رفیق الحرمین، ص ٤٢۔٤٣)

مشعرِ حرام

مزدلفہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے جسے جبلِ قُزح بھی کہتے ہیں۔

(بہار شریعت، ج اول، حصہ ششم کی اصطلاحات، ص٧٠)

مسجد طائف

علامہ مطری کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑی جامع مسجد ہے اس میں ایک بلند وبالا منبر ہے یہ الناصر احمد بن المستضیئ کے دور میں بنایا گیا اس کے ایک کونے میں بلند وبالا گنبد کے نیچے حضرت عبداللہ بن عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی قبر بارک ہے۔(اقتباس وفا الوفا جلد 3 صفحہ 242)

نوٹ: اس وقت اب حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مزار کو چار دیواری کے اندر پردے میں کر دیا گیا ہے لہذا زائرین دیوار کے باہر ہی کھڑے ہو کر دعا کر لیتے ہیں اور یہ مسجد

عبد اللہ ابن عباس کے نام سے ہی مشہور ہے۔

غارِ مُرسلات

غارِ مُرسلات منیٰ شریف کی مسجدِ خیف سے شمال کی طرف پہاڑ پر واقع ہے، یہ پہاڑ عَرَفات شریف سے منیٰ آتے ہوئے سیدھے ہاتھ کی طرف پڑے گا سرورِ کائنات ﷺ پر اِس مبارک غار میں "سورۃُ المُرسلات" نازِل ہوئی۔ کہا جاتا ہے سرکارِ نامدار ﷺ اس مبارَک غار میں تشریف فرما ہوئے تو اوپر کے پتّھر سے سرِ انور مَس ہوا، پتّھر نرم ہو گیا اور اس میں سرِ پاک کا نشان بن گیا۔ عاشِقانِ رسول حُصولِ بَرَکت کیلئے اِس نشانِ مبارَک سے اپنا سر لگاتے ہیں۔

(بلد الامین ص ۲۱۵، کتاب الحج ص ۲۹۷، عاشقان رسول کی ۱۳۰ مع مکے مدینے کی زیارتیں حکایات صفحہ 237)

رسول کریم ﷺ کے سر مبارک کا نشان اس کی چھت میں ظاہر ہے لوگ اس سر کی جگہ تبرکاً اپنے سروں کو رکھتے ہیں اور زیارت کرتے ہیں۔ (سیر عرب صفحہ 76،80)

مکہ مکرمہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مکان

مکہ ٹاور جو کہ کلاک ٹاور والے ہوٹل کے بالکل ساتھ ہے اس کی چوتھی منزل پر لفٹ کے ذریعے جا سکتے ہیں جہاں پر انگلش اور عرب زبان میں تفصیل کے ساتھ بورڈ لگا ہوا ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح سے بنتا ہے۔

مصلی ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور بہت وسیع و عریض مسجد بنی ہوئی ہے اس بورڈ پر لکھا ہوا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے نام کی نسبت سے یہ جگہ بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مکان اس جگہ پر واقع تھا اس مکان کے صحن میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت سے پہلے نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کی ہوئی تھی اسی نسبت سے یہاں تاریخی حوالے کو محفوظ کرتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام سے مسجد بنادی گئی ہے کیونکہ مکان آپ رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا۔ جب حضور ﷺ نے مکہ مکرمہ کو خیر باد کیا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسی مکان پر تشریف فرما ہوئے اور اپنی ہجرت میں آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی مقرر فرمایا اسی مکان سے سید عالم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ غار ثور میں چلے گئے جو ہجرت کرنے والے دن پناہ گاہ بنا اور آغاز ہجرت کا مقام بنا۔

مزار مبارک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک مکہ شریف کے مضافاتی علاقہ شہداء قبرستان میں بتایا جاتا ہے یہاں کے مقامی لوگوں یہاں تک کہ اس محلہ کے بچوں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ یہ مقبرہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

مزار مبارک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

مولد النبی ﷺ

حضرتِ علّامہ قطب الدّین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

حُضُور اکرم ﷺ کی ولادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔(بلد الامین ص ۲۰۱)

کوہِ مروَہ کے کسی بھی قریبی دروازے سے باہَر آ جایئے۔سامنے نَمازیوں کے لیے بَہُت بڑا اِحاطہ بناہوا ہے، اِحاطے کے اُس پار یہ مکانِ عالیشان اپنے جلوے لُٹا رہا ہے۔

خلیفہ ہارون رشید کی والِدۂ محترمہ حفظہا اللہ نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ آجکل اس مکانِ عَظَمت نشان کی جگہ لائبریری قائم ہے اوراس پر یہ بورڈ لگاہوا ہے: "مَكْتَبَةُ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَة"

(عاشقان رسول کی ۱۳۰ مع مکے مدینے کی زیارتیں حکایات صفحہ 237 ملخصًا)

امام سخاوی نے کہا کہ اہل مکہ خیر و برکت کی کان ہیں یہ سارے کے سارے لوگ ہمیشہ سوق اللیل میں واقع رسول اللہ ﷺ کے مقام ولادت پر تمام لوگوں کے ہمراہ جاتے ہیں اور ہر ایک اس مقصد کو حاصل کرتا ہے عید کے دن اس کا خاص اہتمام ہوتا ہے یہاں تک کہ کوئی نیک یا بد اور کم نصیب یا سعادت مند پیچھے نہیں رہتا یہاں تک کہ حجاز مقدس کا گورنر بھی بلاناغہ حاضر ہوتا ہے میں کہتا ہوں کہ اب شریفِ مکہ کی اس جگہ اور اس وقت پر تشریف آوری نہیں ہوتی اس نے کہا کہ قاضی مکہ وہاں کے عالم البرہانی الشافعی کا وہاں پر آنا اور آنے والوں کی اکثریت کو کھانا کھلانا اور بہت سارے لوگ جو صرف زیارت کے لیے آتے ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے اور مٹھائیاں دینا اور اس مقام پر میلاد کی صبح عوام کی مدد کرنا اس امید پر کہ اس سے مصیبتیں ٹلتی ہیں یہ جاری وساری ہے اس کے بیٹے الجمال نے اس سلسلہ میں اس کی پیروی کی ہے وہ غریب اور مسافر کی خبر گیری کرتا ہے۔

(مولد النبی ﷺ عند الائمہ والمحدثین صفحہ 78)

نوٹ: باب مروہ سے باہر نکلیں تو تھوڑے ہی فاصلے پر سامنے مولد النبی شریف کے مقام کی زیارت باآسانی ہو سکتی ہے۔

خدیجۃُ الکُبرٰی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا مکان

مَکّے مدینے کے سُلطان ﷺ جب تک مَکّہ مکرّمہ میں رہے اِسی مکانِ عالی شان میں سُکُونَت پذیر رہے۔ شہزادۂ عظیم سیِّدُنا ابراھیم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ تمام اولاد بَشمول شہزادیٔ کونَین بی بی فاطِمہ زَہرا رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کی یہیں وِلادت ہوئی۔ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارہا اِس مکانِ عالیشان کے اندر بارگاہِ رسالت میں

حاضِری دی، حُضُورِ اَکرم ﷺ پر کثرت سے نُزولِ وَحی اِسی میں ہوا۔ مسجدِ حرام کے بعد مَکّہ مکرّمہ میں اِس سے بڑھ کر افضل کوئی مقام نہیں۔

(بلد الامین صفحہ 201، عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ مع مکے مدینے کی زیارتیں حکایات صفحہ 240)

نوٹ: اب یہ جگہ حرم کی توسیع میں شامل ہو چکی ہے مروہ کی پہاڑی کے قریب واقع بابُ الْمَرْوَہ سے نکل کر بائیں طرف بتایا جاتا ہے۔

جَبَلِ ابو قُبَیس

یہ دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، مسجد الحرام کے باہَر صَفا و مَروہ کے قریب واقع ہے۔ اِس پہاڑ پر دُعا قَبول ہوتی ہے، اہلِ مکّہ قَحط سالی کے موقع پر اس پر آکر دُعا مانگتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ حَجَرِ اَسوَد جنّت سے یہیں نازِل ہُوا تھا۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۲۵ حدیث ۲۰)

اِس پہاڑ کو ''اَلاٰمین'' بھی کہا گیا ہے کہ ''طوفانِ نوح'' میں حجرِ اسود اِس پہاڑ پر بحفاظت تمام تشریف فرما رہا۔

ایک روایت کے مطابق کعبۂ مشرّفہ کی تعمیر کے موقع پر اِس پہاڑ نے حضرتِ سیّدُنا ابراھیم علیہ السلام کو پکار کر عرض کی: ''حجرِ اَسوَد اِدھر ہے''

(بلد الامین ص ۲۰۴، عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ مع مکے مدینے کی زیارتیں حکایات صفحہ 237 ملخصًا)

منقول ہے، ہمارے پیارے آقا ﷺ نے اِسی پہاڑ پر جلوہ اَفروز ہو کر چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ چُونکہ مَکّۂ مکرّمہ پہاڑوں کے دَرمِیان گھرا ہُوا ہے چُنانچِہ اس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا پہلی (دوسری اور تیسری) رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں لہٰذا اس جگہ پر بَطورِ یادگار مسجدِ ہِلال تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اِسے مسجدِ بِلال رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں۔ وَاللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم۔ پہاڑ پر اب شاہی مَحل تعمیر کر دیا گیا ہے، اور اب اُس مسجد شریف کی زیارت نہیں ہو سکتی۔

ایک رِوایت کے مطابِق حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علیہ السلام اِسی جَبَلِ ابو قُبَیس پر واقع "غارُ الکنز" میں مَدفُون ہیں جبکہ ایک مُستند روایت کے مطابِق مسجدِ خَیف میں دَفن ہیں جو کہ مِنٰی شریف میں ہے۔ وَاللہ تعالیٰ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم (عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ مع مکے مدینے کی زیارتیں حکایات صفحہ 239)

غارِ جَبَلِ ثَور

یہ غار مُبارَک مَکّۂ مکرّمہ کی دائیں جانِب "مَحَلّہ مَسفَلہ" کی طرف کم و بیش چار کلو میٹر پر واقع "جبلِ ثور" میں ہے۔ یہ وہ مقدّس غار ہے جس کا ذِکر قرآنِ کریم میں ہے۔ مکّہ مدینے کے تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یارِ غار و یارِ مزار عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بَوَقتِ ہِجرَت یہاں تین رات قِیام پذیر رہے۔ جب دشمن تلاشتے ہوئے غارِ ثور کے منہ پر آ پہنچے تو حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ غمزدہ ہو گئے اور عرض کی: یَارَسُولَ اللہ! دشمن اتنے قریب آ چکے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں کی طرف نظر ڈالیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے، سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ

غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے

(پ۱۰، التوبہ: ۴۰)

اِسی جَبَلِ ثَور پر قابیل نے سیِّدُنا ہابیل رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔

(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 241)

غارِ حرا

تاجدارِ رسالت ﷺ ظہورِ رسالت سے پہلے یہاں ذِکر و فکر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قبلہ رُخ واقع ہے۔ سرکارِ نامدار ﷺ پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، یہ پانچ آیتیں ہیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ۝ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ۝

ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے۔ جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔ (علق آیت 5-1)

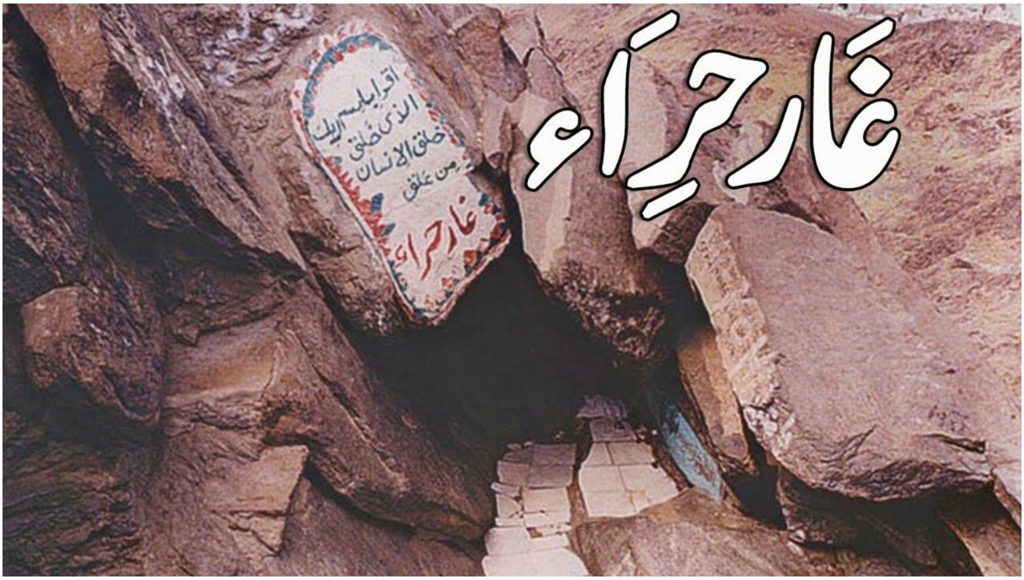

یہ غار مُبارَک مسجدُ الحرام سے جانبِ مشرِق تقریباً تین میل پر واقع "جبلِ حِرا" پر واقع، اس مبارک پہاڑ کو جَبَلِ نور بھی کہتے ہیں۔ "غارِ حرا" غارِ ثَور سے افضل ہے کیوں کہ غارِ ثور نے تین دن تک سرکارِ دو عالَم ﷺ کے قدم چومے جبکہ غارِ حرا نبی کریم ﷺ کی صحبتِ بابَرَکت سے زیادہ عرصہ مشرَّف ہوا۔

(عاشقان رسول کی ۱۳۰ مع مکے مدینے کی زیارتیں حکایات صفحہ 242)

جنّتُ المَعْلٰی

جنّتُ البَقیع کے بعد جنّتُ المَعْلٰی دُنیا کا سب سے افضل قبرستان ہے۔ یہاں اُمُّ المؤمنین خدیجۃُ الکبریٰ ،اور کئی صحابہ و تابعین رِضْوَانُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور اَولیاء وصالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے مزاراتِ مقدّسہ ہیں۔

اِس طرح سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَاللہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ط نَسْئَلُ اللہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ

سلام ہو آپ پر اے قبروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو! اور ہم بھی اِنْ شَآءَاللہُ آپ سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے آپ کی اور اپنی عافیت کے طالب ہیں۔

مزار اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنْہَا

اُمُّ المؤمنین خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنْہَا کے مزار کے احاطے میں ہی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بیٹے قاسم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی قبر مبارک بھی بتائی جاتی ہے۔ ام المومنین رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنْہَا کے مزار پر انوار سے اب بھی زائرین خوشبو محسوس کرتے رہتے ہیں۔

مزار مبارک جنت المعلیٰ میں ہے زمانہ سلیمان خان 905ھ میں اس پر قبہ بنایا گیا جو تا حال (1895ء) موجود ہے۔(سیر عرب)

نوٹ: یوم وصال 10 رمضان المبارک ہے۔

مزارِ مَیمُونہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا

سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیِّدَتنا میمونہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا سے بحالتِ احرام نکاح فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا مزار مبارک مدینہ روڈ پر ''نَوارِیہ'' کے قریب مقامِ سَرف پر واقع ہے۔ مدینہ روڈ پر تنعیم یعنی مسجدِ عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے، مسجدُ الحرام سے تقریباً 17 کلومیٹر پر اِس کا آخِری اسٹاپ ''نَوارِیہ'' ہے،

(عاشقان رسول کی ۱۳۰ مع مکے مدینے کی زیارتیں حکایات صفحہ 245 ملخصاً)

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا مَیمونہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کی بعدِ وفات رونُما ہونے والی کرامت پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے۔ چُنانچہ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کے مزار پُر انوار کا ظاہری دروازہ جن دنوں زائرین کیلئے کُھلا رہتا تھا اُن دنوں کی حِکایت ایک زائِر کی زَبانی سنیے:

آدھی رات کے وَقْت ہم مکّۃُ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً جانے والے راستے پر واقِع مقامِ سَرف پہنچے جہاں اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا مَیمونہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا مزار ہے، عجیب اِتّفاق ہے کہ اُس دن میں نے کچھ نہیں کھایا تھا، بھوک کی شدّت کی وجہ سے میری طاقت جواب دے چکی تھی، روٹی حاصِل کرنے کی بَہُت کوشِش کی مگر کہیں سے نہ ملی، مجبوراً زیارت کے لئے حجرۂ

مقدّسہ میں گیا، میں نے مزارِ فائض الانوار کے سامنے سلام عَرض کیا، سُورَۃُ الْفَاتِحَہ اور سُورَۃُ الِاْخلَاص پڑھ کر ان کی رُوحِ پر فُتُوح کو ایصالِ ثواب کیا، فقیرانہ صدا لگائی: ’’اے پیاری امّی جان! میں آپ کا مہمان ہوں، کھانے کے لئے کچھ عنایت فرمایئے اور اپنے الطافِ کریمانہ سے مجھے محروم نہ لوٹایئے۔‘‘ میں بیٹھا ہوا تھا کہ رزّاقِ مُطلَق جَلَّ جَلالُہٗ کی طرف سے یکایک تازہ انگور کے دو گچّھے میرے ہاتھ میں آ گئے! عجیب ترین بات یہ تھی کہ سردیوں کا موسِم تھا اور کہیں بھی تازہ انگور مُیَسَّر نہ تھے، میں حیران رہ گیا، ایک گُچھا تو میں نے وَہیں کھا لیا، مزار شریف سے باہَر آ کر ایک ایک دانہ ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔

(مخزنِ احمدی ص ۹۹، بحوالہ عاشقان رسول کی ۱۳۰ مع مکے مدینے کی زیارتیں حکایات صفحہ 246)

اس مقام پر مسجد سرف ہوا کرتی تھی علامہ سمہودی لکھتے ہیں یہی وہ مسجد (سرف) ہے جس میں سیدہ میمونہ رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنْہَا کی قبر مبارک ہے میں وہاں حاضر ہوا اور زیارت سے مشرف ہوا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس پر تعمیر فرمائی تھی۔ (اقتباس وفا الوفا جلد 3 صفحہ 228)

اب مسجد تو نہیں رہی مگر قبر انور کے گرد چار دیواری بنی ہوئی ہے دروازہ اگرچہ بند کیا ہوا ہے مگر پھر بھی دروازے کی جالیوں میں زیارت ہو سکتی ہے قبر انور سے خوشبو محسوس کی جاتی ہے۔

قبیلہ بنی سعد

یہ روحانی اور پر کیف مقدس مقام مکہ شریف سے تقریباً 160 کلو میٹر کے فاصلے پر طائف سے آگے پہاڑوں کے درمیان میں واقع ہے جہاں پر حضور ﷺ کے بچپن کے چند سال گزرے اور شق صدر کا معجزہ بھی ایک درخت کے نیچے رونما ہوا اگر اس مقام کی زیارت کا شرف حاصل ہو تو اس جگہ کی روح پرور، خوشبودار فضا میں دل کو سکون اور چین میسر آ جاتا ہے۔

اس مقام پر حضور ﷺ کے زمانہ بچپن میں کثیر معجزات کا ظہور ہوا تھا۔

وادی حلیمہ سعدیہ کا محل وقوع

طائف سے الباحۃ شاہراہ پر 58 کلو میٹر کے فاصلے پر یہ وادی ایک دل کش اور پر فضا پہاڑی پر واقع ہے حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا طائف کے گاؤں الشوحطۃ میں رہتی تھیں اسی گاؤں میں رسول پاک ﷺ نے ابتدائی چار سال گزارے حضرت مائی حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کی بیٹی شیماء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا بھی اپنے رضاعی بھائی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ اسی گاؤں کے سبزہ زاروں میں پھرا کرتی تھیں۔

(حرمین شریفین کا سفر نامہ صفحہ 206)

نہر زبیدہ

نہر زبیدہ کی تعمیر تاریخی طور پر زبیدہ (216ھ م) بنت جعفر زوجہ عباسی خلیفہ ہارون الرشید سے منسوب کی جاتی ہے۔ زبیدہ نے پانی کی قلت کے سبب حجاج کرام اور اہل مکہ کو درپیش مشکلات اور دشواریوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تو انھوں نے مکہ میں ایک نہر بنانے کا ارادہ کیا۔ اس سے پہلے بھی وہ مکہ والوں کو بہت زیادہ مال وزر سے نوازتی رہتی تھیں اور حج وعمرہ کے لیے مکہ آنے والوں کے ساتھ ان کا سلوک بے حد فیاضانہ تھا۔

نہر زبیدہ 1200 برس تک مشاعر مقدسہ (حج کے ارکان ادا کرنے کے بابرکت مقامات یعنی مزدلفہ، منیٰ اور عرفات وغیرہ) اور مکہ مکرمہ میں پانی کی فراہمی کا بڑا ذریعہ رہی۔ آج کے دور میں ماہر آرکیٹیکٹ اور انجینیئر حیران ہیں کہ صدیوں پہلے فراہمی آب کے اس عظیم الشان منصوبے کو کیسے تکمیل تک پہنچایا گیا۔ نہر زبیدہ کا منصوبہ اس وقت کے ماہرین نے 10 سال کے عرصے میں مکمل کیا۔ اس کی کُل لمبائی تقریباً 38 کلومیٹر ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس منصوبے پر 170 ملین دینار لاگت آئی تھی۔ آج اس کا حساب لگایا جائے تو ایک دینار 10 گرام سونے کے برابر ہوگا جو بہت بڑی رقم بنتی ہے۔

زبیدہ نے خواب دیکھی کہ انسان درند پرند اس کے اوپر سے گزر رہے ہیں اور اسے روند رہے ہیں صبح اٹھیں تو پریشان ہوگئیں معبرین سے پوچھا اطمینان نہ ہوا ایک صاحب معبر نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ سے کوئی ایسا کام لے گا جس سے انسان، حیوان، درند، چرند اور پرند سبھی فائدہ اٹھائیں گے اسی سوچ و بیچار میں سفر حج پر گئیں وہاں پر حجاج کرام کے لیے پانی کی تکلیف محسوس کر کے ایک نہر جاری کرنے کا منصوبہ بنایا چنانچہ وادی حنین کے پہاڑوں سے یہ نہر نکالنے کا فیصلہ ہو گیا مختلف ممالک سے قابل انجینئر بلائے گئے اس عظیم الشان صدقہ جاریہ کی تکمیل کے بعد کارکنان نہر نے اخراجات کی تفصیل ملکہ کو پیش کی تو ملکہ نے وہ تمام دستاویزات ضائع کر دیں اور کہا یہ کام صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے کیا ہے مجھے حسابات کی ضرورت نہیں اور کہا اگر رقم بچ گئی ہے تو اسے فقراء میں تقسیم کر دیا جائے اگر مجھ سے رقم لینا ہے تو وصول کر لی جائے

(بلد الامین صفحہ 120)

نوٹ: زبیدہ خاتون کا مزار بغداد شریف میں شیخ منصور الحاج حفظہا اللہ کے مزار کے قریب ہے۔

حصہ دوم

مدینہ طیبہ کی زیارات

مدینہ طیبہ کے فضائل

(قرآن مجید کی روشنی میں)

شہر مدینہ اور اہل مدینہ کا ذکر اللہ تبارك و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا:

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ

مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں۔

یہاں اہلِ مدینہ سے مدینہ طیّبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار۔(انہیں لائق نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے پیچھے بیٹھ رہیں) اور جہاد میں حاضر نہ ہوں۔ بلکہ انہیں حکم تھا کہ شدّت و تکلیف میں حضور کا ساتھ نہ چھوڑیں اور سختی کے موقع پر اپنی جانیں آپ پر فدا کریں۔

(تفسیر خزائن العرفان سورہ توبہ آیت 120)

(احادیث شریف کی روشنی میں)

مدینہ منورہ کے فضائل پر متعدد احادیث مبارکہ موجود ہیں جن میں اس شہر کی عظمت، برکت، اور اہل ایمان کے ساتھ اس کے خصوصی تعلق کا ذکر کیا گیا ہے۔ امام سمہودی نے مدینہ شریف کی 99 فضیلتیں بیان کی ہیں۔

(وفا الوفاء جلد 1 صفحہ 135-115)

ذیل میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

مدینہ میں صبر کا انعام

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص مدینہ کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر کرے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں گا اور اس کے حق میں گواہی بھی دوں گا بشرطیہ کہ وہ مسلمان ہو"۔

(مسند ابو یعلی 1266، صحیح مسلم: 1374، الدرۃ الثمینہ فی اخبار المدینہ صفحہ 94)

مدینہ طاعون سے محفوظ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، نہ طاعون داخل ہو سکتا ہے، نہ دجال

(موطا امام مالک صفحہ 746)

محبوب ترین شہر

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

اے اللہ تو مجھے اس شہر سے باہر لے آیا ہے جو مجھے پسند تھا اب تو مجھے اس شہر لے چل جسے تو سب سے زیادہ پسند کرتا ہے۔۔(جستجوئے مدینہ صفحہ 80)

امام مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ سے نکلے تو اس کی طرف دیکھ کر روئے پھر کہا اے مزاحم کیا تم ڈرتے ہو کہ ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو مدینہ منورہ نے نکال دیا ہو؟ (موطا امام مالک صفحہ 739)

امام مالک رضی اللہ عنہ نے سوائے ایک حج کے جو فرض تھا دوسرا حج نہیں کیا صرف اس لیے کہ کہیں مدینہ منورہ کے سوا کسی اور جگہ موت نہ آجائے چنانچہ ہمیشہ مدینہ منورہ میں رہے اور وہیں انتقال فرما کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (جذب القلوب صفحہ 25 فضائل مدینہ منورہ صفحہ 26)

علامہ سمہودی بیان کرتے ہیں اس مقدس شہر کے ناموں کی کثرت اس کی شرافت اور عظمت کی واشگاف دلیل ہے جس نے اس قدر زیادہ نام کسی شہر کے نہیں پائے۔

شیخ شیر ازی الغوی نے تیس نام لکھے ہیں حالانکہ وہ اس فن میں مہارت تامہ کے مالک تھے جبکہ میں نے اپنی بساط کے مطابق ان سے کہیں زیادہ نام جمع کیے ہیں جن کی مجموعی تعداد چورانوے 94 ہے۔

(وفاالوفاء جلد 1 صفحہ 19-7)

یہاں بطور برکت محض پانچ اسماء مع احادیث مبارکہ ذکر کیا جارہا ہے

1-دار الایمان

(مدینہ میں ایمان کی پناہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹ آتا ہے جیسے سانپ اپنے بل کی طرف"

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 252 رقم 1876، صحیح مسلم: 147، الدرۃ الثمینہ فی اخبار المدینہ صفحہ 91)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ مواجہہ شریف کی طرف جاتے ہوئے بائیں ہاتھ خوبصورت کتابت سے لکھی ہوئی ہے

2۔الحرم

(مدینہ کو حرم قرار دینا)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا، اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں"۔

(صحیح مسلم:1361،، الدرۃ الثمینہ فی اخبار المدینہ صفحہ 105، فضائل مدینہ صفحہ 56)

3۔الشافیہ

(مٹی میں بھی شفا)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مدینہ طیبہ کی غبار (مٹی مبارک) جذام بیماری سے شفا دیتی ہے۔

(الدرۃ الثمینہ فی اخبار المدینہ صفحہ 89، تراب مدینہ صفحہ 49)

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جو گرد و غبار آپ ﷺ کے چہرہ انور پر پڑ جاتا اس کو صاف نہ فرماتے اگر صحابہ میں سے کوئی شخص اپنے چہرہ اور سر کو گرد و غبار کی وجہ سے چھپاتا تو آپ ﷺ منع فرماتے اور کہتے کہ خاک مدینہ میں شفا ہے جیسا کہ اس کے نام شافیہ سے ظاہر ہے۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب صفحہ 27)

4۔طابۃ

(نفیس، طاہر اور خوشبودار)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کا نام طابہ رکھوں۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب صفحہ 6، جستجوئے مدینہ صفحہ 93)

اس شہر کو لوگ یثرب کہا کرتے تھے لیکن نبی کریم ﷺ نے اس کا نام طابہ رکھ دیا اس روایت کو نقل کر کر علامہ عسقلانی لکھتے ہیں کہ طاب اور طیب دونوں کا امادہ طیب ہے اور یہ نام رکھنے کی کئی وجوہ پائی جاتی ہیں جب کہ اس کے ناشندے لطیف ونظیف طبیعت کے مالک ہیں اس کی پاکیزہ مٹی کی نسبت سے یہ نام رکھا گیا وہاں کے پاکیزہ ماحول اور صاف ستھری بودوباش کی بنا پر اس نام سے موسوم ہوا۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ مدینہ پاک کی مٹی اور درودیوار میں ایسی نفاست پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان سے کچھ ایسی روح پرور مہک آتی ہے جو کسی دوسرے شہر میں نہیں پائی جاتی جو لوگ وہاں قیام پذیر ہیں وہ اس فحت انگیز خوشبو سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ (فتح الباری جلد 4 صفحہ 89 بحوالہ کامل تاریخ مدینہ منورہ صفحہ 43)

5۔المبارکۃ

(مدینہ میں برکت کی دعا)

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی:

"اے اللہ! مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکت عطا فرما"۔

(صحیح بخاری: 1885، الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینہ صفحہ 93، وفاالوفا جلد 1 صفحہ 96)

مدینہ شریف کی کھجور کی فضیلت

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا جس نے مدینہ شریف کی سات کھجوریں نہار منہ کھائیں اُسے شام تک کوئی زہر نقصان نہیں دے گا۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر 2047 بحوالہ تاریخ مدینہ منورہ مصور صفحہ 16)

اس حدیث میں کسی خاص قسم کا تعین نہیں البتہ بعض احادیث میں عجوہ کا تعین کیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے جس نے صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھائیں اُسے اس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں دے گا۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر 5769)

مسجدِ نبوی کی فضیلت

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

میری مسجد (مسجدِ نبوی) کی نماز دوسری مساجد کی نماز سے ایک ہزار گُنا افضل ہے، سوائے مسجد الحرام (مکہ مکرمہ) کے۔

(صحیح بخاری:1190، صحیح مسلم:1394)

یہ حدیث مبارکہ باب السلام سے داخل ہوتے ساتھ ہی بائیں طرف ایک خوبصورت سبز بورڈ پر لکھی ہوئی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے طبرانی نے اضافہ کیا کہ نہ فوت ہو اس سے کوئی نماز تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لیے آگ سے نجات، عذاب اور نفاق سے بھی نجات لکھ دی جاتی ہے۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث 241، جذب القلوب صفحہ 170)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

تین مساجد کی زیارت کی نیت سے ہی سفر کیا جائے:

(1)مسجد الحرام (مکہ)

(2)مسجدِ رسول (مدینہ)

(3)مسجد الاقصی (بیت المقدس)

(صحیح بخاری:1189، صحیح مسلم:1379)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص گھر سے باوضو نکلے اس کا واحد مقصد میری مسجد میں نماز پڑھنا ہو تو اسے ایک نماز ادا کرنے پر ایک حج کامل کا ثواب نصیب ہو گا

(وفا الوفا جلد 1 صفحہ 301)

مسجد نبوی شریف کے احاطہ میں زیارات

سب سے بڑی زیارت گنبد خضراء

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں، جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(سنن الدار قطنی ۲/۲۷۸، بحوالہ فتاوی رضویہ جلد10 صفحہ 192، وفاالوفا صفحہ 498، شفاالسقام فی زیارت خیر الانام صفحہ 18)

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جو میرے انتقال کے بعد میری زیارت کرے گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور میں روز قیامت اپنے زائر کا گواہ یا شفیع ہوں گا۔

(فتاوی رضویہ جلد 10 صفحہ 192)

ابتدائی دور میں حجرہ انور پر گنبد نہیں تھا 678ھ میں ملک المنصور قلادون الصالحی نے پہلی مرتبہ گنبد تعمیر کرایا جو چھت کے نیچے سے مربع شکل اور اوپر ہشت پہلو (آٹھ کونوں والا) تھا موصوف نے لکڑی کے تختوں سے گنبد بنا کر اس پر رانگ کی پلیٹیں چڑھائیں اور زرد رنگ کرایا پھر بعد میں تجدید ہوتی رہی یہاں تک کہ 888ھ بمطابق 1483ء میں مصر کے حاکم ملک اشرف قائتبائی کے حکم سے گنبد کی تجدید کرائی اور گنبد پر سفید رنگ کرایا جس کے باعث روضہ اقدس کا گنبد قبۃ البیضاء کے نام سے یاد کیا جانے لگا مزید تجدید بھی ہوئی اور پھر 1233ھ بمطابق 1818ء میں سلطان محمود بن سلطان عبد الحمید عثمانی نے نیا گنبد بنوایا اور اس پر سبز رنگ کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے گنبد خضراء کے نام سے شہرت پذیر ہوا جو اب تک تابندہ درخشندہ اور مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

(ماخوذ از کامل تاریخ مدینہ المنورہ صفحہ 525-527)

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دعا کے وقت منہ روضہ رسول ﷺ کی طرف ہو آپ ﷺ کے وسیلہ سے اللہ کریم سے مانگ جائے اور مستحب ہے دعا کے ساتھ آپ ﷺ کی شفاعت طلب کی جائے اور رقت اور خشیت اور لرزہ بر آندام ہو کر دعا مانگی جائے۔

(نسیم الریاض جلد 3 صفحہ 517 بحوالہ حرمین شریفین کی فضیلتیں اور آثار مقدسہ کی زیارتیں صفحہ 173)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زائر یہ دعا کرے اے اللہ میری اس حاضری کو اپنے رسول ﷺ کے حرم مبارک کی آخری حاضری نہ بنا میرے لیے حرمین شریفین کی زیارت کے لیے دوبارہ حاضر ہونے کے اسباب عطا فرما اور مجھے دنیا و آخرت میں مغفرت اور سلامتی عطا فرما۔

(کتاب الاذکار صفحہ 163، بحوالہ حرمین شریفین کی فضیلتیں اور آثار مقدسہ کی زیارتیں صفحہ 173)

حجرہ شریف کی طرف نظر کرتے رہو کہ یہ عبادت ہے کعبہ شریف عظیمہ پر قیاس کرتے ہوئے پس مناسب ہے کہ جو مدینہ میں ہو تو وہ مسجد نبوی میں رہے اور جب مسجد نبوی سے باہر ہو تو ادب واحترام کے ساتھ گنبد شریف کی طرف نظر جمائے رکھے۔(سبل الھدی والرشاد جلد 12 صفحہ 400)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں بلا مجبوری مزار اقدس کو پیٹھ (پشت) کرنے سے منع فرمایا اگرچہ نماز میں ہو قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی پڑے۔

(فتاوی رضویہ جلد 7 صفحہ 302)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں حضور ﷺ کا ادب بعد وفات بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ عالم حیات ظاہر میں تھا تو جیسا تو اس وقت ادب کرتا اور حضور ﷺ کے سامنے سر جھکاتا ایسا ہی مزار اطہر کے حضور کر۔

(فتاوی رضویہ جلد 9 صفحہ 517)

اور حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور انور ﷺ کی وفات اقدس کے بعد بھی ہر امتی پر آپ کی اتنی ہی تعظیم وتوقیر لازم ہے جتنی کہ آپ کی ظاہری حیات میں تھی۔ چنانچہ خلیفہ بغداد ابو جعفر منصور عباسی جب مسجد نبوی میں آکر زور زور سے بولنے لگا تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو یہ کہہ کر ڈانٹ دیا کہ اے امیر المومنین! یہاں بلند آواز سے گفتگو نہ کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے حبیب ﷺ کے دربار کا یہ ادب سکھایا کہ

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

یعنی نبی کے دربار میں اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو۔

"وان حرمته میتا کحرمته حیا" اور آپ ﷺ کی وفات اقدس کے بعد بھی ہر امتی پر آپ کی اتنی ہی تعظیم واجب ہے جتنی کہ آپ کی ظاہری حیات میں تھی۔ یہ سن کر خلیفہ لرزہ براندام ہو کر نرم پڑ گیا۔

(شفاء شریف ج 2 ص 32 وص 33)

ابو جعفر منصور نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کے روضہ مبارک پر صلوۃ وسلام پیش کرنے کے بعد قبلہ رو ہو کر دعا کروں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف رخ کروں؟ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تو حضور

ﷺ سے کیوں رخ پھیرتا ہے حالانکہ حضور ﷺ قیامت کے دن بارگاہ الٰہی عزوجل میں تیرے اور تیرے جدامجد آدم علیہ السلام کے وسیلہ ہیں، تو حضور ﷺ کی طرف رخ کر اور شفاعت کی درخواست کر، اللہ تعالیٰ تیرے لئے شفاعت قبول فرمائیگا۔

(فتاوی رضویہ جلد 7 صفحہ 544)

مسجدِ نبوی کے 8 سُتُونِ رَحمت

مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رَحمتوں بھرے آٹھ سُتونوں کو خُصُوصی فضیلت حاصل ہے، اِن پر اِن کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں اور رَوضَۃُ الجنّۃ (یعنی جنّت کی کیاری) کے اندر 6 سُتُونوں کی زیارت ممکن ہے، دو سُتون چُونکہ اب حُجرۂ مُطَہَّرہ کے اَندر ہیں لہٰذا اُن کی زِیارت مشکل ہے۔ سُتون کو عَرَبی میں ''اُسطُوانَہ'' کہتے ہیں۔ آٹھوں اُسطُوانات کی تفصیل یہ ہے:

1۔ اُسطوانہ حَنّانہ (اسطوانہ مخلقہ)

یہ سُتونِ رحمت سیدھی جانِب محرابِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ﷺ سے بالکل مِلا ہوا ہے۔ اس پر نمبر 180 لکھا ہوا ہے۔

''مِنبر منوَّر'' بننے سے پہلے سرکارِ مدینہ ﷺ کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خُطبہ اِرشاد فرماتے تھے۔ جب مِنبرِ اَطہر بنایا گیا اور سرکارِ دو عالم ﷺ نے اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا تو وہ تنا آپ ﷺ کے فِراق (یعنی جُدائی) میں پھٹ گیا اور چیخیں مار کر رونے اور گابَھن (حاملہ) اُونٹنی کی طرح چلّانے لگا، یہ حال دیکھ کر تمام حاضِرین بھی بے اختیار رونے لگے۔ سرکارِ بحر و بر ﷺ نے مِنبرِ منوَّر سے اُتر کر اُس کھجور کے تنے پر دستِ انور پھیر کر فرمایا: ''تُو چاہے تو تجھے تیری جگہ چھوڑ دوں جس حالت میں تو پہلے تھا، اگر تو چاہے تو جنَّت میں لگا دوں تاکہ جنّتی تیرا پھل کھاتے رہیں،'' لمحے بھر کے بعد سرکارِ نامدار ﷺ نے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی طرف مُتوجِّہ ہو کر فرمایا: ''اِس نے جنَّت اختیار کی۔'' اِسی رونے کی وجہ سے اُس تنے کا نام ''حَنّانہ''

پڑ گیا۔ حضرتِ سیّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب یہ واقِعہ سنتے تو خوب روتے اور فرماتے: اے لوگو! جب کھجور کا ایک بے جان تَنا فراقِ رسول میں رو سکتا ہے تو کیا تم نہیں رو سکتے۔؟

(وفاء الوفاء ج ا ص۳۸۹،۳۸۸۔۴۳۹،۳۹۰)

ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اس تنے کو تسلی و تشفی دے کر خاموش نہ کراتا تو وہ اس جاں گداز صدمہ میں قیامت تک روتا رہتا۔

(شفا جلد 1 صفحہ 200 بحوالہ کامل تاریخ مدینہ المنورہ صفحہ 387)

اکثر علماء کہتے ہیں کہ اسطوانہ مخلق اسی کا نام ہے اس نام کا سبب یہ ہے کہ خلوق ایک مشہور خوشبو ہے جو اس پر لگائی گئی تھی اس لیے کہ یہ اسطوانہ کسی مکروہ چیز سے آلودہ ہو گیا تھا بعض لوگ اس مقام کو نفل پڑھنے کے لیے بھی پسند فرماتے ہیں

(جذب القلوب صفحہ 130)

2 ۔ اُسطوانۂ عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا

یہ سُتونِ رحمت روضۂ انور سے تیسرے نمبر پر ہے اور مِنبرِ مُنوَّر سے بھی تیسرے نمبر پر ستون نمبر 119 ہے اسے اسطوانہ قرعہ بھی کہا جاتا ہے۔ رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اور کئی اکابِر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہاں بارہا نَماز پڑھی ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہاں اکثر تشریف رکھا کرتے تھے۔

(وفاءالوفاءج ۱ص429)

اس ستون کی اہمیت وفضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک مرتبہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشادِ خوشگوار بیان کیا: ''مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں ایک جگہ بہُت زیادہ بابرَکت ہے، اگر لوگوں کو عِلم ہو جائے تو انہیں وہاں نَماز پڑھنے کے لیے ہُجُوم کی وجہ سے قُرعہ

ڈالنا پڑے!'' صَحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہَا سے وہ جگہ دریافت کرنا چاہی مگر اُنہوں نے بتانے سے پہلو تہی کی، بعد ازاں سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کے اِصرار پر اُنہوں نے جگہ کی نشاندہی فرما دی جس پر موصوف فوراً وہاں پہنچے اور نَفل پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔ اِس طرح صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو بھی اُس ستُونِ رحمت کا علم ہو گیا۔ اِسی وجہ سے اسے ''اُسطوانۂ عائِشہ'' کہا جاتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ جگہ دُعا کی قبولیت کے لیے خُصُوصی اَہمِیَّت رکھتی ہے۔ (وفاء الوفاء ج ا ص 429، 428)

تحویل قبلہ کے بعد چودہ یا پندرہ دن تک حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا مصلی اسطوانہ عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہَا کے سامنے بچھایا جاتا رہا بعد ازاں محراب والی جگہ متعین ہوئی۔ (وفاء الوفاء ج ا ص ۴۴۰)

3۔ اُسطوانہ توبہ

یہ سُتُونِ رحمت قبرِ انور سے دوسرے اور مِنبرِ منوّر سے چوتھے نمبر پر ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم اکثر یہاں نَفل ادا فرماتے تھے۔ مسافر یا مہمان بھی یہاں آ کر ٹھہرتے تھے۔ اِسی جگہ تشریف فرما ہو کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

فُقَراء و مساکین حضرات میں قراٰنِ کریم کی تعلیم اور اِسلامی اَحکام کی تربیّت فرماتے تھے۔ اِس سُتُونِ رَحمت کا دوسرا نام ''اُسطوانۂ اَبو لُبابہ'' ہے۔ ایک غَلَطی کی بِنا پر بغَرَضِ قَبولِ توبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو لُبابہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اپنے آپ کو اِسی سُتُونِ رحمت کے ساتھ بندھوا دیا تھا اور قسم کھالی تھی کہ جب تک رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم اپنے مبارَک ہاتھوں سے آزاد نہیں فرمائیں گے نہ اِس قید سے نکلوں گا نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا، بس اِسی حالت میں مر جاؤں گا یا میرا گناہ بخشا جائیگا۔ انہیں صِرف نَمازوں اور طَبعی حاجتوں کے لئے کھولا جاتا، وہ تقریباً سات دن بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا، پھر اللہ تعالٰی نے

ان کی توبہ قبول فرمائی اور آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار ﷺ نے انھیں اپنے دستِ پُر انوار سے کھولا۔(ماخوذازوفاءالوفاء ج اص 433،432)

4۔ اُسطوانۃُ السَّرِیر

یہ سُتُونِ اُسطوانۂ توبہ کی مشرِقی جانب جالی مبارَک سے ملا ہوا ہے۔جب تاجدارِ مدینہ ،راحتِ قلب وسینہ ﷺ اِعتِکاف کے لئے مسجدُ النَّبَوِیّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں قِیام فرماتے تو کبھی اِسی جگہ سَرِیر یعنی چارپائی بچھاتے جو کَھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔اور اکثر رات کو چٹائی پر اِستِراحت (یعنی آرام) فرماتے۔(وفاء الوفاء جلد ا صفحہ 434، جذب القلوب صفحہ ۹۳)

5۔ اُسطوانۃُ الْحَرَس

اِسے اُسطوانۃ الْحَرَس اور ''اُسطوانۂ علی'' بھی کہتے ہیں ۔حضرتِ مولا علی مشکِل کُشا شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اکثر اس کے پہلو میں بیٹھا کرتے تھے اور راتوں کو محبوب باری ﷺ کی پہرے داری کی خدمات انجام دیتے۔

(وفاءالوفاءج اص435)

نوٹ: روضہ مبارک کی مغرب طرف جالی مبارک سے ملا ہوا ہے اس کی سیدھ میں ممبر شریف کی طرف اگلا ستون توبہ ہے اور اس سے اگلا ستون عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہے۔

6۔ اُسطوانہ ٔوُفود

یہ سُتُون اُسطُوَانۃ الحَرَس کے پیچھے واقِع ہے۔ جب کبھی گرد و نَواح سے وُفودِ عَرَب قَبولِ اسلام کیلئے دربارِ رسالت میں حاضِر ہوتے تو ہمارے پیارے آقا مکّی مَدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اکثر اِسی مَقام پر تشریف فرما ہو کر اُن کو اپنی زیارت سے مشرَّف فرماتے اور صَحابۂ کِبار عَلَیْہِمُ الرِّضوَان ارد گرد بیٹھتے۔

(ماخوذ از وفاء الوفاء ج اصفحہ 435)

نوٹ: اسطوانہ الحرس اور اسطوانہ الوفود کے درمیان میں روضہ مبارک کا دروازہ موجود ہے جس کے آگے الماریاں پڑی ہوئی ہیں۔

7۔ اُسطوانہ ٔجبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام

حضرتِ سیّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اکثر یہیں وَحی لے کر نازِل ہوتے۔ یہ سُتونِ مُبارَک سیِّدہ بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حُجرہ ٔپاک سے مُتَّصِل ہے۔ (جذب القلوب ص ۹۴)

نوٹ: یہ اسطوانہ اب جالی کے اندر آگیا ہے اس لیے اس سے تبرک حاصل کرنا ممکن نہیں رہا۔

8 ۔ اُسطوانہ ٔتہجُّد

ابن نجار کہتے ہیں کہ یہ ستون حضرت سیدہ فاطمہ الزہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر سے شمال میں ان کے گھر کی پچھلی طرف ہے اس میں ایک محراب ہے جب نمازی اس کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو تو اس کا بایاں پہلو باب عثمان (باب جبریل) کی طرف ہوتا ہے۔ (بوفا الوفا جلد 2 صفحہ 438)

یہاں سرکارِ مدینہ ﷺ نے بارہا تہجّد ادا فرمائی ہے۔

(بحوالہ عاشقان رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 282)

ریاض الجنہ کی زیارت

رَوضَۃُ الجنّۃ (جنّت کی کیاری)

تاجدارِ مدینہ ﷺ کے حُجرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار ﷺ کا مزارِ پُرانوار ہے) اور مِنبرِ نور بار (جہاں آپ ﷺ خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمِیانی حصّہ جس کا طُول (یعنی لمبائی) 22 مِیٹر اور

عَرض (چوڑائی) 15 میٹر ہے۔ رَوضَۃ الجنّہ یعنی "جنّت کی کیاری" ہے۔ چُنانچِہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ

یعنی میرے گھر اور مِنبر کی دَرمِیانی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بُخاری ج ۱ ص ۴۰۲ حدیث ۱۱۹۵)

نوٹ: یہ حدیث مبارک مواجہہ شریف کی طرف جاتے ہوئے زائرین کے بائیں پہلو میں خوبصورت سبز بورڈ پر لکھی ہوئی نظر آتی ہے۔

عام بول چال میں لوگ اِسے "رِیَاضُ الْجَنَّۃ" کہتے ہیں مگر اصل لفظ رَوضَۃُ الْجَنَّۃ" ہے۔"

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب انوار سے بر تر و فائق نور اس مقام پر دیکھے ہیں اور نیز ہم نے دیکھا ہے کہ جو شخص وہاں نماز پڑھتا ہے وہ نور کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے خواہ وہ اس طرف ملتفت ہی کیوں نہ ہو۔

(فیوض الحرمین صفحہ 177)

محاریب کی زیارت

مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں تادمِ تحریر چار مِحرابیں اپنے انوار لُٹا رہی ہیں:

1۔ مِحرابُ النَّبی　　2۔ مِحرابِ عثمانی

3۔ مِحرابِ تہجُّد　　4۔ مِحرابِ سُلیمانی (حنفی)

1۔ مِحرابُ النَّبی

تَحوِیلِ قِبلہ (یعنی قبلے کی تبدیلی) کا حکم نازِل ہونے کے بعد 14 یا 15 روز تک اِمامُ الانبیاء ﷺ مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سُتونِ عائِشہ کے سامنے کھڑے ہو کر اِمامت فرماتے رہے پھر ۱۵ شعبانُ المعظَّم ۲ھ کو ''سُتونِ حَنّانہ'' کے مقام کو شَرَفِ قِیام سے مُشرَّف فرمایا، یہ مِحراب شریف اِسی جگہ پر کعبۂ مُشرَّفہ کے ''مِیزابِ رحمت'' کی سَمت بنی ہوئی ہے۔ حُضُور رَحمۃٌ لِّلعٰلمین ﷺ اور خُلَفائے

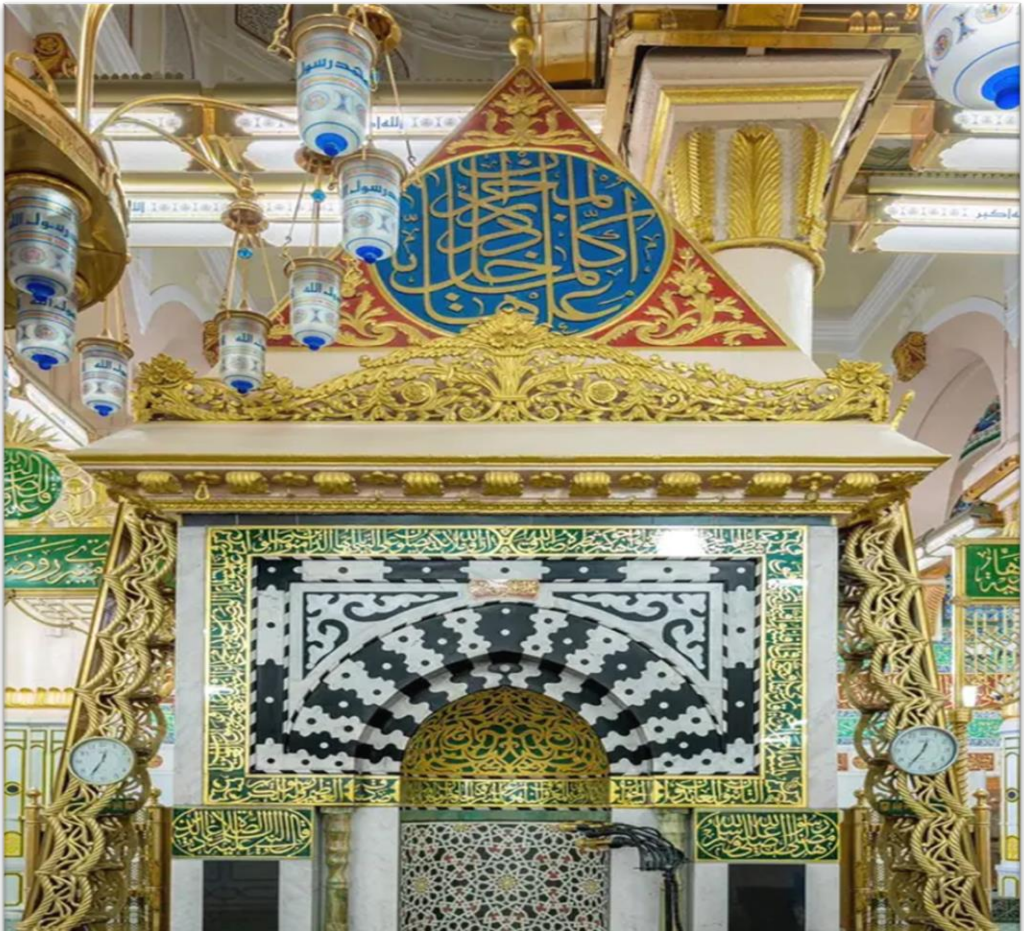

راشِدین عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے دَورِ زَرّیں میں مِحراب کی موجودہ عَلامت رائج نہیں تھی اِس کو پہلی صدی کے مُجدِّد، حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خلیفہ وَلید بن عبدُالملک کے حکم سے 88 ہجری (706ء) میں اِیجاد کیا۔

(عاشقان رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 289)

محراب النبی ﷺ کی عقبی جانب کی تصویر جس پر قدیم رسم الخط میں عثمانی دور سے اس کی تاریخ کنندہ کی گئی ہے۔

اگر آپ (کوئی بندہ) اس محراب میں نماز کے لیے کھڑے ہوں تو آپ (آج کے زائر) کی سجود کی جگہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کی جگہ ہو گی جبکہ رسول اکرم ﷺ کی سجود کی جگہ سامنے کی موٹی دیوار میں ہے۔

(مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات صفحہ 70)

2۔ محرابِ عثمانی

تیسرے خلیفہ حضرت عثمان ابن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس جگہ سے نماز کی امامت فرماتے تھے۔

(مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات صفحہ 70)

نوٹ: یہ محراب نبوی کے بالکل سیدھ میں قبلہ طرف والی دیوار میں موجود ہے۔

مواجہہ شریف کی طرف جب زائرین جارہے ہوتے ہیں تو محراب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے قبلہ طرف دائیں ہاتھ پر دیوار میں اس محراب کی زیارت ہوسکتی ہے۔

3۔ محرابِ تہجُّد

رسول کریم ﷺ یہاں نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے یہ اسطوانہ تہجد کا مقام ہے جہاں پر محراب تہجد تھی۔ یہ مقام قبر انور سے شمال کی طرف سیدہ کائنات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر مبارک کے ساتھ تھا۔

نوٹ: اب اس مقام کے سامنے الماریاں پڑی ہوئی ہیں اور محراب کے اوپر والی جگہ پر پھولدار پتھر نظر آتا ہے جس کے اوپر خانہ کعبہ شریف کی فوٹو ایک فریم میں دکھائی دیتی ہے۔

4۔ محرابِ سُلیمانی (حنفی)

گزشتہ صفحہ پر محراب سلیمانی کی عقبی جانب کی تصویر جس پر ترک سلطان سلیمان کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔

ایک زمانے میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی امام مسجد نبوی شریف میں قدرے مختلف اوقات اور مختلف جگہوں پر نماز پڑھاتے تھے اس محراب کی جگہ حنفی امام نماز پڑھاتے تھے۔ (مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات صفحہ 70)

یہ محراب سلطان سلیمان نے 938ء میں تعمیر کروایا۔ (آثار مدینہ صفحہ 114)

نوٹ: توسیع کے بعد مسجد کی غربی سمت میں یہ محراب وسط میں بنایا گیا

جائے شہادت اور مہراب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

محراب نبوی شریف اور محراب عثمانی کے درمیان میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مصلیٰ رکھ کر امامت فرماتے جہاں پر دوران امامت آپ رضی اللہ عنہ پر لولوۃ المجوسی نے وار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اس جگہ پر قلین کے نیچے نشاندہی کے لیے سیاہ رنگ کا نشان لگایا گیا ہے۔

(ماخوذ از مدینہ المنورہ فضائل و معالم صفحہ 83)

محراب نبوی اور محراب عثمانی کے تقریباً درمیانی حصے میں ہے اس مقام پر جائے نماز کے برابر سیاہ رنگ کا ایک نشان بنا دیا گیا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جائے شہادت مسجد نبوی میں قالین بچھے ہونے کی وجہ سے زائرین سے مخفی ہے۔ (اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 146)

مِنبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دو فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مِنۡبَرِیۡ عَلٰی حَوۡضِیۡ

یعنی میرا منبر میرے حوض (یعنی حوضِ کوثر) پر ہے۔

(بُخاری ج ۱ ص ۴۰۳ حدیث ۱۱۹۶)

منبر شریف کا وہ گولا جسے رَحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلم تھاما کرتے تھے، صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان (بَرَکت کیلئے) اُس پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔

(اَلطَّبَقاتُ الکُبریٰ لِابنِ سَعد ج ۱ ص ۱۹۶)

مِنۡبَرِیۡ عَلٰی تُرۡعَةٍ مِّنۡ تُرَعِ الۡجَنَّةِ

یعنی میرا منبر جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر سں ہے۔

(وَفاءُ الْوَفاءج ا ص ۴۲۶، بحوالہ عاشقان رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 290)

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما منبر پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بیٹھنے کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھتے پھر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے ایک دوسری روایت میں ہے صحابہ کرام جب مسجد نبوی میں داخل ہوتے تو منبر کے اس درمیان والے حصے کو جو قبر انور کی طرف ہے اپنے دائیں ہاتھ سے مس کرتے اور پھر قبلہ رو ہو کر دعا کرتے الشفا بتعریف۔ (حقوق مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جلد 2 صفحہ 70)

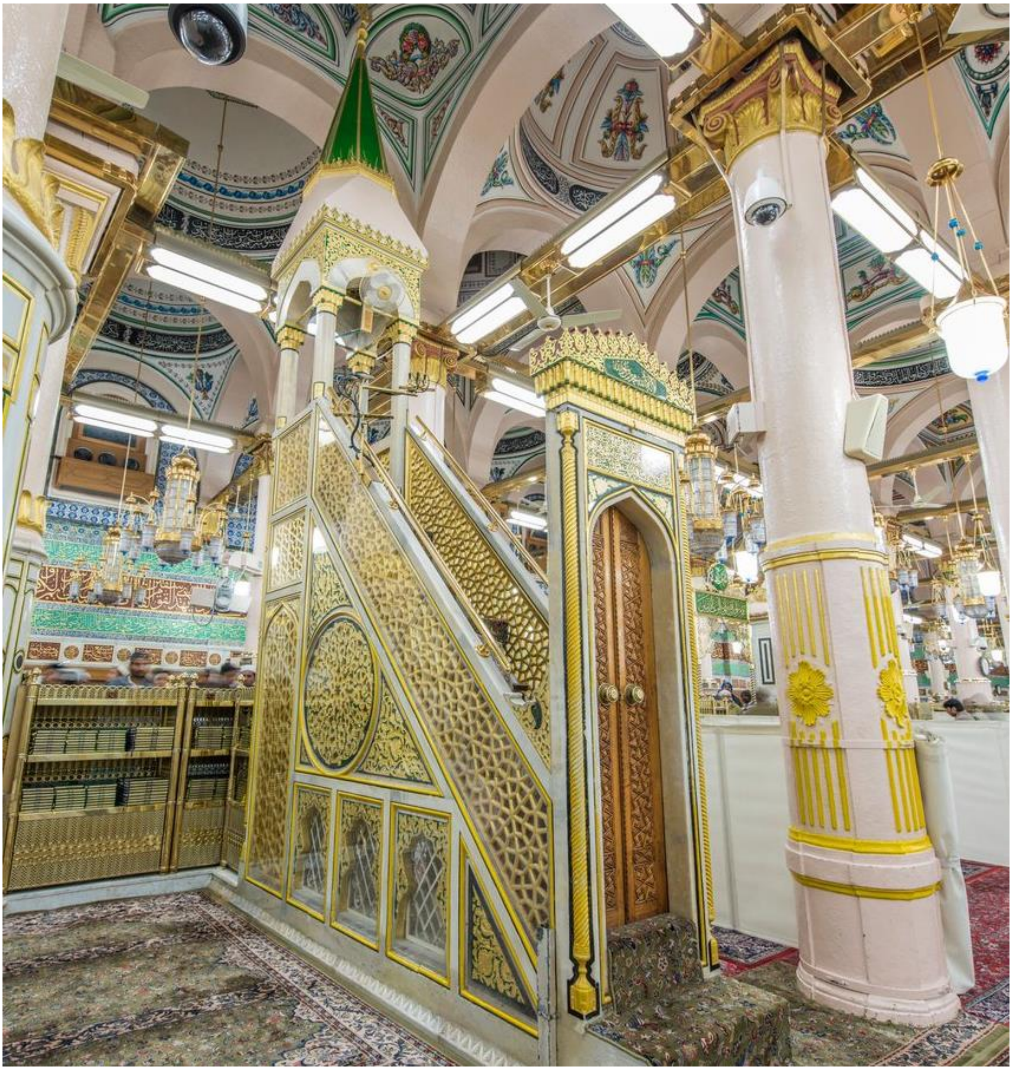

اصحاب صُفَّہ شریف

اصحاب صفہ کا اصل مقام تحقیق کی رو سے

صُفّہ سائِبان اور سائے دار جگہ (چبوترا) کو کہتے ہیں۔ مقام صفہ تحویل قبلہ کے بعد مسجد نبوی کے جنوب مغرب سے شمال کی سمت منتقل ہو گیا غزوہ خیبر کے بعد مسجد نبوی کی توسیع کی گئی تو مقام صفہ کو شمال کی سمت میں مزید آگے کی جانب کر دیا گیا۔

موجودہ دور کی مسجد نبوی میں چھت پر کھجور کے خوشوں کی طرح کی تزئین سے مقام صفہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مقام صفہ حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں مسجد نبوی کی حد پر جنوب مغربی کونہ میں اور تحویل قبلہ (شمال سے جنوب کی طرف) کے بعد مسجد نبوی کی شمالی حد پر واقع تھا اگر آپ صفہ کی جگہ کا تعین کرنا چاہیں تو اسطوانہ عائشہ سے قبلے کی مخالف سمت شمال کی جانب چلیں ستون عائشہ سے 5 ستونوں کے بعد اصحاب صفہ کے چبوترے کی جگہ آجائے گی ۷ ہجری میں جب مسجد نبوی کی توسیع کی گئی تو حضور ﷺ کے حکم پر اسے تقریباً ۱۵ میٹر آگے شمال کی طرف (بڑھا دیا گیا)۔ (مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 151)

یہی وہ مَقام ہے جہاں فُقَراءِ مُہاجِرین صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا ایک گُروہ اِسلامی تعلیم کے حُصُول اور تَطۡہِیرِ قُلُوب (یعنی دلوں کی پاکیزگی کے حُصول) کی خاطر صبح و شام قِیام پذیر رہتا تھا۔ ان کی تعداد 70 اور 400 کے درمیان رہی ہے۔ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ ﷺ کے پاس جب کہیں سے صَدَقہ حاضِر کیا جاتا تو اَصحابِ صُفَّہ عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے یہاں بھجوا دیتے اور اگر کہیں سے ہَدِیّہ (یعنی تحفہ و نذرانہ) حاضِر خدمت ہوتا تو خود بھی تَناوُل فرماتے اور اَصحابِ صُفَّہ عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو بھی شریک فرمالیتے۔'' علمِ دین کے یہ شائقین نہایت سادہ اور غریب و مسکین ہوا کرتے تھے انہیں میں سے ایک مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

"میں نے 70 اصحابِ صُفّہ کو دیکھا کہ ان کے پاس چادر تک نہ تھی فَقَط تہبند تھا یا کمبل جسے اپنی گردن میں باندھ کر لٹکا لیتے تھے اور وہ بھی اِس قدر چھوٹا ہوتا کہ کسی کی آدھی پنڈلیوں تک پہنچتا اور کسی کے ٹخنوں تک اور ہاتھ سے اسے تھامے رہتے کہ کہیں ستر کُھل نہ جائے"۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۶۹ حدیث ۴۴۲)

سیّدُنا مُجاہد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بیان فرمایا کرتے تھے: قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کہ میں بسا اوقات بھوک کی شدّت کے باعث اپنا شکم (یعنی پیٹ) اور سینہ زمین پر لگا دیتا اور بعض اوقات پیٹ پر پتّھر باندھ لیتا تاکہ سیدھا کھڑا ہو سکوں۔ (بخاری ج ۴ ص ۲۳۴ حدیث ۶۴۵۲)

جنابِ رَحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ان علمِ دین کے عاشِقین کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اپنے وَجد آفرین کلمات سے نوازتے ہوئے اُن سے فرمایا: "اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ ربِّ کائنات (عزوجل) نے تمہارے

لئے کیسے کیسے اِنعامات تیّار کر رکھے ہیں تو تم تمنّا کرتے کہ کاش! فَقر و فاقے کا یہ سلسلہ اور طویل ہو جائے۔" (ترمذی ج ۴ ص ۱۶۲ حدیث ۲۳۷۵)

(بحوالہ عاشقان رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 293)

نوٹ: مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں بابِ جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام سے داخِل ہوں تو کچھ قدم چلنے کے بعد سیدھے ہاتھ کی جانب جو اس وقت صُفّہ کا چبوترا سمجھا جاتا ہے۔ صُفّہ زمین سے آدھا میٹر بُلند ہے جبکہ اِس کی لمبائی 12 میٹر اور چوڑائی 8 میٹر ہے اور اِس کے اَطراف میں تقریباً دو فُٹ اُونچی پیتل کی جالی کا خوبصورت حِصار (یعنی جنگلہ) بنا ہوا ہے، یہ اصل میں دکۃ الاغوات ہے۔ اسے سلطان نورالدین زنگی نے بنوایا۔

(ماخوذ آثار المدینہ صفحہ 126، 98، المدینۃ المنورہ فضائل و معالم صفحہ 126)

بعض زائرین غلط فہمی سے باب جبریل سے کچھ آگے دائیں جانب واقع چبوترہ کو مقام صفہ سمجھتے ہیں دراصل اس چبوترے کو سلطان نورالدین زنگی نے روضہ رسول ﷺ کی حفاظت کے لیے بنوایا تھا۔

(مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 151)

مواجہہ شریف

حضرتِ سیّدُنا عتبی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

میں آپ ﷺ کی قبرِ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی کو اونٹ پر آتے دیکھا۔ اونٹ سے اُتر کر وہ نبیٔ کریم ﷺ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوا اور یوں عرض گزار ہوا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ! اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفْوَةَ اللهِ ﷺ! یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ﷺ! آپ پر سلام ہو، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ رسول ﷺ! آپ ﷺ پر سلام ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ ﷺ پر یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ (سورہ النساء آیت 64)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بدہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اور میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، اب میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں، آپ ﷺ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میری شفاعت فرمائیں" حضرتِ سیّدُنا عتبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور مجھے آپ ﷺ کا دیدار نصیب ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے عتبی! اس اعرابی کو بشارت دے دو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بخش دیا"

(المغنی لابن قدامۃ، ج۵، ص۴۶۵، اَلرَّوْضُ الْفَائِقِ فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق مترجم صفحہ 593)

بہت علماء مصنفان مناسک باب زیارت شریفہ مدینہ طیبہ میں وقت حاضری اس آیت کو پڑھ کر استغفار کا حکم دیتے ہیں۔(فتاوی رضویہ جلد 7 صفحہ 607)

ایک روایت میں ہے کہ قرآن کی آیت پڑھنے کے بعد پھر اعرابی نے یہ اشعار پڑھے جو آج بھی مواجہہ شریف کے دو ستونوں پر لکھے ہوئے ہیں:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ   فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاُكُمُ

نَفْسِيَ الْفِدَاءُ بِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ   فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اَنْتَ الشَّفِيْعُ الَّذِيْ تُرْجٰى شفَاعَة   عَلٰى الصِراط اِذا مَا ذَلّت القدام

وَ صَاحِبُك لَا اِنْسَاهُمَا اَبَدًا   مِنِّى السّلَامُ عَلَيْكُم ماجر القلم

ترجمہ:

1۔اے سب سے بہتر ان میں جن کی ہڈیاں زمین میں دفن ہوئیں تو انکی خوشبو سے چٹیل میدان اور ٹیلے خوشبو دار ہو گئے اور مہک اٹھے۔

2۔ میری جان قربان ہو اس قبر پر جس میں آپ ﷺ آرام فرما ہیں کہ اسی میں عفت و پاک دامنی اور جود و کرم ہے۔

3۔ آپ ایسے سفارش کرنے والے ہیں جن کی شفاعت کے ہم امیدوار ہیں جس وقت پل صراط پ لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے۔

4۔ اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں کو میں کبھی نہیں بھول سکتا آپ ﷺ پر میری طرف سے سلام پہنچتا رہے جب تک دنیا میں لکھنے کے لیے قلم چلتا رہے۔(صحابہ کرام کا عشق رسول صفحہ 262، جذب القلوب صفحہ 284 ، شفا السقام صفحہ 62)

نوٹ: اگر زائر سلام پیش کرتے ہوئے غور سے ستون پر دیکھے تو وہاں پر لکھے ہوئے ان مذکورہ بالا پہلے دو اشعار کی زیارت آج بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کا گھر مبارک

اگر آپ منبر سے باب صدیق کی طرف چلیں تو پانچویں ستون کے بعد آپ ؓ کا گھر تھا ایک دن رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب گھروں کے دروازے جو مسجد نبوی میں کھلتے ہیں بند کر دیئے جائیں سوائے ابو بکر صدیق ؓ کے گھر کا دروازہ۔(مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات صفحہ 70)

خوخہ ابی بکر الصدیق ؓ

پہلی گلی خوخہ ابو بکر صدیق ؓ جس کو بعض حضرات نے "باب الصدیق" کہا ہے جو حدود مسجد کے آخری ستون کے بعد مسجد شریف کی مغربی سمت میں واقع تھی جب صدیق اکبر ؓ کا مکان اور ان کی تنگ گلی مسجد

شریف میں داخل کر دی گئی تو اس گلی کی جگہ مغرب کی طرف روشندان کھولا گیا جس پر اس کا نام "خوخہ ابی بکر الصدیق" رضی اللہ عنہ لکھ دیا ہے۔

(آثار مدینہ المنورہ صفحہ 93)

آپ رضی اللہ عنہ کا حجرہ شریفہ مسجد شریف کے مغربی کونے میں تھا اور اس کی ایک گلی تھی جو مسجد نبوی شریف پر منتہی ہوتی تھی اس حجرہ شریفہ کی جگہ آج کے زمانہ میں مسجد نبوی میں داخل ہے مسجد نبوی قدیم کے آخری ستون کے بعد ہے جس پر لکھا ہوا ہے "حد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم"۔(الدر الثمین صفحہ 65)

نوٹ: باب السلام دروازہ نمبر 1 کے ساتھ باب صدیق ہے یہ تین دروازے ہی باب صدیق کے نام سے بنے ہوئے ہیں باب صدیق A سے داخل ہوں تو اندر والی سائیڈ پر عربی عبارت لکھی ہوئی ہے "ھذا خوخہ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ" اسی سیدھ میں آگے جائیں تو ایک ستون کی قطار میں ہر ایک ستون کے اوپر کونے پر لکھا ہوا ہے "حد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" اس جگہ کی زیارت بآسانی ہو سکتی ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مکان

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں مسجد نبوی کے جنوب مشرقی کونے پر واقع تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے اسی گھر میں قیام فرمایا اب مبارک مکان کا محل وقوع مسجد نبوی کے جنوب مشرقی کونے پر صدر مینار سے چند قدم کے فاصلے پر ہے۔

(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 236)

مسجد دار نابغہ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کا مقام

اس مسجد کا مقام اس وقت باب ملک سعود (دروازہ نمبر 7) سے باہر نکلیں تو بائیں طرف مسجد نبوی شریف کے مغربی صحن میں بنتا ہے اس وقت اس مسجد کا نشان نہیں ہے۔(المعجم الشامل صفحہ 87)

یہ مسجد زمانہ قریب تک موجود تھی اب اس مسجد کو مکمل طور پر توسیع کے سلسلے میں ختم کر دیا گیا ہے 1972ء میں ملک فیصل بن عبدالعزیز کی توسیع کے وقت مسجد نبوی شریف کے مغربی صحن میں شامل ہوگئی ہے۔(المعجم الشامل صفحہ 86)

بنی عدی بن نجار کے گھروں میں یہ مسجد دار نابغہ واقع ہے یہ بنی عدی بن نجار اصل میں حضور ﷺ کے اخوال (ننہال) میں سے ہیں یہاں پر آپ ﷺ کے والد گرامی کا انتقال ہوا اور دار بابغہ میں ہی دفن ہوئے اس جگہ نبی کریم ﷺ چھ سال کی عمر مبارک میں اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تشریف لائے ہجرت کے بعد اس مسجد بنی عدی میں حضور ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی اور غسل فرمایا۔اس وقت مسجد اور دار نابغہ مسجد نبوی کی توسیع میں مغرب والے صحن میں شامل ہو چکا ہے

(الدر المنثور صفحہ 154)

ابن شبہ نے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے والد عبداللہ بن عبد المطلب کی قبر دار نابغہ میں ہے۔ابن عبد البر کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے اور آپ کی قبر مبارک عدی بن نجار کے گھروں میں سے ایک گھر میں تھی چنانچہ ابن جوزی لکھتے ہیں کہ یہی دار نابغہ ہے۔(وفا الوفا جلد 3 صفحہ 102،101)

جسد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی تدفین ثانی

مورخہ 21 جنوری 1978 کو پاکستان کے معروف قومی اخبار روزنامہ "نوائے وقت" میں ایک خبر شائع ہوئی جس کا متن درج ذیل ہے:

"کراچی 20 جنوری (ج،ک) یہاں پہنچنے والی ایک اطلاع کے مطابق مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کے سلسلہ میں کی جانے والی کھدائی کے دوران آنحضرت ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب کا جسد مبارک جس کو دفن ہوئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے ،بالکل صحیح وسالم حالت میں بر آمد ہوا علاوہ ازیں صحابی رسول حضرت مالک بن سونائی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام

کے جسد ہائے مبارک بھی اصلی حالت میں پائے گئے جنہیں جنت البقیع میں نہایت احترام کے ساتھ دفنا دیا گیا جن لوگوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ صحابہ کرام کے جسم نہایت تر و تازہ اور اصلی حالت میں تھے۔

(خفتگان جنت البقیع صفحہ 111)

مسجد دار نابغہ میں اور مسجد بنی عدی میں نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی

(تاریخ المدینہ لابن شبہ جلد 1 صفحہ 65، وفا الوفا جلد 3 صفحہ 101)

نوٹ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس کی لوکیشن مسجد نبوی شریف کے احاطہ میں آچکی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

مسجد نبوی شریف کی زیارات سے متعلق ایک معلوماتی گراف

MESCİD-İ NEBEVİ'NİN ESKİ PLANI

Aşağıdaki belirtilen plan üzerindeki sayılara göre ;

1-Ağlayan Hurma Kütüğü (Hanin-i ciz) sütunu
2-Hz.Aişe sütunu
3-Tevbe sütunu (Kab ra.ve Ebu Lubabe ra.'ın Kendini Bağladığı Direk)
4-Serir sütunu (Efendimiz sav. Yatağını Serdiği Yer)
5-Muharres sütunu (Korumaların Durduğu Yer)
6-Vufud sütunu(Ziyaretçilerin Kabul Edildiği Yer)
7-Teheccüd sütunu (Ef.sav.Teheccüd KıldığıYer)
8-Şu anda namaz kılınan mihrap.
9-Peygamber efendimizin (sav.) Namaz kıldığı mihrabın bulunduğu yer
10-Halen Hutbelerin okunduğu minber
11-Halen müezzinliğin bulunduğu müezzin mahfili
12-Kapı
13-Kapı
14-Peygamber Efendimizin (sav.) Kabri
15-Hz Ebu Bekir (ra) 'in kabri
16-Hz Ömer (ra) 'in kabri
17-Üzerinde ~~hucurat~~ Ahzab suresi Ayet 40 yazılı,birinci pencere
18-Üzerinde hucurat suresi Ayet 3 yazılı,ikinci pencere
19-Üzerinde hucurat suresi Ayet 2 yazılı,üçüncü pencere
20-Cibril Makamı (Cebrail A.S 'ın ziyarete geldiği üstteki küçük pencerenin hizası)
21-Baki kapısı
22-Cibril kapısı
23-Nisa kapısı
24-Suffa ashabının oturduğu mahal
25-Yavuz Sultan Selim Han'ın Yaptırdığı Mihrap

EFENDİMİZ'DEN (SAV.)

Evim ile minberin arası cennet bahçelerinden bir bahçedir.

Kuba mescidinde kılınan bir namaz umre gibidir.

Kim ki Hac yapar ve ölümümden sonra kabrimi de ziyaret ederse beni sağlığımda ziyaret etmiş gibi olur

Her kim benim mescidimde kırk vakit namaz kılarsa ona cehennemden ve azaptan beraat yazılır ve münafıklıktan da kurtulur.

Bir kimse bana selam verdiğinde Allah ruhuma iade eder ve onun selamına (ve aleyküm selam) Diye mukabele ederim.

Resimde "Cennet bahçesini" yani Peygamberimizin (sav) mescidinin içini ve en altta ise aynı yerin bugün yerleşme planını görüyorsunuz.

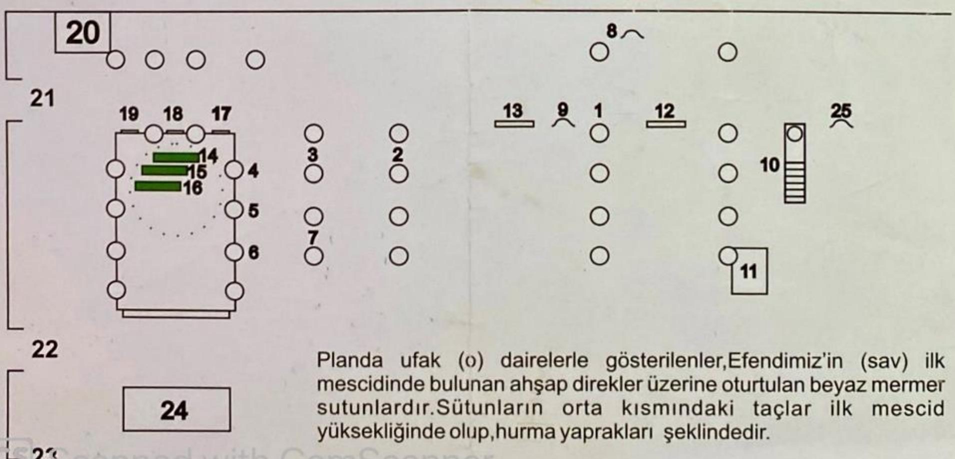

Planda ufak (o) dairelerle gösterilenler,Efendimiz'in (sav) ilk mescidinde bulunan ahşap direkler üzerine oturtulan beyaz mermer sutunlardır.Sütunların orta kısmındaki taçlar ilk mescid yüksekliğinde olup,hurma yaprakları şeklindedir.

Scanned with CamScanner

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مکان

آپ رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد نبوی سے قبلے کی سمت مسجد سے بالکل متصل واقع تھا اس کے مغرب میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مکان تھا

(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 239)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا مکان

آپ رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد نبوی سے جنوب مشرق میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مکان سے متصل مغربی جانب تھا مسجد نبوی کی دوسری سعودی توسیع کے بعد حضرت عباس کے مکان کی جگہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے پانچویں اور باب السلام کی طرف سے دوسرے ستون کے درمیان واقع ہے۔

(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 239)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا پرنالہ

منقول ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد نبوی سے ملا ہوا تھا اور اس مکان کے پرنالہ سے بارش کا پانی

آنے جانے والے نمازیوں کے اوپر گرا کرتا تھا امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس پرنالہ کو اکھاڑ دیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ خدا کی قسم! اس پرنالہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن پر سوار ہو کر اپنے مقدس ہاتھوں سے لگایا تھا۔ یہ سن کر امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اے عباس! مجھے اسکا علم نہ تھا اب میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ میری گردن پر سوار ہو کر اس پرنالہ کو پھر اسی جگہ لگا دیجئے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (وفاء الوفا جلد ا ص468، سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 829)

صاحب آثار مدینہ منورہ نے مزید لکھا ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مکان کے متعلق بالکلیہ سکوت اختیار کر لیا اور کسی سے کچھ نہ کہا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر اب آپ نے میرے مکان سے متعلق سکوت اختیار کیا ہے تو اب میں یہ مکان مسجد کے لیے وقف اور ہبہ کرتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو قبول فرمایا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا شکریہ ادا کر کے اس مکان کو گرا کر اس کی جگہ کو مسجد شریف میں داخل کر دیا۔ (آثار مدینہ منورہ صفحہ 236)

نوٹ: یہ پرنالہ آج بھی موجود ہے جب زائر باب السلام سے داخل ہوتا ہے تو اپنے دائیں ہاتھ دیوار کے اوپر دیکھے کہ جہاں پر آیت قرآنی لکھی ہوئی ہے حرف "ن" کے نیچے اس پرنالہ کا نشان نظر آجائے گا۔ چونکہ یہ پرنالہ مکان کی چھت پر تھا معلوم ہوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا گھر یہاں پر ہی تھا۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا مکان

آپ رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد نبوی کی جنوبی سمت میں محراب عثمانی سے مشرقی جانب تھا اس مکان کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی توسیع کے دوران مسجد نبوی میں شامل کر لیا گیا تاہم خوخہ آل عمر کی جگہ اب مواجہ شریف کے مقابل ایک لوہے کی کھڑکی ہے (ماخوذ اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 240)

حجرہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اور یہ حجرہ ان کی اولاد کے قبضہ میں تھا ان لوگوں نے کہا (مسجد نبوی شریف کی توسیع کے دوران) کہ ہم اس مکان سے ہرگز نہ نکلیں گے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کی قیمت نہ لیں گے اس زمانے میں حجاج بن یوسف مدینہ ہی میں تھا اس نے حکم دیا کہ مکان کو ان کے اوپر گرا دو لیکن جب یہ مقدمہ ولید بن

عبد الملک کے پاس پہنچا تو اس نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد کے راضی کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جائے مکان کی قیمت دو اگر وہ نہ لیں تو ان کا احترام کرو اور مکان کا ایک ٹکڑا ان کے لیے چھوڑ دو اور اس میں ایک دروازہ بھی مسجد کی جانب چھوڑ دو۔ (جذب القلوب صفحہ 155)

نوٹ: مواجہہ شریف کے بالکل سامنے قبلہ طرف یہ دروازہ اب بھی کھلا ہوا ہے کبھی بند نہیں کیا جاتا۔ غالباً یہ وہی دروازہ ہے۔

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دروازہ مبارک

حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا دروازہ مبارک کہ استوانہ حرس اور استوانہ الوفود کے درمیان ہے۔

(آثار مدینہ صفحہ 122)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت مبارک آپ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں ہی ہے۔

لائبریری مسجد نبوی

مسجد نبوی شریف کے اندر دو لائبریریاں موجود ہیں جس میں سے بڑی لائبریری دس (10- C) نمبر دروازہ سے باہر Haram Library کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ لفٹ سے اوپر چھت پر چلے جائیں تو مکتبہ میں موجود کتب دن کے وقت پڑھ سکتے ہیں اور کتب بینی کا شوق بھی پورا کر سکتے ہیں۔

مخطوطات / تبرکات

یہ مخطوطات پر مشتمل مسجد نبوی شریف کے اندر باب عثمان کے پاس سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کی منزل میں دیکھ سکتے ہیں اور پھر کتب کے علاوہ بہت سارے نوادرات کی زیارت بھی کرسکتے ہیں۔

اس مذکورہ بالا نوادرات کے علاوہ مسجد نبوی کے تہہ خانے (باتھ روم نمبر 201A سے نیچے اتر کر) میں بھی کثیر نوادرات موجود ہیں جن میں قدیم رسم الخط میں لکھے گئے قرآن حکیم کے علاوہ ہڈی کے شانوں، چمڑے اور کھجور کے پتوں پر لکھی ہوئی آیات اور اس کے علاوہ بھی بہت سارے تبرکات کی زیارت کی جاسکتی ہے۔

تہہ خانہ میں موجود نوادر مخطوطات کی نشاندہی کے لیے مسجد نبوی کے جنوبی صحن میں موجود باتھ روم کے باہر لگے ہوئے بورڈ "معرض نوادر مخطوطات مسجد نبوی شریف" کا عکس دائیں طرف لگا دیا ہے۔

میوزیم

مسجد نبوی شریف کے جنوب والے صحن کے ساتھ لوہے کے گیٹ نمبر 307 کے بالکل سامنے حکومت کی طرف سے زائرین کی معلومات اور زیارت کے لیے ایک عمارت بنام

"معرض عمارۃ المسجد النبوی"

The Prophet's Mosque Expansion Exhibition

بنائی گئی ہے جس میں داخلہ فری ہے یہاں پر مسجد نبوی شریف کی توسیعات سے متعلق نقشے اور ماڈل بنا کر معلومات فراہم کی گئی ہے مزید چند تبرکات ونوادرات بھی موجود ہیں۔

مسجد نبوی کے ابواب (دروازے)

مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت داخلے کے لیے تین دروازے مشرق، مغرب اور جنوب میں رکھے گئے تحویل قبلہ کے بعد جنوب والے دروازہ کو بند کر کے شمالی سمت میں دروازہ بنا لیا گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے 91 ہجری میں مسجد نبوی کی توسیع کروائی تو مشرقی سمت میں آٹھ دروازے بنوائے اور کچھ دروازے شمال میں اور کچھ جنوب میں جن میں سے ایک باب السلام بھی ہے اور کل دروازے 20 کر دیے۔ (اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 170، الدر الثمین صفحہ 93)

باب جبریل

حضور نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے دوران داخلے کے لیے جن تین دروازوں کا اہتمام فرمایا باب جبریل انہی میں سے ایک ہے یہ دروازہ مسجد نبوی کی تعمیر کردہ (عثمانی ترک) عمارت میں مشرقی سمت میں واقع ہے اس دروازے کو باب النبی ﷺ بھی کہا جاتا ہے اس راستے سے اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے روح الامین حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی نسبت سے اس دروازے کا نام باب جبریل پڑ گیا۔

(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 171)

نوٹ: اس وقت (2026 میں) اس دروازے کا نمبر 40 ہے

باب رحمت

حضور نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی میں جو تین دروازے بنوائے ان میں ایک باب رحمت شامل ہے یہ دروازہ اب حضور نبی کریم ﷺ کے دور والی جگہ پر نہیں ہے بلکہ بعد کے ادوار میں جب مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کی گئی تو اسے اسی سمت اور سیدھ میں مغرب حد پر منتقل کیا جاتا رہا اس دروازے کے اصل مقام کا تعین اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ اس سے داخل ہونے کے بعد سیدھا چلتے جائیں جہاں پر حضور نبی کریم ﷺ کے دور کی مسجد نبوی کی حد شروع ہوتی ہے (اس کی نشانی یہ ہے کہ وہاں پر ایک ہی قطار میں گیارہ ستونوں کے اوپر والے حصے میں سبز رنگ میں حد مسجد نبوی علیہ السلام لکھا ہوا ہے) وہی اس کی اصل جگہ ہے۔

(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 173)

سمہودی فرماتے ہیں اسے باب رحمۃ کہنے کی وجہ یہ ہے بروز جمعہ ایک شخص اسی دروازہ سے داخل ہوا اور بارش کی دعا کے لیے التجا کی اگلے جمعہ کو دوپارہ بارش کے رکنے کے لیے بھی سی دروازہ سے آیا بارش کی رحمت کا موجب بنا اس لیے اسے باب رحمۃ کا نام دیا گیا

(کامل مدینہ منورہ صفحہ 407)

نوٹ: اس وقت (2026 میں) دروازہ کا نمبر 3 ہے۔ اس کو باب عاتکہ بھی کہتے ہیں کہ اس دروازہ کی اصل جگہ سے متصل سید عالم ﷺ کی پھوپھی جان سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کا گھر مبارک تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں بنائے گئے دروازے

باب النساء

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس دروازے کی تعمیر کے بعد اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسے صرف عورتوں کے داخلے کے لیے مخصوص کر دیا جائے اسی لیے اس دروازے کو باب النساء کہا جانے لگا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس دروازے کو عورتوں کے لیے چھوڑ دیں تو بہتر ہے بعد میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس دوازے سے مردوں کا داخلہ منع فرما دیا حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مردوں کو باب النساء سے ہو کر مسجد میں جانے سے منع فرماتے تھے۔ (اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 172)

نوٹ: اس وقت (2025 میں) اس دروازے کا نمبر 39 ہے

باب السلام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے پانچویں سال میں جب مسجد کی توسیع و تعمیر کی تو باب السلام کا اضافہ فرمایا تا کہ لوگ اس دروازے سے داخل ہو کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درود و سلام ہدیہ کر سکیں بعد کے ادوار میں ہونے والی توسیعات میں باب السلام کو اس سمت اور سیدھ میں باہر کی جانب منتقل کیا جاتا رہا باب السلام سے داخل ہو کر سیدھے چلتے جائیں تو مواجہ شریف آ جاتا ہے جہاں پر

کھڑے ہو کر امتی اپنے آقا ﷺ کے حضور درود و سلام عرض کرتے ہیں اسی لیے اس دروازے کو باب السلام کہا جاتا ہے۔

(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 173)

نوٹ: اس وقت (2026 میں) مسجد نبوی کے دروازہ نمبر 1 باب السلام ہے اور دروازوں کی کل تعداد 41 ہے اور 42 نمبر دروازہ جو قبلہ طرف دیوار کے درمیان میں ہے اسے خاص طور پر جنازہ کی آمد و رفت یا کسی خاص شخصیت کے لیے ہی استعمال کیا جاتا ہے

بئر حاء (کنواں)

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ کو بئر حاء لایا گیا (یعنی اس کے پانی سے وضو کے لیے پانی دیا گیا)، تو آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا، اور اس میں کلی فرمائی، تو اللہ تعالیٰ نے اس کا پانی اور زیادہ پاکیزہ و خوش ذائقہ بنا دیا۔ (المعجم الكبير للطبراني: 4928، وذكره ابن شبة في تاريخ المدينة)

بئر حاء دراصل ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے باغ میں واقع ایک کنواں تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے قریب تھا، اور نبی کریم ﷺ اس میں اکثر تشریف لایا کرتے تھے

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی سخاوت

جب سورہ آلِ عمران کی یہ آیت نازل ہوئی:

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ

تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ چیز نہ خرچ کرو جسے تم پسند کرتے ہو۔ (آل عمران: 92)

توابو طلحہ ﷛ نے عرض کیا:

یارسول اللہ! ﷺ میرے لیے سب سے محبوب مال بئر حاء کا باغ ہے، میں اسے اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

واہ! یہ تو نفع مند مال ہے، نفع مند مال ہے۔(صحیح بخاری:2318)

نوٹ: موجودہ مقام ونقشہ بئر حاء مدینہ منورہ کے سات مشہور تاریخی کنوؤں میں سے ایک ہے، جس کا مقام مسجد نبوی شریف کے شمال میں، باب فہد (Gate21) کے اندرونی سائیڈ انتہائی قریب قلینوں کے نیچے واقع ہے۔ قدیم توسیعات کے بعد یہ مسجد کے اندر شامل ہو چکا ہے۔ فرش پر کنویں کے نشان کی طرح تین دائروں کی شکل میں اس زیارت کو محفوظ کیا گیا ہے۔ کیو آر کوڈ معجم الشامل سے لیا گیا ہے۔

حرم شریف سے جنوب سمت میں مسجد قبا کی طرف کی زیارات

مسجدِ قباء کی فضیلت

مسجد نبوی شریف سے تقریباً دو میل جنوب کی طرف مسجدِ قباء اسلام کی پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد رسول ﷺ نے اپنے دست مبارک سے مدینہ کی ہجرت کے وقت رکھی۔(ہجرت کے پہلے ہفتے)۔

ایک حدیث کے مطابق رسول ﷺ کی عادت مبارکہ تھیں کہ ہفتہ کے روز (سواری یا پیدل) مسجدِ قباء کی زیارت کیا کرتے تھے اور وہاں نماز پڑھتے تھے۔

(صحیح بخاری جلد1 صفحہ 59 رقم 1167 بحوالہ تاریخ کامل مدینہ منورہ صفحہ 445، صحیح مسلم 1376)

فرمانِ الٰہی

اس کی عمارت کی بنیاد تقوی کی بنیاد پر رکھی گی ہے

(التوبہ 108)

رسول ﷺ نے فرمایا: جو وضو کر کے گھر سے نکلے اور (مدینہ کی) مسجدِ قباء کی زیارت کی اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی تو اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ 102 رقم 1402)

مزید کہا گیا:

مسجدِ قباء کی دو رکعتیں ایک عمرہ کے برابر ہیں۔ (ترمذی: 320)

سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے اگر مسجد قبا زمین کے کسی انتہائی دور مقام پر واقع ہوتی تب بھی ہم اس کی زیارت کے لیے سفر کرتے اور اونٹوں کے جگر فنا کر دیتے۔

(کنز العمال جلد 4 صفحہ 148، کامل تاریخ مدینہ منورہ صفحہ 446)

بئرِ عریس

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بئرِ عریس (ایک باغ کے اندر کنویں) پر تشریف فرما تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکائے ہوئے تھے، اور ان کو کھول رکھا تھا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں دروازے پر پہرہ دے رہا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انہیں اندر آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا:

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انہیں اندر آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو، اس آزمائش کے ساتھ جو ان پر آئے گی۔

نوٹ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے "آزمائش" کی خبر دراصل ان کی شہادت کی طرف اشارہ تھی۔

(مفہوم حدیث باحوالہ صحیح بخاری: حدیث 3674، صحیح مسلم: 2403، الدرة الثمینہ فی اخبار المدینہ صفحہ 114)

محلِ وقوع

یہ کنواں مسجد قبا شریف کے باہر جنوب مغرب کی طرف بالکل ساتھ ہی صحن میں موجود ہے اب یہ مکمل طور پر بند ہو چکا ہے مگر فرش پر دائرے کا نشان لگا کر وہاں پر ایک بورڈ پر اس کی تفصیل لکھ دی گئی ہے۔ (زیارت 2025ء)

اس کنواں کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس سے پانی پیا اور بقیہ پانی مع لعاب دہن کے اس کنوئیں میں ڈالا۔(مدینۃ الرسول صفحہ 281)

نوٹ: اس کا دوسرا نام بئر خاتم بھی ہے خاتم سے مراد انگوٹھی ہوتا ہے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور وہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں رہی پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ان کے ہاتھ سے بئر اریس (بئر خاتم) میں گر گئی۔(الدرۃ الثمینہ فی اخبار المدینہ صفحہ 114)

بئر عذق

یہ لفظ عذق النخلہ سے لیا گیا ہے (یعنی کھجور کا درخت کاٹنا) یہ قبا میں مشہور کنواں تھا۔

(وفا الوفا جلد 4 صفحہ 311)

یہ کنواں بستان المستظل (چھاؤں والا باغ) کے اندر واقع ہے اب اس کے اصلی نشانات کو زائرین کے لیے محفوظ کیا گیا ہے اور اس کے اوپر موٹر پمپ لگا کر اس کے پانی سے موجود کھجوروں کے باغ کو سیر اب کیا جاتا ہے۔

زائرین کی معلومات کے لیے یہاں پر ایک خوبصورت لکڑی کا بورڈ لگا ہے جس پر تین زبانوں اردو، انگلش اور عربی میں کچھ اس طرح سے وضاحت لکھی ہوئی ہے:

نوٹ: بتایا جاتا ہے جہاں سے نبی کریم ﷺ نے پانی پیا۔

بئر عذق ایک قدیم کنواں ہے جو مستظل باغ میں واقع ہے اس اس کی تاریخ اسلام سے پہلے کی ہے یہ کنواں سیرت نبوی ﷺ سے منسلک ہے اور اس کا پانی آج بھی جاری ہے جو ہماری اسلامی تاریخ کو زندہ گواہی اور ان مقامات میں سے ایک ہے جو سیرت طیبہ کی یادوں کو محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔

مسجد بنی انیف یا مسجد المصبح

مدینہ منورہ میں مسجد قبا شریف کے نزدیک وہ مقام جہاں رسول کریم ﷺ نے ہجرت کے موقع پر فجر کی نماز ادا فرمائی (الدر المنثور صفحہ 142)

اس کو مسجد مصباح کہتے ہیں عربی میں مصباح کے معنی لیمپ قندیل یا روشنی کے ہوتے ہیں مسجد مصباح مسجد قباء شریف کے جنوب مغرب میں محلہ کے اندر واقع ہے اس علاقہ سے متعلق ایک واقعہ بھی نذر قارئین ہے

حضرت طلحہ بن البراء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے آقا کریم رؤف الرحیم ﷺ اپنے صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لاتے رہے اسی دوران آپ ﷺ نے جہاں نمازیں ادا فرمائیں بنو انیف نے ایک مسجد بنالی اس مسجد کا نام مسجد بنی انیف یا مسجد المصبح۔ مسجد المصبح کہنے کے متعلق بعض تاریخ دان کہتے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ ہجرت کے وقت یہاں صبح کے وقت پہنچے تھے اس لیے اس کو مسجد المصبح کہتے ہیں۔

(حرمین شریفین کا سفر نامہ صفحہ 320)

نوٹ: مسجد قبا سے جنوب مغرب کی طرف پیدل تقریباً 5 منٹ کی مسافت پر اس مسجد کی زیارت کی جاسکتی ہے

مسجد مشربۃ اُمِّ اِبراھیم

نام رکھنے کی وجہ

اس مسجد کو "مشربۃ اُمِّ اِبراھیم" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ سیدہ ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا نے اسی جگہ نبی کریم ﷺ کے فرزند سیدنا ابراہیم کو جنم دیا تھا۔ جب انھیں

دردِ زہ ہوا، تو انھوں نے اس مشربہ (اونچی جگہ بنا ہوا کمرہ) کی ایک لکڑی کو پکڑ لیا تھا۔ چنانچہ وہ لکڑی آج بھی موجود ہے 97ھ سے پہلے کی بات ہے۔

(اقتباس وفاالوفا جلد 3 صفحہ 67،68)

مشربۃ کا مطلب باغ بھی ہوتا ہے اور بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ یہ باغ سیدہ ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کی ملکیت تھا۔ یہ مسجد مدینہ کے علاقے عوالی میں ایک بلند عمارت (اُطم) میں واقع تھی، جسے لبن (کچی اینٹوں) کی دیواروں سے گھیر دیا گیا تھا اور یہ کھجور کے درختوں کے درمیان تھی۔

مسجد مشربہ ام ابراہیم، ابن زبالۃ نے اور ان کے واسطے سے یحییٰ نے، نیز ابن شبہ نے ابوغسان کے واسطے سے ابن ابی یحییٰ بن محمد بن ثابت سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے امِّ ابراہیم کے مشربہ (بالاخانے) میں نماز ادا فرمائی۔

مشربۃ اُمّ ابراہیم کی اصل

یہ باغ مخیریق بن نُضَیر کے ان سات باغات میں سے ایک تھا، جو انھوں نے غزوۂ اُحد میں شریک ہونے سے قبل وصیت کے طور پر نبی کریم ﷺ کے لیے وقف کر دیے تھے۔ وہ اسی جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ ابن

ہشام کی سیرت النبی ﷺ میں ابن اسحاق کے حوالے سے بیان ہے کہ: مخیریق، جو بنی ثعلبہ بن الغطیون میں سے تھے، غزوۂ اُحد کے دن اپنی قوم (یہودیوں) سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: "اے یہود کے گروہ! خدا کی قسم، تم جانتے ہو کہ محمد (ﷺ) کی مدد کرنا تم پر حق ہے۔" یہودیوں نے جواب دیا: "آج تو ہفتے کا دن ہے (یعنی ہمیں قتال کی اجازت نہیں)۔" مخیریق نے کہا: "آج ہمارے لیے کوئی سبت (ہفتہ) نہیں!" پھر انھوں نے اپنا اسلحہ اٹھایا اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ میں شامل ہو گئے، یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

انھوں نے وصیت کی تھی: "اگر میں مارا جاؤں تو میری تمام جائداد محمد (ﷺ) کی ہو گی، وہ اس میں جو چاہیں تصرف فرمائیں۔"

(بوفا الوفا جلد 3 صفحہ 205)

چنانچہ یہ باغ بھی اسی وقف شدہ جائیداد کا حصہ تھا، جو نبی کریم ﷺ کی ملکیت میں آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: "مخیریق بہترین یہودی تھا۔"

محلِ وقوع:

یہ مشربۃ مدینہ منورہ کے عوالی علاقے میں واقع تھی۔ اگر شارع العوالی پر مستشفى الزهراء الخاصّ (الزہراء ہسپتال) سے آگے بڑھا جائے، تو بائیں جانب وہ سڑک آتی ہے جو مستشفى المدينة الوطني (مدینہ نیشنل ہسپتال) کی طرف جاتی ہے۔ یہ مقام مستشفى الزهراء سے تقریباً 700 میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اگر مسجد الفقیر سے عوالی کی طرف جایا جائے، تو دائیں طرف جانے والی سڑک سے وہاں پہنچا جا سکتا ہے۔ یہ جگہ ایک بڑے سرخ اینٹوں کے دیوار والے دروازے کے سامنے واقع ہے، جس پر "إنتاج الميمني للطوب الأحمر" (المیمنی ریڈ برِک پروڈکشن) لکھا ہوا ہے۔ مشربۃ کا دروازہ کالے رنگ کا ہے اس کے سامنے مرکز البستاتین التجاریہ کی عمارت ہے (2026ء) اور اس کے اندر ایک بلند ٹیلہ (ربوہ) نظر آتا ہے، جو اصل مشربۃ کی جگہ ہے۔

کتاب "الدرّ الثمین" میں آتا ہے کہ: "نبی کریم ﷺ نے مشربۃ اُمِّ اِبراھیم میں نماز ادا فرمائی۔

(الدر الثمین صفحہ 149، وفا الوفا جلد 3 صفحہ 67)

جب وہ اپنی لونڈی، زوجہ اور فرزندِ ارجمند حضرت ابراہیم کی والدہ، سیدہ ماریہ قبطیہؓ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے تھے۔

"حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے مدینہ کے گورنر ہونے کے دوران، اسی مقام پر مسجد تعمیر کی گئی، جہاں نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں حضور ﷺ نے شروع میں ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حارث بن نعمان کے گھر رکھا مجھے ساتھ رہنے میں غیرت آتی تھی تو آپ ﷺ نے عوالی مدینہ میں انہیں ٹھہرایا آپ ﷺ گاہے گاہے ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔

(ماخوذ از وفا الوفا جلد 3 صفحہ 68، مدینۃ الرسول صفحہ 279)

مسجد عتبان بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت عتبان بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بینائی کمزور ہو جانے پر انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر زبانی درخواست پیش کی کہ میں جس جگہ امامت کرواتا ہوں بارش کے ایام میں میرے گھر اور اس جگہ کے درمیان سیلاب آجاتا ہے اور بینائی نہ ہونے کی وجہ سے نماز پڑھانے سے قاصر رہتا ہوں میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے یہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز ادا فرمائیں تاکہ میں ضرورت کے وقت وہیں نماز ادا کر لیا کروں

حضرت عتبان بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے محسن کائنات ﷺ نے تشریف فرما ہونے کا وعدہ کر لیا دوسرے دن علی الصباح آپ ﷺ اور سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پہنچ گئے اور دریافت فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس مقام پر نماز پڑھنا چاہتے ہو؟ عتبان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نشاندہی پر آپ ﷺ نے دو رکعت جماعت سے ادا فرمائیں اور اس جگہ کو مسجد کی حیثیت دے دی گئی۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 92 رقم الحدیث 425، اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحُ البُخَارِی صفحہ 44)

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ کے وقت مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف کے علاوہ بہت سی مساجد موجود تھیں۔(فتح الباری جلد 1 صفحہ 522)

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں یہاں مسجد عتبان بن مالک تعمیر کروائی تھی جس کی پیمائش 3/4 میٹر تھی (الاصابۃ فی معرفۃ مساجد طابۃ)

نوٹ: مسجد جمعہ کے بالکل سامنے روڈ کراس کریں تو حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر کے آثار کی زیارت با آسانی ہو سکتی ہے جس کے گرد لوہے کا جنگلہ لگا ہوا ہے۔

بئر (کنواں) غرس

یہ وہ کنواں ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے بئر غرس کے پانی کے سات مشکیزوں سے غسل دینا۔

(ابن ماجہ: 1468، مدینۃ الرسول صفحہ 295)

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسب وصیت حضور ﷺ کو اسی کنوئیں کے پانی سے غسل دیا گیا۔

(مدینۃ الرسول صفحہ 295)

ابن نجار نقل فرماتے ہیں

رسول اللہ ﷺ کو بئر غرس نامی کنویں سے غسل دیا گیا اور آپ ﷺ اسی کنویں سے پانی نوش فرمایا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ اس میں حضور ﷺ نے لعاب دہن مبارک ڈالا۔

(طبقات الکبری جلد 1 صفحہ 391، الدرۃ الثمینہ فی اخبار المدینہ صفحہ 114)

اس سے نبی کریم ﷺ کو محبت تھی، اور اس پانی سے غسلِ جنازہ کی وصیت کی۔

یہ کنواں مسجد قبا سے مشرقی جانب نصف میل کے فاصلہ پر علاقہ منطقہ قربان وادی بطحان کے کنارے واقع ہے۔ اس کا دروازہ زائرین کے لیے 2 بجے کے بعد کھلتا ہے ہر کوئی پانی پی بھی سکتا ہے اور زیارت بھی کر سکتا ہے۔

بئر العہن

بئر العہن مدینہ منورہ کی وادی عوالی میں مسجد قباء کی مشرقی جانب ایک بڑے باغ میں واقع سیر اب کیا جاتا تھا اس کا پانی پینے کا قابل نہ تھا۔

ایک دفعہ حضور نبی کریم ﷺ اس کنویں پر تشریف فرما ہوئے پوچھا تھا بئر العہن اب بھی باقی ہے البتہ اس کا پانی انتہائی کم ہو چکا ہے کچھ عرصہ پہلے تک اس کنویں میں ٹیوب ویل لگا کر العہن کے باغ کو

اس کا نام کیا ہے؟ بتایا گیا عسرہ فرمایا نہیں بلکہ اس کا نام یسرہ ہے اور اس کے پانی میں اپنا لعاب دہن ڈال کر اسے برکت عطا فرمائی اس کنویں کے لیے دعا فرمائی جس سے اس کا پانی معجزانہ طور پر قابل استعمال ہو گیا۔

(وفا الوفا جلد 3 صفحہ 982، مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 275)

نوٹ: مدینہ شریف کے سات مشہور کنوؤں میں سے ایک بئر العہن ہے۔

بئر الفقیر (بئر صدقہ المیثب)

بئر الفقیر Nift Gas سٹیشن کے پیچھے الخریجیۃ فارم کے مشرق میں واقع ہے اس کے گرد کمیشن برائے سیاحت و الآثار نے جنگلا لگا دیا ہے اس کے شمال میں امام حسین بن علی سکول اور پرنس محمد بن عبد العزیز ہائی سکول ہیں یہ کنواں اور اس سے ملحق زمین مخیریق یہودی کی ملکیت تھیں جس نے یہ زمین اور کنواں بھی حضور ﷺ کو تحفتاً پیش کر دیا تھا۔

اس جگہ پر ایک کنواں اور مسجد بھی واقع تھی اس مسجد میں حضور نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی یہ مسجد منہدم ہوگئی بعد میں جنوبی سمت میں ایک نئی مسجد بنا دی گئی اور اس پہلی مسجد کی زیادہ تر جگہ یہاں تعمیر کیے جانے والے پرنس محمد بن عبد العزیز سکول نے گھیری ہوئی ہے۔(مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 284)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ یہ مخیریق یہودی کی طرف سے حضور ﷺ کے لیے ہدیہ کیے گئے اموال (سات صدقات) میں سے ہے۔

(المعجم الشامل جلد 2 صفحہ 207)

نوٹ: اس کو بئر سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی کہا جاتا ہے۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے باغ کے بالکل سامنے اس کے آثار اس وقت (2026 میں) موجود ہیں اور تفصیلی بورڈ بھی لگا ہوا ہے۔

وادی رانوناء

اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا وادی رانوناء جنت کے باغوں میں سے ایک باغ پر واقع ہے۔ مسجد قبا تقریباً اس وادی کے وسط میں داخل ہے اس وادی کے ایک کنارہ پر (عہد

نبوی ﷺ میں قبا کے باشندے) بنو عمرو بن عوف کے مکانات تھے اور دوسرے کنارے پر ان کے چچازاد بھائی بنو سالم بن عوف کے مکانات تھے اور مکانات مسجد جمعہ کے علاقہ اور ایریا میں واقع ہے۔

(ماخوذ از آثار مدینہ صفحہ 182)

مسجد الجمعہ

جب جمعہ کے دن حضور ﷺ قبا سے مدینہ منورہ کو متوجہ ہوئے ابھی آپ ﷺ قبیلہ بنی سالم بن عوف میں پہنچے ہی تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت آگیا آپ ﷺ نے جمعہ کی نماز اسی مقام پر ادا فرمائی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کے بعد جو سب سے پہلا جمعہ قائم ہوا وہ یہی تھا اس مسجد کے قریب ایک وادی سے بنی عوف کے مکانات اس وادی کے غربی جانب واقع تھے ان کے مکانوں کے نشانات ابھی تک باقی ہیں (شیخ محقق کے زمانہ میں)

عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا مکان بھی اسی وادی میں تھا (اسی جگہ پر مسجد عتبان بن مالک بھی بنائی گئی تھی) جس کا قصہ بخاری میں ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ یارسول کریم ﷺ میری نظر کمزور ہو گئی ہے جس کی وجہ سے کثرت بارش کے دوران جب سیلاب آجاتا ہے تو میں بینائی کی کمی کے سبب قبیلہ کی مسجد میں لوگوں کے ساتھ نماز باجماعت نہیں ادا کر سکتا آپ میرے مکان میں تشریف لے چلیں اور وہاں نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اس مقام کو اپنے لیے نماز کی جگہ بنالوں اور ضرورت کے وقت وہیں نماز ادا کروں (اس حدیث سے نسبت والی جگہ سے تبرک حاصل کرنے کا جواز ملتا ہے)۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب صفحہ 181)

نوٹ: مسجد قبا سے مدینہ شریف آتے ہوئے راستے میں دائیں جانب اب سفید رنگ کی بڑی خوبصورت یہ مسجد ہے۔

مسجد بنو دینار

روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد بنو دینار میں نماز پڑھی تھی پھر حضرت عقبہ بن عبد الملک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر اوقات مسجد بنو دینار میں غسالین (دھوبی) کے پاس نماز پڑھا کرتے۔

(وفاالوفا جلد 3 صفحہ 100)

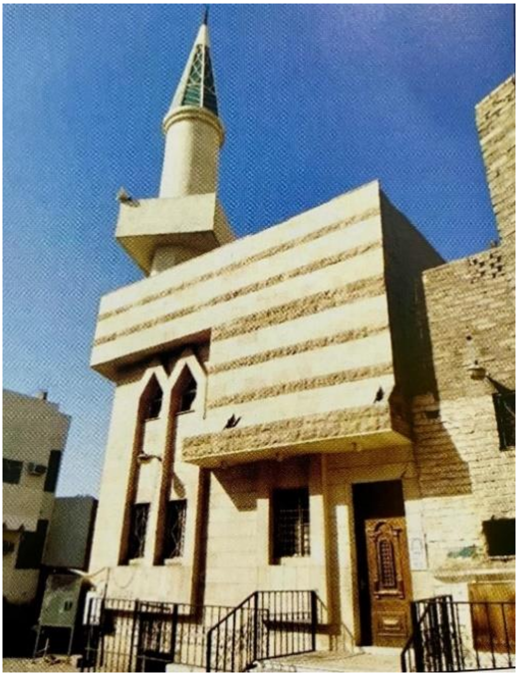

روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنی دینار میں نکاح فرمایا ایک مرتبہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں بیمار ہو گئے تو حضور سید عالم ﷺ ان کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں درخواست کی کہ آپ ہماری مسجد میں نماز ادا فرمائیں آپ ﷺ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور نماز ادا فرمائی۔

(وفاالوفا جلد 3 صفحہ 100، مدینۃ الرسول صفحہ 276)

حضرات صحابہ کرام کا ایک قبیلہ بنو دینار تھا یہ ان کی مسجد ہے اس کو مسجد غسالین (دھوبی) اور مسجد مغسلہ (غسل خانہ) بھی کہتے ہیں چونکہ اس محلہ کا نام مغیسلہ ہے جو گورنر ہاؤس کی عمارت کے عقبی (پیچھے) علاقہ میں محلہ کے اندر رہے۔

(تاریخ مدینہ منورہ مصور صفحہ 66)

نوٹ: یہ مسجد حرم شریف سے تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے ان دنوں اس کا نام جامع المالحہ رکھا گیا ہے

مسجد الفضیخ (مسجد شمس، مسجد بنی نضیر)

اس مسجد سے متعلق مطری کہتے ہیں کہ اس کا دوسرا نام مسجد شمس بھی تھا جب حضور ﷺ نے بنو نضیر (جو یہودی سازش کر رہے تھے) کا محاصرہ فرمایا تو اس مسجد کے قریب ہی خیمہ تھا چھ دن رات تک اس مسجد میں نماز ادا فرمائی جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو حضرت ابو ایوب اور ان کے چند انصار ساتھی فضیخ (کھجور کی شراب) پی رہے تھے سنتے ہی انہوں نے مشکیزوں کے منہ کھول دیے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے اسی مناسبت سے ہی اسے مسجد فضیخ کہتے ہیں مسجد شمس اس لیے مشہور ہو گئی یہ اونچی جگہ پر واقع تھی سورج طلوع ہوتا تو پہلے اس پر روشنی پڑتی۔

(مدینۃ الرسول صفحہ 278، وفاالوفا جلد 3 صفحہ 65)

اس مسجد کے محراب میں ایک سیاہ پتھر لگا ہوا ہے جس میں حضور ﷺ کی انگلیوں، انگوٹھے کے نشان ہیں حضور ﷺ نے اس پتھر کو مُٹھی شریف میں لے کر نچوڑا تو اس سے پانی ٹپکا، پتھر کی شکل بھی بتا رہی ہے کہ اسے مٹھی سے نچوڑا گیا۔ (سفر نامے صفحہ 221)

نوٹ: یہ 1964ء کی بات ہے جب مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے خود زیارت کی اور اپنے سفر نامے میں لکھا: یہ مسجد قبا سے نصف میل مشرق کی طرف واقع ہے مگر اب یہ مسجد نہیں ہے بس اس مبارک مقام کی زیارت ہو سکتی ہے۔

وادی بطحان

قدیم مؤرخین نے اس کا نام جفاف بیان کیا ہے جبکہ موجودہ دور میں اسے قربان کہا جاتا ہے یہ مسجد قبا سے مشرقی جانب عوالی (العالیہ) کے علاقے سے شروع ہو کر مسجد فتح دے مغرب میں وادی رانونا سے جا ملتی ہے اور پھر زغابہ
(جبل احد کا مقام) کو چلی جاتی ہے۔ (اٹلس سیرت نبوی صفحہ 168)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بطحان جنت کے خطوں میں سے ایک خطہ ہے
(جستجوئے مدینہ صفحہ 822)

یہ وہی وادی ہے جس کی مٹی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک شفا فرمایا ہے۔
(جستجوئے مدینہ صفحہ 822)

مسجد نبوی شریف سے مغرب کی طرف زیارات

بئر السقیا

بئر السقیا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے والے راستے عمر بن خطاب روڈ کے دائیں جانب مسجد السقیا کی مخالف سمت میں سڑک کے عین درمیان والی جگہ پر واقع تھا روڈ بناتے وقت اس کنوئیں کو بھر دیا گیا اس کے پانی سے حضور ﷺ نے وضو فرمایا اور نوش بھی فرمایا۔

(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 277)

مسجد المنارتین

علامہ سمہودی روایت نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس سرخ پتھر کی طرف چلے جو منارتین کے درمیان تھا کا ایک دیکھا تو ایک مردہ بکری پڑی تھی جس سے بدبو آ رہی تھی انہوں (صحابہ کرام) نے ناک پر کپڑے ڈال لئے جس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس بکری کا اپنے مالک پر کیا اثر دیکھتے ہو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا اثر دکھا سکتی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ دنیا اللہ کریم کے سامنے اس سے بھی ہلکی ہے جتنا یہ بکری اپنے مالک کے لئے ہلکی ہے۔ (وفا الوفا جلد 3 صفحہ 111)

نوٹ: یہ مسجد نبوی سے مغرب طرف ترکی مسجد العنبریہ سے تھوڑا آگے واقع ہے اس مقام کی نشانی اس کی دو میناریں تھیں (اس لیے "منارتین"، یعنی دو میناریں کہا گیا۔)

مسجد السقیا

سقیا کنوئیں کا نام تھا حضور ﷺ جب بدر شریف کو روانہ ہوئے اس مسجد میں نماز ادا فرمائی اور اہل مدینہ کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور مدینہ منورہ کو مکہ مکرمہ کی طرح حرم قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے پیمانے میں برکت فرمائے اور انہیں ہر طرف

سے رزق عطا فرمائے علامہ سمہودی فرماتے ہیں کہ میں اس مسجد کی تلاش میں مصروف رہا یہاں تک کہ اس کی بنیادیں مل گئیں۔(مدینۃ الرسول صفحہ 266، اقتباس وفا الوفا جلد 1 صفحہ 97)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم ﷺ کی معیت میں نکلے یہاں تک کہ ہم سقیا کے پہاڑی ٹیلے پر پہنچے جو حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت میں تھا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وضو کے لیے پانی لاؤ آپ ﷺ نے وضو فرمایا پھر قبلہ شریف کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوئے اور یہ دعا کی:

اے اللہ حضرت ابراھیم علیہ السلام تیرا بندہ اور خلیل تھا انہوں نے مکہ کے لیے برکت کی دعا مانگی اور میں تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لیے دعا مانگتا ہوں کہ تو ان کے لیے ان کی مُد اور صاع میں مکہ کی نسبت دوگنا برکت عطا فرما اور اس برکت کے ساتھ دو برکتیں اور عطا فرما۔

(ترمذی المناقب 4292، فضائل مدینہ صفحہ 138)

نوٹ: اب یہ مسجد ترکی میوزیم کے قریب اسٹیشن کے احاطے کے اندر موجود ہے۔ ترکوں کی بنائی ہوئی خوبصورت مسجد عنبریہ بھی یہاں مین روڈ پر موجود ہے۔

مسجد ذُوالحُلَیفہ

یہ مسجد شریف مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جُنوب مغرِب میں تقریباً 9 کلومیٹر کے فاصِلے پر واقع ہے۔ آج کل یہ مقام بئرِ علی یا آبارِ علی کے نام سے مشہور ہے اور یہ اہلِ مدینۂ منوَّرہ کی مِیقات ہے۔ مسجدِ ذُوالحُلَیفہ کا پُرانا نام ''مسجدِ شَجَرہ'' ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیِّ آخِرُ الزّمان، شَہَنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے ''شَجَرہ'' کے راستے سے باہر تشریف لے جاتے اور مُعَرَّس کے راستے سے مدینے آتے اور جب مکّۃُ المکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً تشریف لے جاتے تو ''مسجدِ شَجَرہ'' میں نَماز پڑھتے تھے اور جب واپَس تشریف فرما ہوتے تو ذُوالحُلَیفہ میں نالے کے بیچ میں نماز ادا کرتے تھے، وہیں رات بھر قِیام رہتا یہاں تک کہ صبح ہوتی۔ (بخاری ج۱ ص۵۱۶ حدیث ۱۵۳۳)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ غیب دان آقائے دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ذُوالحُلَیفہ میں رات بسر فرمائی اور اس کی مسجِد میں نَماز پڑھی۔ (مسلم ص۶۰۷ حدیث ۱۱۸۸)

نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے جاتے وقت ذُوالحُلَیفہ پہنچے تو وہاں مسجد میں دو رکعت پڑھیں۔ (تاریخ مدینہ صفحہ 501،502)

اب یہاں بنام ''مسجدِ ذُوالحُلَیفہ'' ایک عالیشان مسجد قائم ہے۔

(بحوالہ عاشقان رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 141)

نوٹ: یہ مسجد وادی عقیق کے غربی جانب واقع ہے

وادی عقیق

ارشاد نبوی ﷺ ہے میرے پاس میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا آیا اور بولا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہیے عمرہ ہے حج ہے یعنی حج کے دنوں میں عمرہ ہو سکتا ہے۔

(آثار مدینہ صفحہ 304)

وادی عقیق شہر مدینہ کے جنوب مغرب سے شمال تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں مدینہ منورہ کی متعدد وادیاں آکر شامل ہوتی ہیں شامل ہونے کی جگہ اس کا وہ حصہ ہے جو جبل احد کے پاس ہے اور زغابہ کہلاتا ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں غزوہ احد میں کفار کا لشکر مقیم ہوا تھا۔

(آثار مدینہ صفحہ 304)

وادی عقیق کے جنوبی سمت کے مشرق حصہ میں حافظ الحدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کے کھیت اور مکانات تھے اور شمالی جانب حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا محل ہے وادی عقیق کا زیریں حصہ ذوالحلیفہ (مدینہ شریف والوں کا میقات) میں واقع ہے

(آثار مدینہ صفحہ 309)

اس وادی عقیق میں تاریخی کنویں بئر رومہ اور بئر عروہ واقع ہیں اس کا طول 150 کلومیٹر ہے۔

(کامل تاریخ مدینہ منورہ صفحہ 605)

بئرو سبیل فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا

یہ کنواں فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہے جو زوجہ محترمہ تھیں حضرت حسن بن الحسن بن علی رضی اللہ عنہم (یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں)۔

جب ولید بن عبد الملک کی حکومت کے دوران حجرات مبارکہ اور حجرہ سیدہ کائنات فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو مسجد کی توسیع میں شامل کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا یہاں پر قیام پذیر ہوئیں۔

یہ مسجد غمامہ سے تقریباً 1 کلومیٹر کے فاصلے پہ مغرب کی طرف واقع ہے اور وادی عقیق کی طرف جانے والے راستے پر ہے مسجد منارتین سے مغرب کی طرف بالکل سامنے نظر آجاتا ہے۔(المعجم الشامل جلد2 صفحہ 206)

ابن زبالہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے غلام منصور سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہتے ہیں فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنی دادی سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کے گھر سے اس وقت نکلیں جب ان کا مکان مسجد میں شامل کیا گیا(ولید بن عبد الملک کی توسیع کے دوران) اور وہ حرا کے مقام پر گئیں جہاں انہوں نے اپنا مکان نبوایا جب انہوں نے اسے بنایا تو کہا مجھے وضو اور ایسی ضرورتوں کے لیے کنوئیں کی ضرورت ہے چنانچہ انہوں نے اپنے گھر کی جگہ پر دو رکعت نفل پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر بیلچہ پکڑا اور کنواں کھودا اور مزدوروں سے کام کرایا چنانچہ پانی نکل آیا اور حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد جب ابراھیم بن ہشام نے حرہ

میں اپنا مکان بنایا تو حضرت عبداللہ بن حسن بن حسن (فاطمہ بنت حسین کے بیٹے) سے پوچھا کہ فاطمہ کا گھر انہیں بیچ دیں چنانچہ انہوں نے تین ہزار دینار کے بدلے بیچ دیا (وفا الوفا جلد 4 صفحہ 312)

قصر عروہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

وادی عقیق کے شمالی جانب حضرت عروہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا قصر اور محل بئر رومہ کے قریب واقع تھا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب یہاں مستقل مقیم ہو گئے تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے بے رخی اور دوری کیوں اختیار کر لیا؟ تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے شہر رسول کے ساتھ بے ادبی ہونے کا خوف ہے نیز فسادات عام ہو گئے ہیں اس لیے میں نے تنہائی کی زندگی اختیار کر لی ہے۔ (آثار مدینہ صفحہ 309)

بئر عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

اس کنویں کی باقیات وادی العقیق میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے محل کے کھنڈرات کے سامنے موجود ہیں ذوالحلیفہ کی طرف جانے والے وادی العقیق کے پل کے شروع میں بائیں جانب یہ دونوں تاریخی آثار واقع ہیں دونوں کے درمیان ایک سڑک گزرتی ہے کبھی ایسا بھی دور تھا جب کہ اس کنویں کا پانی عباسی خلفاء کے لیے بغداد تک لے جایا جاتا تھا ہارون الرشید کے لیے تو خاص طور پر اس کا پانی بوتلوں میں بھر کر لے جایا جاتا تھا چونکہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پہلی صدی ہجری کے سات فقہا کے سرخیل سمجھے جاتے تھے اور لوگ ان سے علمی استفادہ کے لیے ان کے محل کا چکر لگاتے اور اس کنویں کے پانی سے بھی مستفید ہوتے تھے یہ اس بڑی شاہراہ پر واقع تھا جو کہ مسجد نبوی شریف سے براستہ ذوالحلیفہ براہ راست مکۃ المکرمہ تک جاتی ہے (جستجوئے مدینہ صفحہ 870،871)

مسجد نبوی شریف سے قریب ترین زیارات

جنت البقیع کی زیارت

قبرستان جنت البقیع کی زیارت سنت ہے روضہ منورہ کی زیارت کر کے وہاں جائے خصوصاً جمعہ کے دن اس قبرستان میں تقریباً دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آرام فرمارہے ہیں اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء و علماء و صلحا کی گنتی کا کوئی شمار ہی نہیں کر سکتا جب حاضر ہوں تو پہلے تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا قصد کرو اور اس طرح سلام پڑھو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ۔

تم پر سلام اے قوم مومنین کے گھر والو! تم ہمارے پیشوا ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ عزوجل! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما اے اللہ عزوجل! ہم کو اور انہیں بخش دے۔

(جنتی زیور صفحہ 390)

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہم نے جس شخص کو بھی اپنے اس قبرستان میں دفن کیا اس کے لیے شفاعت کریں گے یا ہم (اس کے ایمان کے لیے بروز قیامت) گواہی دیں گے۔ (الدرۃ الثمینہ فی اخبار المدینہ صفحہ 304)

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم نے بقیع شریف کا ذکر تورات میں بھی پایا ہے وہاں لکھا ہے کہ بقیع ایک ایسا (زمین کا) ٹکڑا ہے جس کے ارد گرد کھجوروں کے باغات ہیں اور اس جگہ کی حفاظت کے لیے فرشتے موکل کیے گئے ہیں جب یہ بھر جاتا ہے تو فرشتے اس کے اطراف سے پکڑ کر اسے جنت میں ڈال دیتے ہیں۔

(الدرۃ الثمینہ فی اخبار المدینہ صفحہ 304)

علامہ سمہودی کہتے ہیں کہ امہات المومنین سب کی سب مدینہ میں دفن ہیں صرف حضرت خدیجہ الکبریٰ مکہ میں اور حضرت میمونہ سرف (مسجد عائشہ سے کچھ فاصلے پر) میں دفن ہیں۔ (وفا الوفا جلد 3 صفحہ 141)

جو صحابہ کرام حضور ﷺ کے دور اور بعد میں فوت ہوئے ان میں بہت سے بقیع میں دفن ہوئے یونہی اہل بیت نبی ﷺ اور تابعین سادات یہیں دفن ہوئے چنانچہ عیاض کی مدارک کے مطابق حضرت مالک بتاتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں تقریباً دس ہزار صحابہ کرام کا وصال مبارک ہوا۔ (وفا الوفا جلد 3 صفحہ 143)

جنت البقیع کی ایک قدیم تصویر کا عکس

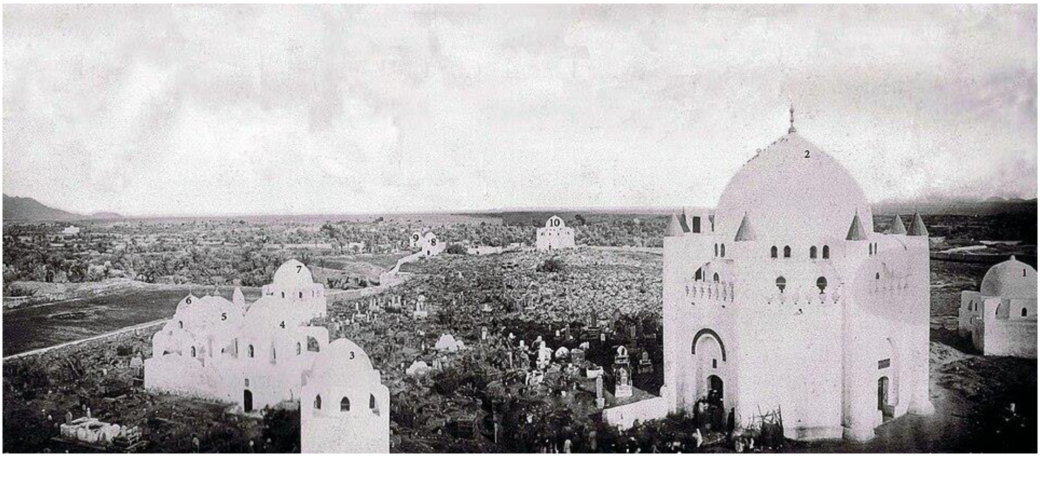

جنت البقیع میں موجود خاص طور پر گیارہ مشہدوں کا ذکر ملتا ہے
دروازہ سے داخل ہونے کے بعد دائیں ہاتھ پر حضور ﷺ کے خاندان کے چھ افراد کا مشہد ہے جہاں پر کسی وقت تظیم و تکریم کے لیے قبہ بنا ہوتا تھا۔

پہلا مشہد (قبہ اہل بیت)

1۔ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

2۔ سیدہ کائنات فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

3۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

4۔ سیدنا امام علی زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ

5۔ سیدنا امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ

6۔ سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ

دوسرا مشہد (قبہ بنات النبی ﷺ)

سید عالم ﷺ کی تین صاحبزادیاں

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا (وصال 8ھ)

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا (وصال 3ھ)

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا (وصال 9ھ)

تیسرا مشہد (قبہ امہات المومنین (رضی اللہ عنہن)

1۔ سیدہ عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا

2۔ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

3۔ سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا

4۔ سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

5۔ سیدہ ام سلمہ بنت ابو امیہ رضی اللہ عنہا

6۔ سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

7۔ سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا

8۔ سیدہ صفیہ بنت حی بن احطب رضی اللہ عنہا

9۔ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

10۔ سیدہ ریحانہ بنت رضی اللہ عنہا

11۔ ام ابراھیم سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

(جستجوئے مدینہ صفحہ 621)

ازواج مطہرات حضرت اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار مکہ معظمہ میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا کا سرف میں ہے۔بقیہ تمام ازواج مکرّمات اسی قبہ میں ہیں۔(بہار شریعت جلد6 صفحہ 1230)

چوتھا مشہد (قبہ دار عقیل)

1۔ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

2۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے)

3۔ حضرت سیدنا ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

(الدر المنثور صفحہ 363)

پانچواں مشہد (آئمہ دین)

1۔ حضرت امام نافع بن کاؤس رضی اللہ عنہ (شیخ القراء امام نافع رضی اللہ عنہ 30 سال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے۔

2۔ حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ (جنہوں نے موطا کے نام سے حدیث شریف کی کتاب ترتیب دی وصال 179ھ۔

(خفتگان جنت البقیع صفحہ 78)

چھٹا مشہد حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ

حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ (8ھ کو ولادت ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس باندی سیدہ ماریہ قبطیہ کے بطن مبارک سے 18 مہینے کی عمر مبارک میں وصال فرمایا۔ (خفتگان جنت البقیع صفحہ 86)

جنت البقیع میں سب سے پہلے دفن ہونے والے مہاجر صحابی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور انصار میں سب سے پہلے جنت البقیع میں دفن ہونے والے صحابی اسعد بن زرارہ کی قبروں کے پہلو میں ہے۔

(الدر المنثور صفحہ 338، خفتگان جنت البقیع صفحہ 156)

اور اسی قبہ شریف میں ان حضراتِ کرام کے بھی مزارات طیبہ ہیں، حضرت عثمان بن مظعون (یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ہیں) عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص (یہ دونوں حضرات عشرہ مبشرہ سے ہیں) عبد اللہ بن مسعود (نہایت جلیل القدر صحابی خُلفائے اربعہ کے بعد سب سے اَفقہ) خنیس بن حذافہ سہمی واسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ان حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرے۔

(بہار شریعت جلد 6 صفحہ 1229)

ساتواں مشہد شہدائے حرا رضی اللہ عنہم

جب ہم فرزند رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے مشرق کی جانب آگے کی طرف بڑھتے ہیں تو بائیں ہاتھ پر نصف قد آدم سیاہ پتھروں سے بنی چار دیواری کے اندر بھی چند قبور ملتی ہیں اس مقام پر وہ شخصیتیں جنہوں نے یزیدی افواج (جن کی کمان مسرف بن عقبہ) کے ہاتھوں 63ھ میں جام شہادت نوش فرمایا تھا اجتماعی قبر میں مدفون ہیں مشہور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے جو اس واقعہ حرا میں شہید

ہوئے تھے چند کے نام یہ ہیں حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ عنہ (مع اپنے سات بیٹوں کے) ،حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت معقل ابن سنان رضی اللہ عنہ (جنہیں فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ کے لشکر میں شمولیت کا اعزاز حاصل تھا) شامل تھے مختلف روایات میں ہے کہ 60 سے 70 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم جو اس واقعہ میں شہید ہوئے تھے اس اجتماعی قبر میں دفن کیے گئے تھے ان کے علاوہ چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم جو غزوہ احد میں شدید زخمی ہوئے تھے اور مدینہ طیبہ میں آکر انہوں نے دم توڑا وہ بھی اسی جگہ دفن کیے گئے تھے۔ (جستجوئے مدینہ صفحہ 627)

نوٹ: حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک سے تقریباً 70 ستر میٹر کے فاصلے پر چار دیواری کے اندر اجتماعی قبور کا احاطہ بنا ہوا ہے جو شہدائے حرا ہیں یزید لعین کی طرف سے مدینہ طیبہ میں شہید کیے گئے۔ 63 ہجری کو واقعہ پیش آیا۔

آٹھواں مشہد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

1۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک اس وق جنت البقیع کے آخری کنارے پر بنائی گئی تھی اور یہاں پر قبہ بنا ہوا تھا (18 ذوالحجہ 35ھ کو آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی بحوالہ خفتگان جنت البقیع صفحہ 92)

نواں مشہد سیدہ اماں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار انور سے شمال کی طرف تقریباً 80 میٹر کے فاصلے پر ایک واضح قبر کی نشاندہی موجود ہے۔ (خفتگان جنت البقیع صفحہ 353)

دسواں مشہد

1۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

2۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

(جستجوئے مدینہ صفحہ 627)

گیارھواں مشہد (قبہ عمات النبی ﷺ)

1۔ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا

جو عشرہ مبشرہ صحابہ کرام میں سے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں

(الدر المنثور صفحہ 355)

2۔ حضرت عاتکہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا

3۔ سیدہ ام البنین بنت حزام بن خالد رضی اللہ عنہا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کرلی تھی اور انہیں کے بطن سے ان کے بیٹے ابو الفضل عباس علمدار رضی اللہ عنہ تولد ہوئے تھے۔

(جستجوئے مدینہ صفحہ 625)

نوٹ: جنت البقیع میں داخل ہوتے ساتھ بائیں طرف تقریباً 35 میٹر کے فاصلے پر واقع ہیں۔

جنت البقیع میں کچھ مزارات کی نشاندہی اگلے صفحہ پر دیے گئے نقشہ میں ملاحظہ کرسکتے ہیں

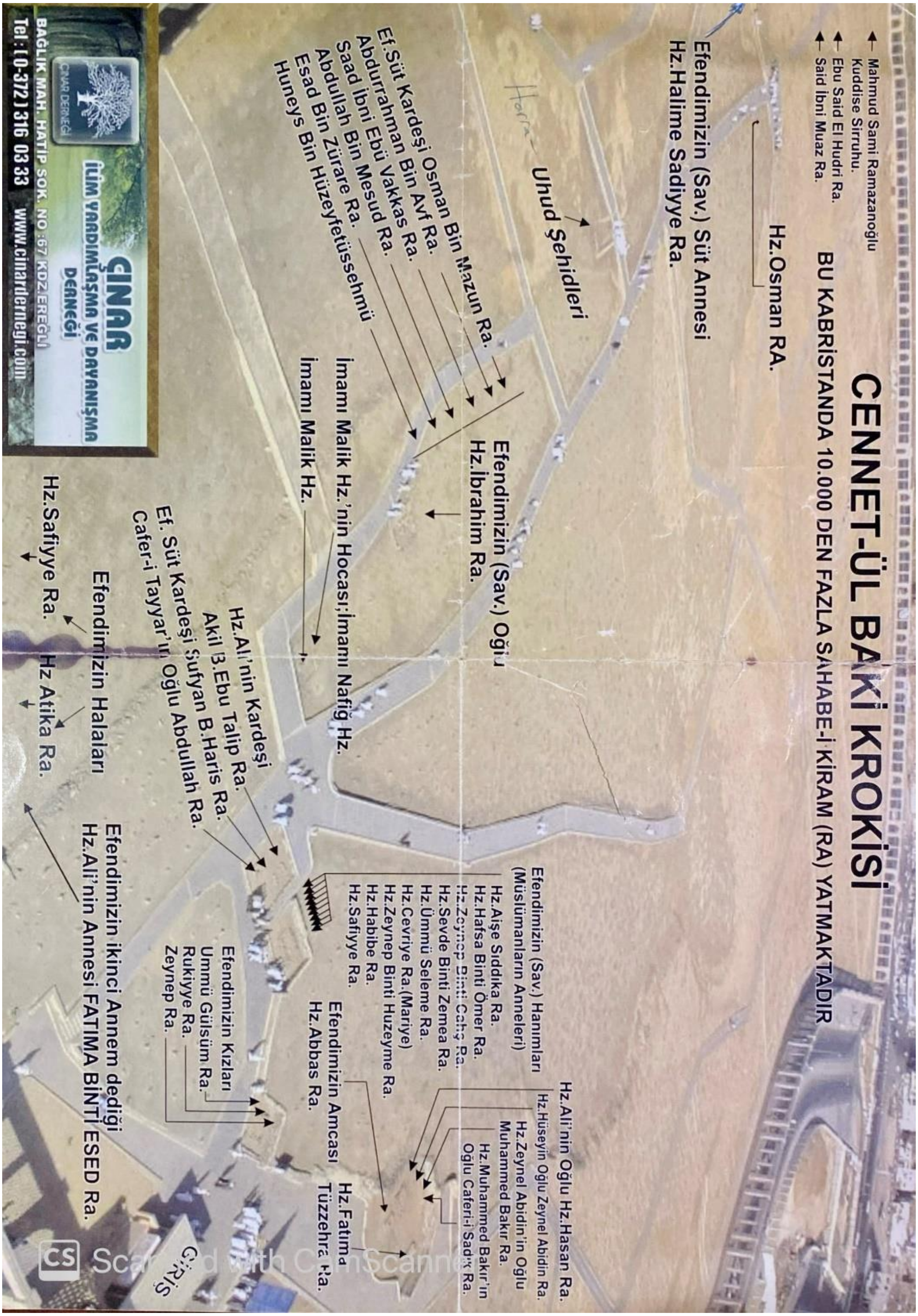
CENNET-ÜL BAKİ KROKİSİ
BU KABRİSTANDA 10.000 DEN FAZLA SAHABE-İ KİRAM (RA) YATMAKTADIR
← Mahmud Sami Ramazanoğlu Kuddise Sirruhu.
← Ebu Said El Hudri Ra.
← Said İbni Muaz Ra.
Hz.Osman RA.
Efendimizin (Sav.) Süt Annesi
Hz.Halime Sadiyye Ra.
Uhud Şehidleri
Ef.Süt Kardeşi Osman Bin Mazun Ra.
Abdurrahman Bin Avf Ra.
Saad İbni Ebü Vakkas Ra.
Abdullah Bin Mesud Ra.
Esad Bin Zürare Ra.
Huneys Bin Hüzeyfetüssehmü
Efendimizin (Sav.) Oğlu
Hz.İbrahim Ra.
İmamı Malik Hz.'nin Hocası;İmamı Nafiğ Hz.
İmamı Malik Hz.
Hz.Ali'nin Kardeşi
Akil B.Ebu Talip Ra.
Ef. Süt Kardeşi Sufyan B.Haris Ra.
Cafer-i Tayyar'ın Oğlu Abdullah Ra.
Efendimizin Halaları
Hz.Safiyye Ra.
Hz Atika Ra.
Efendimizin (Sav.) Hanımları
(Müslümanların Anneleri)
Hz.Aişe Sıddıka Ra.
Hz.Hafsa Binti Ömer Ra.
Hz.Zeynep Binti Cahş Ra.
Hz.Sevde Binti Zemea Ra.
Hz.Ümmü Seleme Ra.
Hz.Cevriye Ra.(Mariye)
Hz.Zeynep Binti Huzeyme Ra.
Hz.Habibe Ra.
Hz.Safiyye Ra.
Efendimizin Amcası
Hz.Abbas Ra.
Efendimizin Kızları
Ümmü Gülsüm Ra.
Rukiyye Ra.
Zeynep Ra.
Efendimizin ikinci Annem dediği
Hz.Ali'nin Annesi FATIMA BİNTİ ESED Ra.
Hz.Ali'nin Oğlu Hz.Hasan Ra.
Hz.Hüseyin Oğlu Zeynel Abidin Ra.
Hz.Zeynel Abidin'in Oğlu
Muhammed Bakır Ra.
Hz.Muhammed Bakır'ın
Oğlu Cafer-i Sadık Ra.
Hz.Fatıma
Tüzzehra Ra.
GİRİŞ
ÇINAR
İLİM YARDIMLAŞMA VE DAYANIŞMA DERNEĞİ
BAĞLIK MAH. HATİP SOK. NO:67 KDZ.EREĞLİ
Tel: (0-372) 316 03 33 www.cinardernegi.com

مسجد غمامہ (مسجد مصلیٰ)

اس مسجد کے قریب میں ہی سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا فاروق اعظم، اور سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی نام سے منسوب مساجد ہیں اس مسجد کی موجودہ تعمیر سلطان عبد المجید خان کی تیار کردہ ہے مدینہ شریف میں آمد پر پہلی عید اسی مسجد شریف میں ادا ہوئی۔ (مدینۃ الرسول صفحہ 353)

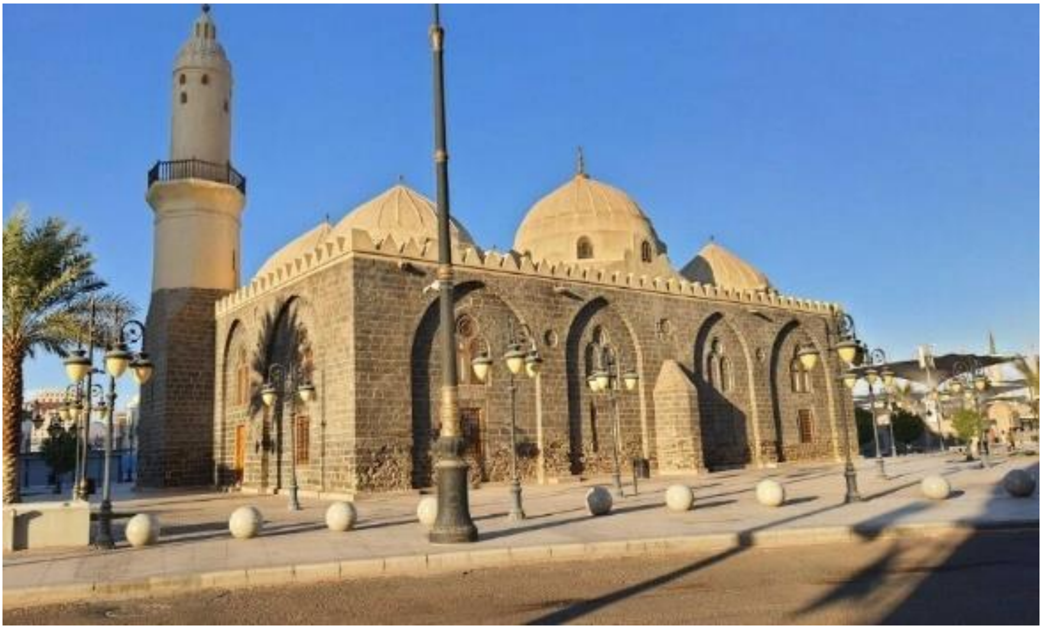

اس مسجد کی فضیلت یہ ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر عید الفطر اور عید الضحیٰ کی نماز ادا فرمائی۔

اس کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ وہ مقام ہے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا کی اور بادل آ گئے یہی سبب ہے کہ اسے "غمامہ" (بادل) کہا گیا۔ اس کا نام مسجد مصلّٰی (عید گاہ) بھی ہے یہ مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں گیٹ نمبر 310 سے باہر نکلیں تو بالکل سامنے نظر آتی ہے۔

مسجد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

مسجد غمامہ سے 40 میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات عید کی نماز یہاں ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عید کی نمازیں یہاں پڑھائیں۔ (تاریخ مدینہ منورہ مصور صفحہ 58)

حبشہ ملک کے بادشاہ نجاشی رضی اللہ عنہ کی غائبانہ نماز جنازہ بھی اسی جگہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے ساتھ پڑھائی۔ (الدر المنثور صفحہ 104)

مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

ان مساجد میں سے ایک ہے جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز ادا فرمائی۔

(تاریخ المدینہ المنورہ قدیماً وحدیثاً صفحہ 134)

اس مسجد کا نام سدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نام پر اس لیے رکھا گیا ہے کہ اپنی خلافت کے وقت میں آپ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں یہاں عید کی نماز ادا فرمائی۔ (معجم الشامل صفحہ 128)

سب سے پہلے یہاں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے 91-88ھ میں مسجد تعمیر کروائی بعد میں تجدید ہوتی رہی۔

مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی شریف سے 290 میٹر اور مسجد غمامہ سے 122 میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اس جگہ بھی نبی خاتم ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی۔ شاہ فہد نے 1411ھ میں اس کی تعمیر نو اور توسیع کرائی۔ (تاریخ مدینہ منورہ مصور صفحہ 60)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے محاصرے کے بعد یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عید کی امامت کرائی تھی۔ (آثار مدینہ صفحہ 142)

حضور ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں پر عید الفطر و عید الضحیٰ ادا فرمائی یہ جگہ حکیم بن عدا کے نام سے مشہور تھی اور کہا جاتا ہے کہ یہ 8 ہجری کا سال تھا۔ (معجم الشامل صفحہ 122)

مدینہ شریف کا بازار / سوق المناخة

مسجد نبوی شریف کے مغرب صحن کی جانب دروازہ نمبر 310 سے باہر نکلتے ساتھ ہی یہ بازار بنام المناخہ واقع تھا۔

جب حضور ﷺ مدینہ شریف میں تشریف فرما ہوئے تو یہاں پر خاص طور پر یہود کے لیے بازار تھے اور مسلمانوں کے لیے کوئی مخصوص بازار نہ تھا انہیں خرید و فروخت کے لیے یہود کے بازاروں میں جانا پڑتا تھا پس نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے لیے اس بازار کی حد مقرر کی اور دعا فرمائی کہ اے اللہ اہل مدینہ کو ان کے اس بازار میں برکت عطا فرما۔ (معجم الشمائل صفحہ 210، وفاالوفا جلد 1 صفحہ 58)

سقیفہ بنی ساعدہ

عہد نبوی ﷺ میں مدنی تمدن کا ایک طرہ امتیاز رہا ہے تین دیواروں کے اوپر چھت ڈال کر چوتھی سمت یا تو کھلی چھوڑ دی جاتی تھی یا حفاظت کے لیے بہت بڑا دروازہ لگا دیا جاتا تھا ایسے سقیفے مختلف بساتین (باغات) میں ہوا کرتے تھے اور چوپال (ڈیرہ) کا کام دیا کرتے تھے۔ (جستجوئے مدینہ صفحہ 400)

اکثریت صحابہ کرام نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ الرسول چن لیا اس لحاظ سے یہ سقیفہ عالم اسلام کا پہلا ایوان شوریٰ (پارلیمنٹ ہاوس) گردانا جاتا ہے۔

احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بھی کئی بار اس سقیفہ پر تشریف لے گئے تھے اور ایک بار تو اس کی چھت پر کچھ استراحت فرمائی تھی۔ (جستجوئے مدینہ صفحہ 400)

صحابہ کرام نے اس جگہ پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمائی تھی اور بعد میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد یہاں پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ (المدینۃ المنورہ فضائل ومعالم صفحہ 245)

مسجد سبق

یہ نویں صدی ہجری میں معرض وجود میں آئی مسجد سبق کے نام سے اس کی شہرت کی وجہ یہ تھی کہ رسول اکرم ﷺ گھڑ دوڑ کے مقابلے (مسابقات) کروایا کرتے تھے تاکہ مسلمانوں میں جنگی استعداد اور قابلیت برقرار رہے اور چونکہ ایسے تمام مقابلے دو جگھوں کے درمیان ہوا کرتے تھے یعنی ثنیات الوداع (جو کہ شمالی جانب سے مسجد سبق کے قریب

تھا)اور مسجد بنو زریق کے درمیانی علاقے جو ایک دوسرے سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر تھے لہذا اس جگہ پر جو مسجد تعمیر ہوئی اس کو مسجد سبق یعنی مقابلوں والی مسجد۔ گھڑ دوڑ کے مقابلوں کے ساتھ نسبت سے اس مسجد کو مسجد سبق کہا جانے لگا۔(جستجوئے مدینہ صفحہ 732)

نوٹ: اس وقت اس مسجد کو منہدم کر دیا گیا ہے مگر وہاں پر نشانی کے طور پر ایک بورڈ لگایا گیا ہے جس پر مسجد سبق اور کچھ وضاحت لکھی ہوئی ہے مسجد نبوی شریف کے لوہے کے گیٹ نمبر 326 سے باہر نکلیں تو سقیفہ بنی ساعدہ سے تھوڑا آگے اس مقام کی زیارت ہو سکتی ہے۔

بئر بضاعة

حضور ﷺ نے بضاعہ میں تھوکا تھا (لعاب دہن ڈالا)لوگ اس کا پانی چہروں پر ملتے اور برکت حاصل کرتے تھے۔

حضرت مجد کہتے ہیں ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ بئر بضاعہ پر آئے ڈول سے وضو فرمایا اور باقی پانی کنوئیں میں ڈال دیا اور پھر اس مین تھوک مبارک ڈالی اور پانی بھی پیا اور جب آپ ﷺ کے دور میں کوئی بیمار ہو جاتا تو کہتا کہ مجھے بئر بضاعہ کے پانی سے غسل دیدو وہ نہاتا تو شفایاب ہو جاتا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ ہم بیماروں کو تین دن تک بئر بضاعہ سے نہلاتے تو وہ تندرست ہو جاتے۔(وفا الوفا جلد 3 صفحہ 180)

بئر حا سے تقریباً 300 میٹر کے فاصلے پر شمال مغرب کی طرف واقع تھا۔ (المعجم الشامل جلد 2 صفحہ 163)

نوٹ: یہ مشہور سات کنوؤں میں سے ایک ہے بضاعہ ایک باغ کا نام تھا جس پر اس کا نام رکھا گیا۔ اس وقت گیٹ نمبر 326 سے باہر نکل کر فندق انوار مدینہ کے سامنے اس کی لوکیشن بتائی جاتی ہے جس پر زائر اس مقام کی زیارت آسانی سے کر سکتا ہے۔

نوٹ: اس کی لوکیشن معجم الشامل کتاب سے لی گئی ہے۔

بئر البصہ

جنت البقیع سے قباء کی طرف واقع تھا جدید سعودی تعمیرات میں اس جگہ حج و اوقاف کی وزارت کا دفتر بنا دیا گیا ہے۔ دراصل بئر البصہ دو کنویں تھے جن میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا بڑا کنواں کمپلیکس میں موجود فوارے کے نیچے واقع تھا اور چھوٹے کنویں کی جگہ کمپلیکس کی عمارت آچکی ہے اس کمپلیکس کی تعمیر سے پہلے تک یہ دونوں کنویں موجود تھے کمپلیکس کی تعمیر کے دوران بڑا کنواں سرکلر روڈ کے درمیان میں

آنے کی وجہ سے بند کر کے اس جگہ پر فوارہ لگا دیا گیا چھوٹا کنواں باقی تھا جس کے پانی سے کمپلیکس کے باغیچوں کی آب پاشی کی جاتی تھی بعد میں اسے بھی بند کر کے عمارت تعمیر کر دی گئی۔

(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 275)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شہدائے احد کے بال بچوں کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے ایک دفعہ جمعہ کے دن تشریف لائے تو مجھ سے ارشاد فرمایا تیرے پاس بیری کے پتے ہیں کہ انہیں ملا کر سر دھویا جائے میں نے عرض کی کہ حضور پتے حاضر ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بئر البصہ تشریف لائے سر مبارک دھویا اور سر مبارک کا دھوون بڑے کنویں میں ڈال دیا۔(وفا الوفا جلد 03 صفحہ 178)

نوٹ: اس مقام پر اب اوقاف کے زیر نگرانی عمارت بنی ہوئی ہے جس کا نام بمجمع الجزیرۃ السکنی التجاری اولوقف البوصۃ والنشیر۔(مذکورہ بالا تصویر قدیم ہے)۔(المعجم الشامل جلد 2 صفحہ 163)

مسجد بنی خدرہ

ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی خدرہ میں نماز ادا فرمائی۔

(المعجم الشامل صفحہ 57)

اس جگہ پر ان دنوں برج الجزیرۃ(البوصۃ و النشیر) کی عمارت ہے مجمع البوصۃ والنشیر

المعروف بہ (**مجمع الجزیرۃ**) ب(المعجم الشامل صفحہ 57)

نوٹ: جنت البقیع سے جنوب طرف البیک کے بالکل ساتھ مسجد نبوی شریف سے تقریباً 480 میٹر کے فاصلے پر یہ عمارت اب موجود ہے مگر مسجد اب موجود نہیں ہے۔ اس مقام پر اب یہ عمارت بنی ہوئی ہے محض مقام ہی کی زیارت ہو سکتی ہے۔

مسجد نبوی شریف سے شمال، احد پہاڑ کی طرف زیارات

جَبَلِ اُحُد کی زیارت

جَبَلِ اُحُد مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً کی جانِبِ شمال واقع یہ ایک نہایت ہی مقدّس پہاڑ ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو عَبْس بِن جَبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

ھٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ

یہ اُحُد پہاڑ ہم سے مَحَبَّت کرتا ہے اور ہم اِس سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔

(موطا امام مالک صفحہ 747، مسلم شریف جلد 9 صفحہ 163)

(مزید فرمایا) اور یہ جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے

مزارِ سیّدُنا ہارون عَلَیہِ السَّلَام

حضرتِ سیّدُنا ہارون عَلَیہِ السَّلَام کا مزارِ پُر اَنوار جَبَلِ اُحُد پر واقع ہے۔ مگر افسوس! اب اِس کی زِیارت بے حد مشکل ہے، پہاڑ کے نیچے ہی سے "السلام علیک یا نبیَّ اللّٰہ" عرض کر دیجئے۔

اس مقدس پہاڑ (جبل احد) پر سیدنا ہارون عَلَیہِ السَّلَام کا مزار پر انوار ہے اس پہاڑ پر ایک غار بھی ہے جسے شعب ہارون کے نام سے یا کیا جاتا ہے مجھے (منظور شاہ صاحب) 1966ء میں اس مقدس پہاڑ کی مکمل تفصیلی زیارت کا موقع نصیب ہوا ان دنوں وہاں جانے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی سیدنا ہارون عَلَیہِ السَّلَام کے مزار پاک پر حاضری دی (مدینۃ الرسول صفحہ 312)

حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ سے روایت ہے کہ بنی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ موسی اور ہارون عَلَیہِمَا السَّلَام حج یا عمرے کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ جب وہ مدینہ پہنچے تو انھیں یہود سے خوف محسوس ہوا چنانچہ وہ احد پہاڑ پر قیام پذیر ہوئے اس وقت ہارون عَلَیہِ السَّلَام بیمار تھے تو موسی عَلَیہِ السَّلَام نے احد میں ان کے لیے ایک قبر کھودی اور کہا اے میرے بھائی اس میں داخل ہو جاؤ کیوں کہ تمھاری وفات ہونے والی ہے پس وہ اس

میں داخل ہوئے اور جب وہ داخل ہوئے تو اللہ کریم نے ان کی روح قبض کر لی اور موسی علیہ السلام نے ان پر مٹی ڈال دی (انہیں دفن کر دیا)۔

(تاریخ المدینہ ابن شبہ جلد 1 صفحہ 85 بحوالہ جبل احد صفحہ 159، معجم الشامل صفحہ 188)

نوٹ: ابن شبہ کی روایت کو من و عن نقل کر دیا گیا ہے اگرچہ امام سمہودی اس کے انکار کی طرف بھی گئے ہیں ۔واللہ اعلم بالصواب

مزارِ سیّدُنا حمزہ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد (۳ ھ) میں شہید ہوئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا مزار فائضُ الانوار اُحد شریف کے قریب واقع ہے۔ ساتھ ہی حضرتِ سیّدُنا مُصعَب بن عُمیر رضی اللہ عنہ اور حضرتِ سیّدُنا عَبدُ اللہ بن جَحش رضی اللہ عنہ کے مزارات بھی ہیں نیز غزوۂ اُحُد میں 70 صحابۂ کرام عَلَیھِمُ الرِّضوَان نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اُن میں سے بیشتر شُہَدائے اُحُد بھی ساتھ ہی بنی ہوئی چار دیواری میں ہیں۔

بعض شُہَدائے اُحُد کے مزارات کی نشاندہی

ان میں سے چند شُہَداءِ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مبارک قبریں سیّدُنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت گاہ سے ''سیّدُ الشُّہَدا امیر حمزہ سکول'' کی دوسری جانب ایک چھوٹی سی گھاٹی پر ہیں جس کے گرد تُرکوں نے ایک چار دیواری تعمیر کروادی تھی۔ اُس چار دیواری کو حال ہی میں مزید بُلند کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا قبرستان ہے جس میں حضرتِ سیّدُنا عَمرو بن جَمُوح رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام اور آپؓ کے ایک بھتیجے کی مبارک قبریں ہیں۔ پہلی بار حضرت سیّدُنا عَمرو بن جَمُوح اور حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عَمرو بن الحرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اکٹھا ایک قبر میں دفن کیا گیا تھا، مگر جب تدفینِ نَو ہوئی تو ان کو علیحدہ علیحدہ قبروں میں مُنتقِل کیا گیا۔ ''واقِدی'' کے قول کے مطابِق اس قبرستان میں حضرت سیّدُنا خارِجہ بن زید، حضرتِ سیّدُنا سعد بن ربیع،

حضرت سیّدُنا نعمان بن مالک اور حضرت سیِّدُنا عَبدَہ بن حَسحاس رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن بھی مدفون ہیں۔(تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ج ۱ ص ۱۲۹)

اس کے علاوہ مزید دو صحابۂ کرام حضرتِ سیّدُنا ابُو الیَمَن اور حضرتِ سیِّدُنا خَلّاد بن عَمرو بن جموح بھی وہیں آرام فرما ہیں۔رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن۔

چھیالیس برس کے بعد شہداءِ اُحد کی بعض قبریں کھل گئیں تو ان کے کفن سلامت اور بدن تر و تازہ تھے اور تمام اہلِ مدینہ اور دوسرے لوگوں نے دیکھا کہ شہداء کرام اپنے زخموں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں اور جب زخم سے ہاتھ اٹھایا تو تازہ خون نکل کر بہنے لگا۔(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۳۵)

حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم ہر سال کے شروع میں قبورِ شہدائے اُحد پر آتے اور فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

یعنی سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا!

(مصنف عبد الرزاق ج ۳ ص ۳۸۱ حدیث ۶۷۴۵)

شُہدائے اُحد عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو سلام کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدّث دِہلوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نَقل کرتے ہیں: جو شخص ان شُہدائے اُحد سے گزرے اور ان کو سلام کرے یہ قِیامت تک اُس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں شُہدائے اُحد عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور بالخُصوص مزارِ سیّدُ الشُّہَداء سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے بارہا جوابِ سلام کی آواز سنی گئی ہے۔

(جذب القلوب ص ۱۷۷)

سیِّدنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی خدمت میں سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ۔ سلام ہو آپ پر اے محترم چچا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے، سلام ہو

یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الشُّھَدَآءِ وَیَا اَسَدَ اللّٰہِ وَ اَسَدَ رَسُوْلِہٖ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ جَحْشٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُصْعَبَ بْنَ عُمَیْرٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءَ اُحُدٍ کَآ فَّۃً عَامَّۃً وَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ط

آپ پر اے عَمِّ بُزُرگوار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے، سلام ہو آپ پر اے چچا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے، سلام ہو آپ پر اے چچا مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے، سلام ہو آپ پر اے سردار شہیدوں کے اور اے شیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اور شیر اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے۔ سلام ہو آپ پر اے سیِّدُنا عبد اللہ بن جَحش رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سلام ہو آپ پر اے مُصعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سلام ہو اے شُہدائے اُحُد آپ سبھی پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔

سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی قبر مبارک پر موجود گنبد

ابن نجار (متوفی 643ھ) فرماتے ہیں سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی قبر شریف پر خلیفہ الناصر الدین کی والدہ نے بہت بڑا مزار تعمیر کروا دیا تھا اس میں ساج کی لکڑی کا دروازہ لگوایا تھا اور اس دروازہ پر نقش و نگار بنے ہوئے ہیں اور اس مزار کے قریب ایک مسجد بھی موجود ہے اہل مدینہ ذکر کرتے ہیں کہ اسی مسجد والی جگہ پر حضرت سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت ہوئی تھی اللہ تعالیٰ اس بات کی صحت کو بخوبی جانتا ہے (الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ صفحہ 143)

سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رضاعی بھائی ہیں۔ سیدہ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اور حضرت ثویبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے دودھ پینے کے حوالے سے۔ (سیرت فضائل سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صفحہ 15)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جو پہلا جھنڈا تیار کیا وہ سید الشہدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی کے لیے تھا سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے غزوہ احد میں 31 مشرکوں کو جہنم رسید کیا۔ (سید الشہداء صفحہ 12،11)

مہراس

جبل احد میں ایک چشمہ (یا تالاب یا پانی کا ایک مقام) ہے یہ احد کی گھاٹی کے آخر میں مشہور ہے چھوٹے بڑے گڑھوں سے بارش کا پانی یہاں جمع ہوتا تھا مہراس اسی گھڑے کا نام تھا۔

حضور ﷺ کو احد کے دن پیاس لگی حضرت علی رضی اللہ عنہ گھڑے سے پانی لے کر حاضر ہوئے اس کی بو اچھی نہ تھی آپ ﷺ نے انہیں معاف فرمایا اور اس سے چہرہ کا خون دھویا اور سر پر ڈال لیا ایک روایت میں ہے کہ مسلمان اس دن گھوم کر پہاڑ کی طرف آئے لیکن اس جگہ غار تک نہ پہنچے وہ مہراس کے نیچے تھا پھر انہوں نے حضور ﷺ کا ان کی طرف آنا بیان کیا۔

ابن عقبہ کے مغازی میں ہے کہ لوگ گھاٹی پر چڑھے اللہ کریم نے اپنے نبی ﷺ کو ثابت قدم رکھا آپ ﷺ پیچھے سے انہیں بلا رہے تھے اس وقت مہراس کے پاس گھاٹی میں کھڑے تھے اس کے بعد راوی نے آپ ﷺ کا گھاٹی میں آواز دینے کے لیے چڑھنا بیان کیا۔ (وفا الوفا جلد 4 صفحہ 478)

اسماعیل حقی نے اپنی کتاب تفسیر روح البیان میں لکھا ہے

اہل علم نے اس بارے میں اختلاف کیا کہ افضل پہاڑ کون سا ہے؟ کہا گیا کہ جبل ابو قبیس کیوں کہ یہ پہلا پہاڑ ہے جو زمین پر رکھا گیا (مکہ شریف میں جس پر چاند دو ٹکڑے ہونے والا معجزہ رونما ہوا)۔

اور بعض نے کہا کہ عرفات کی پہاڑی (یعنی جبل رحمت) افضل ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا پہاڑ یعنی طور سینا افضل ہے اور کہا گیا کوہ قاف افضل ہے علامہ سیوطی نے کہا کہ پہاڑوں میں سے افضل پہاڑ مدینہ شریف کا یہ پہاڑ (احد) ہے اور دیگر پہاڑوں کے مقابلے میں اس پہاڑ کی یکتائی اور انفرادیت کی وجہ سے اسے یہ نام دیا گیا ہے۔ (جبل احد صفحہ 120)

مسجد الفسخ

مسجد الفسخ مدینہ منورہ کے نواح میں واقع ایک تاریخی مقام ہے، جو نبی کریم ﷺ کے غزوات اور قیام گاہوں سے متعلق ہے۔ اس مسجد کا نام "الفسح" یا "الفسخ" اس لیے رکھا گیا کیونکہ یہاں رسول پاک ﷺ نے کچھ وقت قیام فرمایا۔

مطری فرماتے ہیں حضور سید عالم ﷺ نے جنگ احد ختم ہو جانے کے بعد اس مسجد میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ (الدر المنثور صفحہ 143)

یہ مسجد سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے شمال کی طرف احد پہاڑ کے دامن میں بغیر چھت کے خوبصورت قدیم پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔

مسجد سیدنا زبیر بن عوام

یہ مسجد وادی غابہ میں ہے سیدنا زبیر بن عوام ﷛ کی زمینیں تھیں اور آپ کا ڈیرہ تھا اب وہاں بر لب سڑک مسجد زبیر بن عوام ﷛ ہے اسی وادی میں دیگر صحابہ کرام کی زرعی زمینیں اور ان جانوروں کی چراگاہیں بھی تھیں کہا جاتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنیاں بھی اسی علاقہ میں ہوا کرتی تھیں آپ گاہے گاہے یہاں تشریف لایا کرتے تھے۔

احد پہاڑ کے شمال یعنی اس کے عقب میں واقع جبل ثور کے قریب یہ یہ وادی موجود ہے اسی وادی میں احد شریف کے اوپر مزار حضرت ہارون ؑ ہے۔(ماخوذ از حرمین شریفین کا سفر نامہ صفحہ 369،75،73)

مسجد ابوذر غفاری ﷛

اس مسجد کو مسجد طریق السافلہ اور مسجد سجدہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اگر سیدنا امیر حمزہ ﷛ کی زیارت کے لیے مدینہ شریف سے چلیں تو تقریباً 900 میٹر کے فاصلے پر یہ مسجد دائیں جانب مل جائے گی۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد شریف کے صحن میں لیٹا ہوا تھا کہ اچانک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے وضو فرما کر نوافل ادا کیے پھر ایک طویل سجدہ کیا سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں مجھے خطرہ لاحق ہو گیا کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال تو نہیں فرما گئے یہ تصور تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن خیر ہے رو کیوں رہے ہو؟ میں نے عرض کی حضور آپ کے طویل سجدہ سے مجھے اندیشہ ہوا کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح انور پرواز تو نہیں کر گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے میری امت کے لیے ایک انعام فرمایا ہے جس کے عوض میں نے سجدہ شکر ادا کیا ہے وہ انعام یہ ہے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ معاف فرمائے گا جو مجھ پر سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سلام فرمائے گا اس طویل سجدہ کا مقام پر یہ مسجد تعمیر ہوئی۔

(مدینۃ الرسول صفحہ 270، جذب القلوب صفحہ 188، فضائل مدینہ حصہ سوم صفحہ 552)

مسجد الشیخین

ابن شبہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد میں نماز پڑھی جو شیخین (دو ٹیلے نما جگہ کا نام ہے) کے قریب ہے اور رات کو وہاں ٹھہرے پھر احد کے دن اس میں صبح کی نماز پڑھی اور پھر وہاں سے احد کو تشریف لے گئے۔ (وفاالوفا صفحہ 100، مدینۃ الرسول صفحہ 275)

مزارِ سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ عنہ پر جاتے ہوئے اُلٹے ہاتھ پر دُور ہی سے یہ مسجِد شریف نظر آجاتی ہے۔ اِس مبارک مقام کو بہُت ساری مَدَنی نِسبتیں حاصِل ہیں مثلاً:

(۱)۔ غزوۂ اُحد کے لئے جاتے ہوئے سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پہلا پڑاؤ فرمایا اور رات کا کچھ حصّہ گزارا تھا۔

(۲)۔ یہاں آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو نَمازیں ادا فرمائی تھیں۔

(۳)۔ اِسی جگہ جسمِ پُر انوار پر ہتھیار اور زِرہیں سجائی تھیں۔

(۴)۔ یہاں جنگی تیّاریوں کا مُعائنہ اور مُجاہدین کا انتِخاب فرمایا تھا اور کئی مَدَنی مُنّوں کو واپَس لوٹایا تھا۔

(۵)۔ یہیں مَدَنی مُنّے حضرتِ سیِّدُنا رافع رضی اللہ عنہ بڑے نظر آنے کیلئے پاؤں کی اُنگلیوں پر کھڑے ہوگئے تھے تو بارگاہِ رحمت سے اجازت مل گئی تھی، اِس پر ایک اور مَدَنی مُنّے سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُندُب رضی اللہ عنہ نے عَرض

کی تھی کہ میں رافع سے زیادہ طاقتور ہوں، پھر دونوں میں کُشتی ہوئی اور سَمُرہ غالِب آ گئے تھے اور ساتھ چلنے کی اجازت پا گئے تھے۔

اِس مسجِد شریف کو ''مسجدُ الشَّیخَین'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ایک بوڑھے اندھے یہودی اور اندھی یہودن بُڑھیا کے جُد اجُد ادو قلعے تھے۔ بوڑھے کو عَرَبی میں ''شیخ'' کہتے ہیں، اِس وجہ سے وہ آبادی دو بوڑھوں کے سبب ''الشَّیخَین'' کے نام سے مشہور تھی۔ اِس مسجِد شریف کے اور بھی نام ہیں

(۱)مسجدِ دِرْع (۲)مسجدِ بدائع (۳)مسجدِ عَدَوِی

(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 138)

نوٹ: اب اس مسجد کے دروازے پر مسجد درع لکھا ہوا ہے

مسجِد مُستَرَاح

یہ مسجِد شریف مسجِدِ شَیخَین سے تھوڑے ہی فاصِلے پر اُحُد شریف کی طرف جاتے ہوئے عین سڑک پر واقِع ہے۔ ابتِدائے اسلام میں اسے ''مسجد بنی حارِثہ'' کہا جاتا تھا کیوں کہ وہاں قبیلۂ بنی حارِثہ (اَوسی) آباد تھا۔ ایک روایت کے مطابِق ایک صَحابی (سیِّدُنا حارِث بن سعد بن عُبَید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) فرماتے ہیں :

''رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہماری مسجِد میں نَماز ادا فرمائی تھی۔('' وفاء الوفاء جلد 3 صفحہ 99)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے غزوۂ اُحُد سے واپَسی پر یہاں تھوڑی دیر استِراحت یعنی آرام فرمایا تھا۔ اِسی لئے اِسے مسجِد مُستَرَاح'' کہا جاتا ہے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں صفحہ 138)

مَسجِدِ عَیْنَیْن

یہ مسجِد شریف مزارِ حضرتِ سیّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دروازۂ مبارک کے سامنے جانبِ قبلہ واقع پہاڑ "جَبَلُ الرُّماۃ" پر واقع تھی، اُحُد کے دن لشکرِ اسلام کے تیر انداز اِس پر کھڑے تھے۔
سیّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، شَہَنشاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مَع صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان وہاں مُسلَّح ظہر کی نَماز ادا فرمائی تھی۔ (وفاء الوفا جلد 3 صفحہ 86)

غار سجدہ

مدینہ منورہ میں غار سجدہ جبل سلع (جس کا ایک نام جبل ثواب بھی ہے) پر واقع ہے اور اس غار کو "

غار سجدہ " کہتے ہیں ۔جبل سلع دراصل وہ پہاڑی ہے جسکے دامن میں "میدان خندق "موجود ہے۔ یعنی گویا یہ پہاڑی اس میدان سے متصل ہے جہاں " جنگ خندق "کا معرکہ ہوا تھا اور تاریخی خندق کھودی گئی تھی۔ اس غار کے قریب ہی مسجد بنی حرام بھی ہے۔
امام طبرانی نے اوسط اور صغیر میں حضرت ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت لی کہ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ باہر گئے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تلاش کیا لیکن ڈھونڈ نہ سکے بنو حرام کے گھروں میں دیکھا تو وہاں بھی نہ تھے ایک ایک راستے میں تلاش کیا اور آخر انہیں بتایا کہ جبل ثواب میں ہوں گے چنانچہ ادھر چل پڑے اور پہاڑ پر چڑھ گئے دائیں بائیں دیکھا اسی اثناء میں اس غار کی طرف نظر پڑی جس کی طرف مسجد فتح کو جانے کے لیے راستہ بنایا ہوا تھا حضرت معاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بتاتے ہیں کہ یکایک دیکھا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سجدے میں تھے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے آیا تو ابھی بھی آپ

سجدہ میں تھے سر انور نہیں اٹھایا تھا جس سے مجھے بدگمانی ہوئی کہ شاید آپ ﷺ کی روح قبض کرلی گئی پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے یہاں جبریل آمین آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے بتاؤ تمہاری امت سے کیا معاملہ کروں؟ میں نے کہا اللہ کریم بہتر جانتا ہے وہ چلے گئے اور دوبارہ پھر آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی امت کے بارے میں آپ کو مایوس نہیں کرے گا تو میں سجدے میں گر گیا یہاں آپ نے سجدہ کرنا افضل سمجھا اے معاذ ؓ سب سے بہترین حالت جو بندہ کو مولیٰ کے قریب کراتی ہے سجدہ ہے۔ مفہوم حدیث (تاریخ المدینہ ص79 جلد3، مدینۃ الرسول صفحہ 255)

فائدہ: اس غار کو دو فضیلتیں حاصل ہیں جلوہ گاہ جبریل علیہ السلام اور سجدہ گاہ مصطفیٰ کریم ﷺ

مسجدِ بنی حرام

یہ مسجد شریف حضرتِ سیّدُنا جابِر بن عبداللہ ؓ کے اُسی مکانِ عالیشان کی جگہ پر عاشقِ رسول، حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز ؓ نے بنوائی تھی جہاں سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات ﷺ کے معجزات ظاہر ہوئے تھے:

(غزوہ خندق کے دن) حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ فاقوں سے شکم اقدس پر پتھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا چنانچہ میں حضور ﷺ سے اجازت لے کر اپنے گھر آیا اور بیوی سے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس قدر شدید بھوک کی

حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ کو صبر کی تاب نہیں رہی کیا گھر میں کچھ کھانا ہے؟ بیوی نے کہا کہ گھر میں ایک صاع جو کے سوا کچھ بھی نہیں ہے، میں نے کہا کہ تم جلدی سے اس جو کو پیس کر گوندھ لو اور اپنے گھر کا پلا ہوا ایک بکری کا بچہ میں نے ذبح کر کے اس کی بوٹیاں بنا دیں اور بیوی سے کہا کہ جلدی سے تم گوشت روٹی تیار کر لو میں حضور ﷺ کو بلا کر لاتا ہوں، چلتے وقت بیوی نے کہا کہ دیکھنا صرف حضور ﷺ اور چند ہی اصحاب کو ساتھ میں لانا کھانا کم ہی ہے کہیں مجھے رسوا مت کر دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خندق پر آکر چپکے سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ﷺ ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کرایا ہے لہٰذا آپ ﷺ صرف چند اشخاص کے ساتھ چل کر تناول فرمالیں، یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے دعوت طعام دی ہے لہٰذا سب لوگ ان کے گھر پر چل کر کھانا کھالیں پھر مجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں روٹی مت پکوانا، چنانچہ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لعاب دہن ڈال کر برکت کی دعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لعاب دہن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ ہانڈی چولھے سے نہ اتاری جائے پھر روٹی پکنی شروع ہوئی اور ہانڈی میں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے گوشت نکال نکال کر دینا شروع کیا ایک ہزار آدمیوں نے آسودہ ہو کر کھانا کھالیا مگر گوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اتنا ہی رہ گیا اور ہانڈی چولھے پر بدستور جوش مارتی رہی۔

(بخاری ج ۲ ص ۵۸۹ بحوالہ سیرت مصطفٰی صفحہ 326)

ایک روایت کے مطابق سرکارِ نامدار ﷺ نے ہڈیوں پر دستِ مبارک رکھ کر کچھ پڑھا تو بکری زندہ ہو گئی تھی۔

مسجد قبلتین

مسجد قبلتین مدینہ منورہ کے محلہ بنو سلمہ میں واقع ہے، اور اس کی شہرت کا سبب وہ تاریخی واقعہ ہے جس میں نماز کے دوران قبلہ تبدیل ہوا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں

رسول پاک ﷺ نے ایک ہی نماز میں دو مختلف قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرمائی، اسی لیے اسے "مسجد قبلتین "یعنی" دو قبلوں والی مسجد" کہا جاتا ہے۔

واقعہ تحویل قبلہ:

نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد تقریباً 16 یا 17 ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی۔ آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ قبلہ خانہ کعبہ ہو، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کردہ عبادت گاہ ہے۔ پھر سورہ بقرہ کی آیت نازل ہوئی:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔ (سورہ البقرہ آیت نمبر ۱۴۴)

یہ حکم ظہر کی نماز کے دوران نازل ہوا، جب آپ ﷺ مسجد بنو سلمہ (جو بعد میں مسجد قبلتین کہلائی) میں نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف ادا کیں، پھر وحی کے بعد رخ کعبہ کی طرف موڑ لیا اور باقی دو رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف ادا کیں

صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں اس واقعے کا ذکر موجود ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

" سب سے پہلی نماز جو نبی ﷺ نے کعبہ کی طرف رخ کر کے پڑھی، عصر کی نماز تھی۔ ایک شخص نے آ کر بتایا کہ نبی ﷺ نے کعبہ کی طرف رخ کر لیا ہے، تو لوگوں نے نماز کے دوران ہی اپنا رخ موڑ لیا۔ "

(صحیح بخاری: حدیث ۴۱)

نوٹ: قبلہ اول کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جا رہی تھی جس کو واضح کرنے کے لیے مسجد کے داخلی دروازہ کے اوپر محراب کا نشان بنایا گیا ہے یعنی اب موجودہ محراب کے بالمقابل شمال کی طرف مین داخل ہونے والے دروازے پر۔

بئر رومہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہاں صرف بئر رومہ کا پانی میٹھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " کون ہے جو بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کرے، اس کے لیے جنت ہے؟ تو میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ کنواں خرید کر

مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ یہ مسجد قبلتین سے شمالی جانب وادی عقیق میں واقع ہے اس کا پانی نہایت ہی لطیف اور بہت ہی شیریں ہے۔ (وفا الوفا جلد 3 صفحہ 140 جذب القلوب الی دیار المحبوب صفحہ 27)

محل وقوع: یہ کنواں مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں حرم شریف سے تقریباً 5.8 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

مسجد الاجابہ

مسجد الاجابہ مدینہ منورہ کی ایک تاریخی اور روحانی اہمیت کی حامل مسجد ہے، یہ مسجد قبرستان بقیع کے شمال مشرق میں واقع ہے، اور مسجد نبوی سے تقریباً 850 میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس مسجد کو پہلے مسجد بنو معاویہ کہا جاتا تھا، کیونکہ یہ بنو معاویہ بن مالک کے علاقے میں تھی۔

نبی کریم ﷺ نے مسجد الاجابہ میں تین دعائیں کیں، جن کا ذکر صحیح مسلم میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ ایک دن مدینہ شریف تشریف لا رہے تھے کہ آپ ﷺ کا گزر بنی معاویہ کی مسجد میں ہوا اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی آپ ﷺ کے ساتھ ہی صحابہ کرام کی ایک جماعت نے بھی نماز

پڑھی نماز کے بعد آپ ﷺ نے نہایت لمبی دعا فرمائی جب آپ ﷺ واپس ہونے لگے تو فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کیں دو قبول ہو گئیں اور ایک سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا: دعا کی

1 ۔میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرنا، یہ دعا قبول ہوئی۔

2۔میری امت کو غرق (پانی میں ڈبو کر) ہلاک نہ کرنا، یہ بھی قبول ہوئی۔

3 ۔میری امت میں باہمی لڑائی جھگڑا نہ ہو، مجھے اس دعا سے منع کر دیا گیا اور یہ دعا قبول نہیں کی گئی۔

حضور ﷺ کی دعاؤں کے قبول ہونے کی وجہ سے اس مسجد کو "مسجد الاجابۃ(یعنی قبولیت کی مسجد) کہا جاتا ہے۔

(وفا الوفا جلد سوم صفحہ 70، جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب صفحہ 187)

علامہ سمہودی فرماتے ہیں کہ انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ اس مقام پر نفل پڑھے اور پھر کھڑے ہو کر دعا کرے۔(وفا الوفا جلد سوم صفحہ 71)

مسجد الفتح

مسجد الفتح مدینہ منورہ کی مشہور "سبع مساجد" (سات مساجد: مسجد فتح، مسجد سلمان فارسی، مسجد علی، مسجد عمر، مسجد سعد بن معاذ، مسجد ابو بکر اور مسجد سیدہ فاطمہ) میں

سب سے بڑی اور اہم مسجد ہے۔ جبل سلع کے مغربی قطعہ پر واقع ہے اس مسجد کا تعلق غزوہ خندق (غزوہ احزاب) سے ہے، اور یہ وہ مقام ہے جہاں نبی کریم ﷺ نے دشمن کے محاصرے کے دوران اللہ تعالیٰ سے فتح کی دعا فرمائی تھی۔

نبی کریم ﷺ نے مسجد فتح میں متواتر تین روز تک دعا کی سوموار، منگل اور بدھ۔ بدھ کے دن دو نمازوں (ظہر اور عصر) کے درمیان میں دعا فرمائی اور قبولیت کی بشارت پائی جس کی خوشی کا اثر چہرہ انور سے ظاہر ہوتا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کبھی مجھے کوئی سخت حاجت پیش آتی ہے تو اسی وقت میں مسجد فتح کی طرف متوجہ ہو جاتا ہوں اور قبولیت دعا کی بشارت پاتا ہوں۔ (جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب صفحہ 194)

نوٹ:۱۴۲۴ھ میں جبل سلع کے اسی دامن میں مسجد خندق کے نام سے ایک بڑی مسجد بنا دی گئی ہے اور مساجد سبعہ میں سے بعض مسجدیں اس میں شامل ہو گئی ہیں (تاریخ مدینہ منورہ مصور صفحہ 100)

امام سمہودی نے مسجد فتح کے علاوہ صرف تین مساجد کا ہی ذکر کیا ہے فرماتے ہیں ابن نجار اور مطری نے جن (تین) مساجد کا ذکر کیا تھا ان کے متعلق لوگوں میں مشہور ہے کہ ایک مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور دوسری مسجد علی رضی اللہ عنہ کے نام سے منسوب ہے اور تیسری مسجد جس کے متعلق امام مطری نے لکھا ہے کہ اس کے نشانات بھی منہدم ہو چکے ہیں وہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام سے شہرت رکھتی ہے مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ میں غزوہ احزاب کے موقع پر نبی پاک ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی۔

(وفا الوفا جلد 2 صفحہ 44 بحوالہ کامل تاریخ مدینۃ المنورہ صفحہ 432)

غزوہ خندق

۵ھ کی تمام لڑائیوں میں یہ جنگ سب سے زیادہ مشہور اور فیصلہ کن جنگ ہے چونکہ دشمنوں سے حفاظت کے لئے شہر مدینہ کے گرد خندق کھودی گئی تھی اس لئے یہ لڑائی "جنگ خندق" کہلاتی ہے اور چونکہ تمام کفار عرب نے متحد ہو کر اسلام کے خلاف یہ جنگ کی تھی اس لئے اس لڑائی کا دوسرا نام "جنگ

احزاب"(تمام جماعتوں کی متحدہ جنگ)ہے، قرآن مجید میں اس لڑائی کا تذکرہ اسی نام کے ساتھ آیا ہے۔(سیرت مصطفٰی صفحہ322)

جنگ خندق کا سبب

گزشتہ اوراق میں ہم یہ لکھ چکے ہیں کہ "قبیلہ بنو نضیر" کے یہودی جب مدینہ سے نکال دیئے گئے تو ان میں سے یہودیوں کے چند رؤسا "خیبر" میں جاکر آباد ہو گئے اور خیبر کے یہودیوں نے ان لوگوں کا اتنا اعزاز و اکرام کیا کہ سلام بن مشکم وابن ابی الحقیق وحیی بن اخطب و کنانہ بن الربیع کو اپنا سردار مان لیا یہ لوگ چونکہ مسلمانوں کے خلاف غیظ و غضب میں بھرے ہوئے تھے اور انتقام کی آگ ان کے سینوں میں دہک رہی تھی اس لئے ان لوگوں نے مدینہ پر ایک زبردست حملہ کی اسکیم بنائی، چنانچہ یہ تینوں اس مقصد کے پیش نظر مکہ گئے اور کفار قریش سے مل کر یہ کہا کہ اگر تم لوگ ہمارا ساتھ دو تو ہم لوگ مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر سکتے ہیں کفار قریش تو اس کے بھوکے ہی تھے فوراً ہی ان لوگوں نے یہودیوں کی ہاں میں ہاں ملا دی کفار قریش سے ساز باز کر لینے کے بعد ان تینوں یہودیوں نے "قبیلہ بنو غطفان" کا رُخ کیا اور خیبر کی آدھی آمدنی دینے کا لالچ دے کر ان لوگوں کو بھی مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آمادہ کر لیا پھر بنو غطفان نے اپنے حلیف "بنو اسد" کو بھی جنگ کے لئے تیار کر لیا ادھر یہودیوں نے اپنے حلیف "قبیلہ بنو اسعد" کو بھی اپنا ہمنوا بنا لیا اور کفار قریش نے اپنی رشتہ داریوں کی بنا پر "قبیلہ بنو سلیم" کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا غرض اس طرح تمام قبائل عرب کے کفار نے مل جل کر ایک لشکر جرار تیار کر لیا جس کی تعداد دس ہزار تھی اور ابو سفیان اس پورے لشکر کا سپہ سالار بن گیا۔ (سیرت مصطفٰی صفحہ 323)

مسلمانوں کی تیاری

جب قبائل عرب کے تمام کافروں کے اس گٹھ جوڑ اور خوفناک حملہ کی خبریں مدینہ پہنچیں تو حضورِ اقدس ﷺ نے اپنے اصحاب کو جمع فرما کر مشورہ فرمایا کہ اس حملہ کا مقابلہ کس طرح کیا جائے؟ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ رائے دی کہ جنگِ اُحد کی طرح شہر سے باہر نکل کر اتنی بڑی فوج کے حملہ کو میدانی

لڑائی میں روکنا مصلحت کے خلاف ہے لہٰذا مناسب یہ ہے کہ شہر کے اندر رہ کر اس حملہ کا دفاع کیا جائے اور شہر کے گرد جس طرف سے کفار کی چڑھائی کا خطرہ ہے ایک خندق کھودلی جائے تاکہ کفار کی پوری فوج بیک وقت حملہ آور نہ ہوسکے، مدینہ کے تین طرف چونکہ مکانات کی تنگ گلیاں اور کھجوروں کے جھنڈ تھے اس لئے ان تینوں جانب سے حملہ کا امکان نہیں تھا مدینہ کا صرف ایک رُخ کھلا ہوا تھا اس لئے یہ طے کیا گیا کہ اسی طرف پانچ گز گہری خندق کھودی جائے، چنانچہ ۸ ذوقعدہ ۵ھ کو حضور ﷺ تین ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لے کر خندق کھودنے میں مصروف ہوگئے، حضور ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے خندق کی حد بندی فرمائی اور دس دس آدمیوں پر دس دس گز زمین تقسیم فرمادی اور تقریباً بیس دن میں یہ خندق تیار ہوگئی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ خندق کے پاس تشریف لائے اور جب یہ دیکھا کہ انصار ومہاجرین کڑکڑاتے ہوئے جاڑے کے موسم میں صبح کے وقت کئی کئی فاقوں کے باوجود جوش وخروش کے ساتھ خندق کھودنے میں مشغول ہیں تو انتہائی متأثر ہوکر آپ نے یہ رجز پڑھنا شروع کردیا کہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَۃ   فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃ

اے اللہ! عزوجل بلاشبہ زندگی توبس آخرت کی زندگی ہے لہٰذا تو انصار ومہاجرین کو بخش دے۔

اس کے جواب میں انصار ومہاجرین نے آواز ملا کر یہ پڑھنا شروع کردیا کہ

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا   عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد پر حضرت محمد ﷺ کی بیعت کرلی ہے جب تک ہم زندہ رہیں ہمیشہ کے لئے۔

(بخاری غزوۂ خندق ج ۲ ص ۵۸۸ بحوالہ سیرت مصطفٰی صفحہ 324)

ایک عجیب چٹان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ خندق کھودتے وقت ناگہاں ایک ایسی چٹان نمودار ہو گئی جو کسی سے بھی نہیں ٹوٹی جب ہم نے بارگاہ رسالت میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تین دن کا فاقہ تھا اور شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا آپ نے اپنے دست مبارک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بھر بھرے ٹیلے کی طرح بکھر گئی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۵۸۸ خندق بحوالہ سیرت مصطفیٰ صفحہ 325)

مقام بدر کی زیارت

اسلام کی کفار کے ساتھ پہلی جنگ بدر کے مقام پر ہوئی جسے غزوہ بدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اس کا ذکر قرآن حکیم میں بھی آیا ہے:

جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر۔ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔ (سورہ آل عمران آیت 125،124)

غزوہ بدر کے شہدا کے اسماء

جنگ بدر میں کل چودہ مسلمان شہادت سے سرفراز ہوئے جن میں سے چھ مہاجر اور آٹھ انصار تھے۔ شہداء مہاجرین کے نام یہ ہیں:

1۔ حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ

2۔ حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

3۔ حضرت ذوالشمالین عمیر بن عبد عمرو رضی اللہ عنہ

4۔ حضرت عاقل بن ابی بکیر رضی اللہ عنہ

5۔ حضرت مہجع رضی اللہ عنہ

6۔ حضرت صفوان بن بیضاء رضی اللہ عنہ

اور انصار کے ناموں کی فہرست یہ ہے۔

7۔ حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ

8۔ حضرت مبشر بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ

9۔ حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ

10۔ حضرت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ

11۔ حضرت عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ

12۔ حضرت رافع بن معلی رضی اللہ عنہ

13۔ حضرت عوف بن عفراء رضی اللہ عنہ

14۔ حضرت یزید بن حارث رضی اللہ عنہ

(المواہب اللدنیۃ و الزرقانی ، غزوۃد رالکبریٰ، ج۲، ص۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۵ملتقطاً، بحوالہ سیرت مصطفیٰ صفحہ 233)

وادی الصفراء

ان شہداء بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے تیرہ حضرات تو میدان بدر ہی میں مدفون ہوئے مگر حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے چونکہ بدر سے واپسی پر منزل صفراء میں وفات پائی اس لئے ان کی قبر شریف منزل صفراء میں ہے۔

(شرح الزرقانی علی المواھب، غزوۃ بدر الکبریٰ، ج۲، ص۳۲۵، بحوالہ سیرت مصطفیٰ صفحہ 233)

شہدائے بدر کے مزارات پر انوار

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں غزوہ بدر کے شہداء کی زیارت کی اور ان کی قبروں پر کھڑا ہوا تو میں نے دیکھا کہ ان کی قبروں سے یکبار گی ایک نور روشن ہوا اور وہ ہماری طرف بڑا شروع

میں تو میں یہ سمجھا کہ یہ نور ان انوار میں سے ہے جن کو صرف ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں لیکن اس کے بعد میں اس نور کے معاملے میں تردد میں پڑ گیا اور میں یہ فیصلہ نہ کر سکا کہ آیا میں اس نور کو آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں یا اسے روح کی آنکھ سے دیکھتا ہوں چنانچہ پھر میں نے اس پر غور کیا اور سوچنے لگا کہ آخر اس نور کی نوعیت کیا ہے مجھے معلوم ہوا کہ نور انوار رحمت میں سے ہے۔(فیوض الحرمین صفحہ 115)

مسجد عریش

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کہ آپ بدر کے دن ایک قبہ (اس قبہ کی جگہ اب ایک مسجد بنی ہے جسے مسجد عریش کہتے ہیں) میں تھے الٰہی میں تجھ سے تیرا عہد تیرا وعدہ مانگتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جاوے تب جناب ابو بکر نے آپ کا ہاتھ پکڑا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے رب پر زاری کافی کر لی تو آپ اس طرح نکلے کہ زرہ میں چل رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہ مجمع کفار بھگا دیا جائے گا پیٹھیں پھیر دی جائیں گی۔

نوٹ: عریش وہ ہی جگہ ہے جہاں آج مسجد عریش ہے یہاں حضرات صحابہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم کے لیے ایک چھپر سا بچھا دیا تھا جہاں اللہ کے محبوب نے رات بھر دعائیں مانگیں تھیں۔

اس قبہ کی جگہ اب ایک مسجد بنی ہے جسے مسجد عریش کہتے ہیں۔اس کے سامنے ایک میٹھے پانی کا چشمہ ہے، فقیر (مفتی احمد یار خان نعیمی) نے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے اور ایک بار پڑھائی ہے اور اس چشمہ میں غسل کیا ہے۔ (مرآۃ المناجیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد 6 صفحہ 506,130)

اس مقام پر حضور ﷺ کے لیے ایک عریش بنایا گیا تھا عریش اس مکان کو کہتے ہیں جو خرمہ کی شاخ وغیرہ سے تیار کیا جائے اس کے بعد لوگوں نے وہاں پر ایک مسجد تعمیر کرا دی جو اب بھی موجود ہے اس مقام کے متبرک مقامات میں ان شہدا کی قبریں شمار کی جاتی ہیں جو اس غزوہ میں شرف شہادت کو پہنچے تھے یہاں غرائبات میں جو چیز مشہور ہے وہ یہ ہے کہ مزارات شہدا کے بالائی جانب ریت کا جو ٹیلہ (پہاڑ) ہے وہاں

سے نقارہ کی مانند ایک آواز سنائی دیتی ہے جس کے سننے یا وجود میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے ثقہ لوگوں کے بیان سے اس کا سننا ثابت ہے اکثر علما کی رائے یہ ہے کہ اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے لیکن بعض متاخرین یہ کہتے ہیں کہ ممکن ہے اس کے نیچے ایسی شئے موجود ہو جو ہمارے ادراک سے باہر ہے واللہ اعلم (جذب القلوب صفحہ 206)

وادی شرف الروحا

مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے تقریباً اکتالیس میل کے فاصلے پر ایک وادی ہے جس کا نام روحا یا سجاسج (وسیع زمین) ہے وہاں پر ایک پہاڑ ہے جس کو جبل ورقان کہتے ہیں اس کے لیے اور یہاں کے باشندوں کے لیے حضور ﷺ نے دعائے برکت فرمائی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا نام سجاسج ہے اور یہ وادی جنت کی وادیوں میں سے ہے مجھ سے پہلے ستر پیغمبروں نے اس وادی میں نماز ادا کی ہے اور موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے مع ستر ہزار بنی اسرائیل کے یہاں قیام کیا ہے آپ دو عبائی قطوانی پہنے ہوئے اونٹنی ورقہ پر سوار تھے جب تک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی بقصد حج یا عمرہ اس وادی میں نہ گزار لیں گے قیامت قائم نہ ہو گی۔

ابو عبیدہ بکری نے کہا ہے کہ مضر بن نزار رضی اللہ عنہ کی قبر روحا میں ہے مضر بن نزار حضور ﷺ کے اجداد میں سے ہیں وادی روحا میں پہاڑ کی جانب ایک مسجد ہے جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوں تو یہ مسجد راستہ کے بائیں جانب پڑے گی اس کو مسجد الغزالہ کہتے ہیں سرور انبیاء ﷺ نے اس مسجد میں نماز ادا فرمائی تھی۔ اس کو انبیاء کا راستہ کہتے ہیں انبیائے کرام جب مکہ مکرمہ کو حج کا قصد کر کے تشریف لے جاتے تھے وہ سب اسی راستے سے گزرتے تھے۔ (جذب القلوب ملخصاً صفحہ 214، وفا الوفا ملخصاً جلد 4 صفحہ 388)

علامہ کثیر سے پوچھا گیا کہ اسے روحاء کیوں کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا اس لیے کہ یہاں آرام ملتا ہے (وفا الوفا جلد 4 صفحہ 388)

نوٹ: مقام بدر کے راستے پر واقع ہے اور بئر روحا بھی اسی وادی میں موجود ہے۔ جس کی تفصیل کنوؤں کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

مقام ابوا شریف کی زیارت

اس مقام کو بڑی نسبت یہ ہے کہ سرور کونین ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ پاک رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک اس مقام میں پہاڑ کے اوپر موجود ہے

حضرتِ سیّدُنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقامِ ابوا (جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے) میں ۷ صفر المظفر ۱۲۸ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نامِ پاک موسیٰ اور کنیت سامی، ابوالحسن اور ابوابراہیم اور القابات صابر، صالح، امین جبکہ مشہور لقب کاظم ہے۔ حضرتِ سیّدُنا امام جعفر صادِق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ (جن کا مزار مبارک بغداد شریف محلہ کاظمین میں ہے)۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ صفحہ 61)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابواء میں ایک پہاڑی پر حضرت سیدہ آمنہ پاک رضی اللہ عنہا کی قبر انور ہے اب ابوا کا نام حریبہ ہے دونوں نام مشہور ہیں۔ اس قبر شریف پر قبہ بنا ہوا تھا برابر میں مسجد شریف تھی مگر قبہ اور مسجد دونوں گرا دی گئی ہیں۔ قبر شریف بھی اوکھڑی پڑی ہے مگر اس کے باوجود اس پہاڑ اس جنگل پر انوار کی ایسی بارش ہے کہ آج تک ایسے انوار میں نے کہیں نہیں دیکھے یہاں سے تقریباً تین میل فاصلہ پر بستی ابواء ہے جہاں پر کثرت سے سبزیاں باغات ہیں یہاں کی سبزیاں مدینہ منورہ ٹرک کے ذریعہ روزانہ آتی ہیں۔ (اقتباس سفر نامے صفحہ 235،218233)

مسجد نبوی شریف کی توسیعات

حضور نبی کریم ﷺ کی اول تعمیر مسجد نبوی کی لمبائی 105 فٹ اور چوڑائی 60 فٹ تھی اس کا قبلہ بیت المقدس یعنی مسجد کی شمال کی سمت میں تھا مسجد کی تین صفیں تھیں اور ہر صف میں چھ ستون تھے اس

طرح کل اٹھارہ ستون تھے مسجد میں محراب نہ تھا مسجد کے جنوب اور مغرب میں کھلا صحن تھا مسجد میں داخلے کے لیے تین دروازے مشرق، مغرب اور جنوب میں رکھے گئے مشرق میں رکھے گئے دروازے کو باب النبی ﷺ اور بعد میں اسے باب جبریل کہا جانے لگا اس دروازے سے آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے تھے مسجد نبوی کی تعمیری حالت تحول قبلہ تک بر قرار رہی جب بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ قبلہ مقرر ہوا تو آپ ﷺ نے جنوب والا دروازہ بند کر کے اس کے بالمقابل شمال کی طرف نیا دروازہ بنوا دیا دوسرے دونوں دروازے اپنی جگہ قائم رہے اصحاب صفہ کے چبوترے کو بھی جنوب مغرب سے شمال مشرق میں منتقل کر دیا گیا۔ (مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 78)

1۔ دور نبوی میں تعمیر و توسیع ثانی

آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی غزوہ خیبر سے واپسی پر (7ھ بمطابق 628ء) اعلان فرمایا کہ جو شخص زمین خرید کر اس مسجد میں توسیع کرے گا اللہ پاک اسے جنت میں زیادہ اچھا صلہ عطا فرمائے گا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے ذاتی مال سے یہ جگہ خرید کر مسجد میں شامل کر دی اس طرح پہلی مسجد کو شہید کر کے توسیع کے لیے از سر نو بنیاد رکھی گئی اس طرح اضافہ کے بعد طول و عرض 150x150 فٹ ہو گیا ۔(اضافہ کرنے کے بعد مجموعی رقبہ 2475 مربع میٹر ہوا)

(وفا الوفا جلد 1 صفحہ 243 بحوالہ کامل تاریخ مدینہ منورہ صفحہ 287، مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 79)

2۔ حضرت عمر فاروق کی تعمیر و توسیع

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں 17 ہجری کو 70x60 گز ہو گئی اور اس کا رقبہ 1100 مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 81)

نوٹ: اضافہ کے بعد کل رقبہ 3575 مربع میٹر ہو گیا۔

3۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تعمیر وتوسیع

یہ توسیع و تعمیر کا کام 29ھ بمطابق 649ء کو شروع ہوا اور ستمبر 650ء کو مکمل ہوا تو مسجد کا احاطہ 80 x 70 گز ہو گیا۔ (اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 82)

496 مربع میٹر کا اضافہ ہوا تو کل رقبہ 4071 مربع میٹر ہو گیا (کامل تاریخ مدینہ منورہ صفحہ 364)

نوٹ: قبلہ طرف توسیع کے لحاظ سے آپ رضی اللہ عنہ کی توسیع کے بعد پھر نہیں ہوا

4۔ ولید بن عبد الملک کی تعمیر وتوسیع

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تعمیر و توسیع مسجد نبوی کے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، مروان، عبد الملک بن مروان کے ادوار تک کسی قسم کی کوئی تعمیر و توسیع نہیں کی گئی عبد الملک کے بعد اس کے بیٹے ولید بن عبد الملک نے خلیفہ بنتے ہی اپنے گورنر مدینہ منورہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی کی شایان شان اور جدید تعمیر و توسیع کا حکم بھجوایا خلیفہ کے حکم سے مسجد نبوی کی پرانی عمارت اور حجرات امہات المومنین کو شہید کر دیا گیا یہ تعمیر و توسیع 88ھ بمطابق 707ء سے لے کر 91ھ بمطابق 710ء میں مکمل ہوئی اس تعمیر کے بعد مسجد نبوی کا حجم 100x 90 گز ہو گیا مجموعی طور پر اس توسیع میں مسجد کے احاطے میں 2369 مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 84)

موصوف نے پہلی مرتبہ مسجد نبوی شریف کے چاروں کونوں میں چار مینار تعمیر کروائے۔

(کامل تاریخ مدینہ صفحہ 328)

نوٹ: اس توسیع کے بعد کل رقبہ 6440 مربع میٹر ہو گیا

پس اس تعمیر و توسیع میں حجرات امہات المومنین رضی اللہ عنہم کو مسجد نبوی میں شامل کر لیا گیا ان کے انہدام پر اہل مدینہ کو انتہائی غم و افسوس ہوا فقیہ مدینہ حضرت سعید بن المسیب کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا اللہ پاک کی قسم! میری آرزو تھی کہ ان مکانات کو ان کے حال

پر رہنے دیتے تا کہ مدینے کی نئی نسل اور باہر سے آنے والے دیکھتے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کس طرح قناعت کی، اس کا فائدہ یہ ہو تا کہ لوگ اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کرنے سے گریز کرتے۔

(الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینہ صفحہ 170، تاریخ حرمین شریفین صفحہ 46، اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 179)

5۔ محمد مہدی بن منصور عباسی کی تعمیر و توسیع

تعمیر و توسیع کا یہ کام 161ھ بمطابق 779ء میں شروع کیا گیا اور 165ھ بمطابق 782ء میں مکمل ہوا اور مسجد کی شمالی سمت میں پچاس گز کا اضافہ کیا گیا مہدی کی کل توسیع 2450 مربع میٹر تھی۔

(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 85)

6۔ سلطان اشرف قائتبائی کی تعمیر و توسیع (886ھ تا 888ھ)

آسمانی بجلی سے مسجد نبوی کی عمارت جل گئی تو اہل مدینہ نے اس وقت کے مصری فرمانروا سلطان اشرف قائتبائی کو خط لکھ کر اس واقعے کی اطلاع دی چنانچہ اس نے بلا تاخیر اس سعادت کو حاصل کرنے کے لیے فوراً ماہرین تعمیرات اور مزدوروں کو مسجد کی تعمیر کے لیے روانہ کیا سلطان اشرف قائتبائی نے تعمیراتی مواد کے ساتھ ساتھ بے شمار دولت بھی بھیجی قائتبائی کی تعمیر مسجد 888ھ بمطابق 1483ء میں مکمل ہو گئی اس تعمیر میں ۱۲۰ مربع میٹر توسیع کی گئی۔ (اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 86)

سلطان اشرف قائتبائی کی تعمیر کردہ مسجد شریف کی عظیم الشان عمارت کو اللہ تعالیٰ نے صدیوں دوام بخشا 163ھ میں تقریباً چار سو سال بعد چھت بوسیدہ ہونے لگی تو سلطان عبد المجید عثمانی کو اس صورت حال سے آگاہ کیا گیا۔ (کامل مدینہ منورہ صفحہ 341)

7۔ سلطان عبد المجید عثمانی اول کی تعمیر و توسیع

مسلمانوں کی خلافت عباسیوں کے بعد ترکوں کو منتقل ہو گئی ترکوں نے خود کو خلیفہ یا بادشاہ کہلوانے کی بجائے خادم الحرمین الشریفین کہلوانا پسند کیا اور حقیقت میں خادم ہونے کا حق ادا کیا پہلی عمارت کو شہید کر کے ایک

مضبوط اور عالی شان مسجد کی تعمیر کا آغاز 1265ھ بمطابق 1848ء میں کیا جس کی تکمیل (تقریباً) پندرہ سال کے طویل عرصے میں ہوئی۔

عثمانی تعمیر سے پہلے مغربی دیوار کے قریب مسجد کا فرش اصل مسجد کے فرش سے کچھ اونچا تھا اس طرف سے یہ اصل مسجد کی حد تھی عثمانی معماروں نے اس اونچی جگہ کو پست کر کے اصل مسجد کے برابر کر دیا اور اس پر علامت کے طور پر ستونوں کے اوپر والے سروں پر حد مسجد النبی ﷺ لکھ دیا قبلے والی سمت جنوب سے حضور نبی کریم ﷺ کے دور کی مسجد کی حد بندی کرتے ہوئے عثمانیوں نے سرخ تراشے ہوئے پتھروں سے ایک چھوٹی سی دیوار بنا دی جس کا سرا کوہان نما تھا اس دیوار پر پیت کا جالی دار جنگلہ لگا دیا گیا پھر اس دیوار میں دروازوں کی مانند کچھ کھلے راستے بنائے جو محراب نبوی اور محراب سلیمانی کی دائیں اور بائیں تھے شمالی جانب سے عثمانی عمارت کا اختتام اور مشرقی طرف سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارک کے برابر تک حضور نبی کریم ﷺ کے دور کی مسجد نبوی کی حد ہے۔ (اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 90)

8۔ عبدالعزیز بن سعود (آل سعود) کی پہلی تعمیر و توسیع

ترکوں کی خلافت کے اختتام کے بعد حجاز مقدس میں آل سعود نے اپنی بادشاہت قائم کی اس جدید سعودی ریاست کا بانی عبدالعزیز نے تعمیر و توسیع کا آغاز 1370ھ بمطابق 1951ء میں کیا پھر سعود بن عبدالعزیز نے اپنے والد کی وفات کے بعد 1373ھ بمطابق 1953ء میں اس منصوبے کو جاری رکھا تین سال کا عرصہ لگا اور 1955ء کو اس نے خود اس تعمیر نو کا افتتاح کیا اب مسجد نبوی مستطیل نما بن گئی جس کی لمبائی شمالاً جنوباً 129 میٹر اور چوڑائی شرقاً غرباً 91 میٹر تھی۔ (اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 94)

9۔ شاہ فیصل کی تعمیر و توسیع

سعود بن عبدالعزیز کے بعد شاہ فیصل بن عبدالعزیز بادشاہ بنا تو اس نے زائرین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر 1393ھ بمطابق 1973ء میں مسجد نبوی کی مغربی جانب سائبان لگوا دیئے اس طرح مسجد نبوی میں 35000 مربع میٹر کا مزید اضافہ ہو گیا۔ (اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 95)

10۔ شاہ فہد کی تعمیر و توسیع

شاہ فہد بن عبد العزیز نے 1405ھ بمطابق 1984ء کو مسجد نبوی کی توسیع و تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا اور 1995 میں مکمل ہوئی۔

شاہ فہد کی تعمیر و توسیع میں حضور نبی کریم ﷺ کے دور کا پورا شہر مدینہ منورہ شامل کر لیا گیا ہے۔(اقتباس مدینہ منورہ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 96)

زائرین کی آسانی کے لیے چند گزارشات

1۔ مسجد نبوی شریف کے اس وقت کل 41 دروازے ہیں دروازہ نمبر 1 باب السلام ہے جہاں سے داخل کر مواجہہ شریف کے سامنے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں اور شیخین کریمین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں سلام پیش کیا جاتا ہے

2۔ دروازہ نمبر 22 سے باہر نکلیں تو سیدھا احد پہاڑ کی طرف سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس و شہدائے احد پر پہنچ جائیں گے

3۔ دروازہ نمبر 37 سے اگر باہر نکلیں تو بائیں ہاتھ پر جنت البقیع کا داخلی دروازہ آجاتا ہے جہاں صرف دو ٹائم اندر جانے کی اجازت ہوتی ہے ایک فجر کی نماز کے تھوڑی دیر بعد اور دوسرا نماز عصر کے بعد۔

4۔ مسجد نبوی شریف کے صحن سے باہر چاروں طرف لوہے کے جنگلے میں بھی سیاہ رنگ کے بڑے گیٹ نمبروں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اگر اس لوہے کے دروازہ نمبر 310 سے باہر نکلیں تو سامنے مسجد غمامہ اور مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے گی۔ اگر گیٹ نمبر 316 سے باہر نکلیں گے تو سامنے مسجد علی رضی اللہ عنہ آجائے گی پھر اسی راستے پر تھوڑا مزید آگے ایمرجنسی ہسپتال بنام

Al Safia Urgent Care Centre

ہے جہاں سے کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں دوائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

عام طور پر زائرین کے لیے فری دوائی کا بندوبست گیٹ نمبر 305 سے باہر سرکاری ہسپتال سے ہو گا جہاں پر اپنے ویزے اور پاسپورٹ کی فوٹو دکھا کر ڈاکٹر سے دوائی لکھائی جاتی ہے پھر قریب ہی میوزیم بنام Al Safiyyah Museum & Park

کے 1st Floor میں موجود فارمیسی سے فری دوائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

5۔ بہتر یہ ہے کہ بخار، کھانسی، معدے کے امراض اور درد وغیرہ کی کچھ دوائیاں پاکستان سے ہی لے جائے۔ مزید یہ کہ اسپغول چھلکا، اجوائن وغیرہ بھی ساتھ لے کر جاسکتا ہے کہ کسی ساتھی کے کام بھی آسکتی ہیں اور خود بھی ضرورت پڑسکتی ہے

6۔ قینچی چپل اور جوتوں کو سنبھالنے کے لیے اگر کپڑے کا بیگ ساتھ رکھ لے تو جوتے گم ہونے سے محفوظ رہیں گے۔ موبائل میں سعودیہ کی سِم اور ہوٹل کارڈ پاس ہونے سے بھی آسانی رہے گی۔

7۔ کسی شخص سے ملاقات کرنے یا اپنے ساتھیوں سے ملنے کے لیے اسے گیٹ نمبر، دروازہ نمبر، باتھ روم نمبر یا پھر جوتوں کے بکس نمبر بتا کر آسانی سے ملاقات ہوسکتی ہے۔

8۔ جس ہوٹل میں رہائش پذیر ہوں اس کا کارڈ اپنے پاس ضرور رکھیں۔

9۔ بعض بندے شوق عبادت میں دن رات مشقت کرتے ہیں اور جاتے ساتھ ہی آرام نہ کرنے کی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں جس سے باقی ایام میں عبادت و زیارات سے محرومی کا باعث بن جاتا ہے تو اپنے آرام اور صحت کا خیال رکھتے ہوئے اعتدال سے کام لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

10۔ کسی جگہ سے کسی قسم کی گری ہوئی چیز اٹھانے سے گریز کریں اگرچہ سونا ہی کیوں نہ پڑا ہو ایسا نہ ہو کہ چیز اٹھانے سے آپ پر کوئی قانونی کاروائی لاگو ہو جائے اور نہ ہی کسی طرح کی چوری کرے کہ وہاں پر قانونی کاروائی میں کوئی معافی نہیں ہوتی۔

11۔ مکہ مکرمہ میں جب بیت اللہ شریف کے لیے حاضر ہوں تو کوشش کریں کلاک ٹاور کے بالکل سامنے باب عبد العزیز سے داخل ہوں تو بہت جلد کعبہ شریف کے سامنے پہنچ جائیں گے اور مطاف میں سبز لائٹوں کے سامنے حجر اسود والی جگہ سے طواف شروع کرنے میں آسانی رہے گی۔

12۔ پہلی فرصت میں حرمین شریفین کی جماعت کے وقت نوٹ کر لیں تا کہ با جماعت نماز پڑھنے میں آسانی رہے گی۔

13۔ مشرقی صحن:صفااور مروہ / سعی کی جانب سعی مکمل کرنے کے بعد حاجی مروہ پہاڑی والے دروازے سے باہر نکلتے ہیں تو سامنے دائیں ہاتھ پر مولد النبی ﷺ کی زیارت ہو جائے گی اور تھوڑا مزید پیدل آگے چلیں تو گاڑیوں کی پارکنگ کے ساتھ میں روڈ پر مسجد رایہ، مسجد شجرہ، مسجد جن کی زیارت ہو گی اور سامنے روڈ کراس کرنے سے جنت المعلیٰ کی زیارت بھی کی جاسکتی ہے جو عموماً بعد نماز عصر دروازہ کھولا جاتا ہے۔۔

14۔ مغربی صحن: الشبیکہ اور جبل عمر کی جانب

شاہ فہد، عمرہ گیٹ سے اگر باہر نکلیں تو آپ الشبیکہ، جبل عمر، ابراھیم خلیل روڈ، ہجرہ روڈاور مسفلہ کبری سائیڈ پر نکل سکتے ہیں۔

15۔ شمالی صحن: بیت اللہ شریف سے شمالی جانب صحن جو جدید سعودی توسیع والی سائیڈ ہے اس طرف جدید توسیعات سے کشادہ حصہ ہے شاہ عبد اللہ گیٹ سے باہر نکلیں گے تو اس طرف ہی جرول کا راستہ ہے جبل کعبہ روڈ ہے اور راستے کے دونوں سائیڈ پنکھے لگے ہوئے ہیں جرول بس سٹاب بھی اسی طرف ہے۔

16۔ جنوبی صحن: اجیاد کی جانب

شاہ عبد العزیز گیٹ سے باہر نکلیں گے تو اجیاد سٹریٹ، کلاک ٹاور کے ساتھ والا روڈ استعمال کر سکتے ہیں بس اسٹیشن بھی اسی روڈ پر ہے

عمرہ کی فضیلت

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ عزوجل کے مہمان ہیں اگر دعا کریں تو انکی دعا قبول فرمائے اور اگر مغفرت طلب کریں تو اللہ عزوجل انکی مغفرت فرمائے۔

(ابن ماجہ رقم ۲۸۹۲، ج ۳، ص ۴۱۰، بحوالہ اَلْمُتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مترجم صفحہ 293)

حضرتِ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزوجل کے نبی حضرت سیدنا داوٗد علیہ السلام نے عرض کیا،

یا الٰہی عزوجل! تیرے پاس اپنے اُن بندوں کے لئے کیا ہے جو تیرے گھر کی زیارت کرنے آتے ہیں؟ فرمایا، ہر مہمان کا میزبان پر حق ہوتا ہے اور اے داوٗد! میرے مہمان کا مجھ پر حق ہے کہ میں دنیا میں انہیں عافیت عطا فرماؤں اور جب آخرت میں ان سے ملوں تو اِن کی مغفرت فرمادوں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی رقم ۷۰۳، ج ۴، ص ۲۹۷،

بحوالہ اَلْمُتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مترجم صفحہ 293)

حضور نبی کریم، رءوف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"رمضان المبارک میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے"

(اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ صفحہ 659 صحیح مسلم الحدیث: ۲۲۱/ ۲۲۲، ص ۸۸۷)

دعاؤں کی قبولیت کے مقام

اگرچہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب احسن الوعا میں کل 23 مقامات کا ذکر موجود تھا جن میں سے 21 کا اضافہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے کیا گیا تو کل 44 مقامات

بن گے مگر یہاں صرف کل 30 مقامات مقدسہ کا ذکر تسہیل و تلخیص کے ساتھ کر دیا گیا ہے جن کا تعلق براہ راست حرمین شریفین کی زیارات کے ساتھ ہے۔

(۱) مَطاف

یہ وسطِ مسجد الحرام شریف میں ایک گول قِطعَہ ہے، سنگِ مرمر سے مَفرُوش(یعنی زمین کا وہ ٹکڑا جس پر سفید سنگِ مرمر بچھا ہوا ہے)اس کے بیچ میں کعبہ معظمہ ہے یہاں طواف کرتے ہیں، زمانہ اقدس حضور سید عالم ﷺ میں مسجد اسی قدر تھی

(۲) مُلتزِم۔

یہ کعبہ معظمہ کی دیوارِ شرقی کے پارہ جنوبی کا نام ہے، جو درمیان درِ کعبہ (کعبہ شریف کا دروازہ) اور سنگِ اَسود (حجر اسود) واقع ہے، یہاں لپٹ کر دعا کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: "میں جب چاہوں جبرائیل کو دیکھ لوں کہ ملتزم سے لپٹا ہوا کہہ رہا ہے:

يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّيْ نِعْمَةً أَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ

اے ہر شئے کو اپنی قدرت سے موجود کرنے والے! اے بزرگی والے! مجھ سے اپنی نعمت کو دور نہ فرمانا، جو تو نے مجھے عطا فرمائی۔

الحمد للہ کہ حضور پُر نور ﷺ کے کرم سے اللہ عزوجل نے اس گدائے بے نوا (احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) کو بھی یہ دعا کرامت فرمائی بارہا ملتزم سے لپٹ کر عرض کیا ہے: أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ عَمَّ نَوَالُهٗ سے اُمیدِ قبول ہے۔

(۳) مُستَجار کہ رکنِ شامی و یمانی کے درمیان مُحاذِیٔ مُلتَزِم (ملتزم کے سامنے والی دیوار میں) واقع ہے۔

(۴) داخلِ بیت (بیت اللہ شریف کی عمارت کے اندر)۔

(۵) زیرِ میزاب۔(سونے کے پرنالہ کے نیچے)

(۶) حطیم

"کعبہ معظمہ کی شمالی دیوار کے پاس نصف دائرے کی شکل میں فصیل (یعنی باؤنڈری) کے اندر کا حصہ۔ حطیم کعبہ شریف ہی کا حصہ ہے اور اس میں داخل ہونا عین کعبۃ اللہ شریف میں داخل ہونا ہے۔ (رفیق الحرمین، ص۳۷)

(۷) حجر اسود

حجر اسود: یہ وہ جنتی پتھر ہے جو کعبۃ اللہ شریف کے جنوب مشرقی کونے میں واقع رکن اسود میں نصب ہے، مسلمان اسے چومتے اور استلام کر کے اپنے گناہ دھلواتے ہیں۔

(۸) رکنِ یمانی۔

یہ یمن کی جانب مغربی کونہ ہے۔("رفیق الحرمین"، ص۳۶)

خصوصاً جب کہ طواف کرتے وہاں گزر ہو۔ حدیث شریف میں ہے: یہاں اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسۡاَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِيَةَ فِی الدُّنۡيَا وَالاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی اور ہر برائی سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے رب ہمارے! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔(سنن ابن ماجہ جلد 3 صفحہ 439)

کہے، ہزار فرشتے آمین کہیں گے۔

(۹) خلفِ مقام ابراہیم عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسۡلِيۡم۔

(مقام ابراہیم کے پیچھے)

(۱۰) نزدِ زَمزم۔(چاہِ زمزم کے پاس)

(۱۱) صفا (جہاں سے سعی کا آغاز کیا جاتا ہے پہاڑی صفا کے پاس)

(۱۲) مروَہ (جہاں سے سعی کا ساتواں چکر جا کر مکمل ہوتا ہے پہاڑی مروہ کے نشانات موجود ہیں اس کے پاس)

(۱۳) مَسْعٰی خصوصاً دونوں میل سبز کے درمیان
مقامِ سعی یعنی صفا و مروہ کے درمیان کا راستہ، خصوصاً جب دونوں سبز نشانوں کے درمیان پہنچے کہ وہ بھی قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔

(۱۴) عرفات، خصوصاً نزدِ موقفِ نبی ﷺ

(۱۵) مُزدلِفہ، خصوصاً مَشْعَرُ الْحَرَام (یعنی جبل قزح)۔

(۱۶) مِنٰی

(۱۷) جمراتِ ثلٰثہ
منی اور مکہ کے بیچ میں تین ستون بنے ہیں ان کو جمرہ کہتے ہیں پہلا منی سے قریب جمرہ اولیٰ کہلاتا ہے اور بیچ کا جمرہ وسطی اور اخیر کا مکہ معظمہ سے قریب ہے جمرۃ العقبہ۔(بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ششم، ص۱۱۳۹)

(۱۸) نظر گاہِ کعبہ جہاں کہیں ہو اور اِن اَماکن سے بعض میں اِجابت بعض کے نزدیک، بعض اوقات سے خاص ہے۔
جہاں کہیں سے کعبہ شریف نظر آئے وہ جگہ بھی مقامِ قبولیت ہے۔

(۱۹) مسجد نبی ﷺ

(۲۰) مکانِ استجابتِ دعا، جہاں ایک مرتبہ دعا قبول ہو وہاں پھر دعا کرے۔

(۲۱) مواجہہ شریفہ حضور سَیِّدُ الشَّافِعِین ﷺ
امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ مواجہہ شریف کی تعیین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
زیرِ قندیل اس چاندی کی کیل کے جو حجرہ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرہ انور کے مقابل لگی ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ج۱۰، ص۷۶۵)
امیر اہلسنّت مدظلہ العالی "رفیق الحرمین" میں بطور حاشیہ ارشاد فرماتے ہیں: "لوگ عموماً (سنہری جالی میں موجود) بڑے سوراخ کو مواجہہ شریف سمجھتے ہیں بلکہ میں نے کئی اردو کتابوں میں بھی یہی دیکھا ہے" مزید فرماتے ہیں:

میں نے امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق مواجہہ شریف کی نشاندہی کی ہے اور الحمد للہ صحیح بھی یہی ہے۔
(رفیق الحرمین، ص۱۸۷)

امام ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دعا یہاں قبول نہ ہوگی تو کہاں ہوگی۔(الحصن الحصین ص ۳۱.)

(۲۲) منبرِ اطہر کے پاس

(۲۳) مسجدِ اقدس کے ستونوں کے نزدیک۔

(۲۴) مسجدِ قُبا شریف میں

(۲۵) مسجد الفتح میں، خصوصاً روز چہار شنبہ بَین الظھر والعصر (خصوصاً بدھ کے دن ظہر وعصر کے درمیان)

(۲۶) باقی مساجد طیبہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں یعنی ایسی مسجدیں جن کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے شرفِ نسبت حاصل ہے جیسے: مسجد غَمامہ، مسجد قبلتین وغیرہ۔

(۲۷) وہ کوئیں جنہیں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت ہے۔

(۲۸) جبلِ اُحد شریف (یعنی اُحد پہاڑ)

(۲۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مَشاہدِ متبرکہ

"مشاہد" مشہد کی جمع ہے جسکے معنی حاضر ہونے کی جگہ کے ہیں یعنی وہ تمام مقامات جہاں ھمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری حیات مبارکہ میں تشریف لے گئے، جیسے: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ وغیرہ۔

(۳۰) مزاراتِ بقیع واُحد

نوٹ: مذکورہ بالا 30 مقامات (جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں) کا انتخاب سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "اَحسن الوعاء لآداب الدعاء وذیل المدعاء لاَحسن الوعاء" سے کیا گیا ہے جس میں اضافہ جات اور شرح خود امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔

ماخذ و مراجع

کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان — احمد رضا خاں
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بخاری شریف — امام محمد بن اسماعیل بخاری ﷫
دار السلام اطبعة الثانية 1421ھ

بخاری شریف — امام محمد بن اسماعیل بخاری ﷫
دار ابن کثیر دمشق و دار الیمامة للطباعة والنشر

مسند امام احمد — امام احمد بن حنبل
ترتیب شیخ احمد شاکر طبع دار المعارف القاهرہ

التاریخ الکبیر — امام محمد بن اسماعیل بخاری ﷫
دالفکر تحقیق السید ہاشم الندوی

سنن ترمذی — امام محمد بن عیسی الترمذی
دار احیا التراث العربی بیروت
تحقیق: احمد محمد شاکر آفران

معالم المدینۃ المنورۃ بیین العمارہ والتاریخ — ڈاکٹر عبد العزیز بن عبد الرحمٰن کعکی
مکتبہ مسجد نبوی شریف نمبر 122103

تاریخ مدینہ ابن شبہ — ابن شبہ
داراہ صفھانی جدہ

تاریخ مدینہ ابن شبہ — ابن شبہ تحقیق فہیم محمد شلتوت
السید حبیب محمود احمد جدہ ۱۳۹۹ھ

تاریخ المدینہ المنورہ قدیماً وحدیثاً — سید احمد یاسین الخیاری
مطابع مؤسسۃ المدینۃ للحافۃ جدہ 1993ء

مدینہ المنورہ فضائل و معالم	محمد شمش الدین خوجہ
	مکتبہ دارالزمان مدینہ شریف
الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ	امام محمد بن محمود ابن نجار بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
	مکتبہ کریمیہ جامع مسجد سید الکونین 99
	کے بلاک جوہر ٹاؤن لاہور
وفاءُالوفا (جلد4-1 مترجم)	علامہ نور الدین علی بن احمد السمھودی رحمۃ اللہ علیہ
	ادارہ پیغام القرآن 40۔ اردو بازار لاہور
سبل الھدی والرشاد فی سیرت خیر العباد	امام محمد بن یوسف صالحی رحمۃ اللہ علیہ
	دارالکتب العلمیہ بیروت
الشفاء بتعریف حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	قاضی عیاض مالکی
	مرکز اہلسنت برکات رضا
اخبار مدینہ	محمد بن حسن زبالہ
	تحقیقی دراسہ صلاح عبد العزیز بن سلامہ
	مکتبہ مسجد النبوی شریف
جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
	مرکز اہلسنت برکات رضا
اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ	محمد شرف الدین عبد المُؤمن بن خَلف دَمیاطی
	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ	امام احمد بن حجر المکی الھیتمی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ
	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
المغانم المطابۃ فی معالم طابۃ	مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی

	مرکز لحوث ودراسات المدینہ المنورہ المملکۃ العربیہ السودیہ
سفر نامے	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
	نعیمی کتب خانہ گجرات
مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	ابو النصر منظور احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ
	مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال
مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات	امتیاز احمد ماسٹر آف فلاسفی (لندن)
	مطابع الرشید المدینۃ المنورۃ
مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الائمہ والمحدثین	ڈاکٹر طاہر القادری منہاج القرآن پبلی کیشنز یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
تاریخ حرمین شریفین	علامہ الحاج عباس کرارہ مصری
	مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ لاہور
احسن الوعاء لآداب الدعا	مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ (شارح امام احمد رضا)
	مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی
راہ عقیدت	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار روڈ لاہور
دیار حبیب و سرزمین انبیاء	صوفی محمد عبد اللطیف قریشی
	تبلیغی ادارہ آخری بس سٹاپ کرشن نگر لاہور
تاریخ مدینہ منورہ مصور	ڈاکٹر محمد الیاس عبد الغنی
	ای 16 ڈیفنس سوسائٹی لاہور پاکستان
بلد الامین	ابو النصر منظور احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ
	مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال
مرآۃ المناجیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح	مفتی احمد یار خان نعیمی نعیمی کتب خانہ گجرات
شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ	مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

	(شعبہ اِصلاحی کتب)
	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
سیرتِ مصطفی اعظمی	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ
	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
سیرت و فضائل سیدنا امیر حمزہ	علامہ اشرف سیالوی
	جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام یونیورسٹی روڈ سرگودھا
تاریخ طیبہ فی خیر القرون	تنصیب بن عوارہ الفایدی
	مکتبہ مسجد نبوی شریف رقم 162998
بیوت الصحابہ	محمد الیاس عبد الغنی
	مکتبہ مسجد نبوی نمبر 82240
جنتی زیور	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی مجددی
	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
حرمین شریفین کا سفر نامہ	علامہ فیاض احمد اویسی اکبر بک سیلرز لاہور
مزارات حرمین	علی شبیر
	مطبع انوار الاسلام کوٹلہ جاہ حیدر آباد دکن ۱۳۴۷ھ
کنز الانوار	صوفی محمد شوکت علی قادری
	جامعہ انوار مدینہ شعبہ نشر واشاعت مغلپورہ لاہور
فضائل مدینہ منورہ	فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ
	انجمن انوار القادریہ حیدر آباد کالونی
موطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ
	فرید بک سٹال اردو بازار لاہور
آثار مدینہ مؤلف	راجا رشید محمود مدنی گرافکس
زیارات مدینہ منورہ	افتخار احمد حافظ قادری

احمد بک کارپوریشن نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

اَحسن الوعاءلآداب الدعاء — مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ

وذیل المدعاءلاَحسن الوعاء — شارح امام احمد رضا خان

مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

سید الشہداء — امام برزنجی رحمۃ اللہ علیہ

جماعت محمودیہ قادریہ ستیانی شریف

جستجوئے مدینہ — عبد الحمید قادری — القلم پبلشرز لاہور

تاریخ مکۃ المکرمہ — مفتی عبد المعبود مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

کامل تاریخ مدینۃ المنورہ — مفتی عبد المعبود مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

الدر المنثور فی بیان معالم — ڈاکٹر عبد العزیز عبد الرحمٰن بن ابراہیم کعکی

مدینۃ الرسول فی عہد النبوی — مکتبہ مسجد نبوی شریف

الدر الثمین فی معالم دار الرسول الامین ﷺ — محمد غالی محمد امین شنقیطی

جامعہ رحمانیہ کھانبھیہ عالی پور نوساری گجرات

شفا السقام فی زیارت خیر الانام ﷺ — شیخ تقی الدین سبکی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11 گنج بخش روڈ لاہور

سیر عرب الموسومہ بہ گنجینہ حرمین — سید عنایت علی تھانیسری

در مطبع مشرق العلوم بجنور اہتمام مولوی فیض الحسن طبع شد 1895ء

فضائل مدینہ — ڈاکٹر ابو ابراہیم ملا خاطر ضیا القرآن پبلی کیشنز لاہور

مقامات امہات المومنین کا تصویری البم — ارسلان بن اختر میمن

مکتبہ ارسلان قرآن محل دکان نمبر 13 کراچی

تراب مدینہ — ڈاکٹر حافظ عثمان احمد ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب — دار المصادر پبلیکیشنز

جبل احد — ڈاکٹر حافظ عثمان احمد ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب — دار المصادر پبلیکیشنز

فیوض الحرمین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان
	المدینہ لائبریری دعوت اسلامی کراچی
حرمین شریفین کی فضیلتیں	ابو یمنی بلال اشرف قادری
اور آثار مقدسہ کی زیارتیں	مکتبہ اہلسنت میراج گنج اترپردیش الہند
المعجم الشامل للمدینۃ المنورہ	محمد عبد الوھاب العباسی
	دار الکتب العلمیہ بیروت 1984ء
کتاب الاذکار	امام نووی
	فرید بک سٹال اردو بازار لاہور
سیرت مصطفیٰ ﷺ	عبد المصطفیٰ اعظمی
	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
خفتگان جنت البقیع	حاجی فقیر محمد سومرو
	ناشر عبد الرؤف قادری نقشبندی 2021
تجلیات انوار مدینہ	محمد یوسف کیفی
	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
اٹلس سیرت نبوی	ڈاکٹر شوقی ابو خلیل
	دار السلام 36 لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور 1424ء

تقریظ

باسمہٖ تعالیٰ جَلَّ وَعَلَا، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ المُصْطَفٰی وَصَحْبِہ النجوم الاھتداء

ایک عرصے سے دل میں خواہش تھی کہ حرمین الشریفین میں سیرت مطہرہ سے جڑے بہت سے مقامات کے متعلق ایک جامع اور مربوط کتابچہ ترتیب دیا جائے جو ہمارے پاکستانی حجاج اور زائرین کرام کے لیے مناسب راہنمائی کا ذریعہ بن سکے۔ حجاج کرام جب ارض پاک میں ہوتے ہیں تو ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہاں ارض حجاز مقدس کے طول و عرض میں بکھرے ہوئے جواہر پاروں کی زیارت کا شرف حاصل ہو جائے۔ وہاں زیارت کروانے والے مختلف گروہ یا تو اتنی معلومات نہیں رکھتے یا پھر محض معاشی ضروریات پوری کرنے کے لیے ادھر ادھر گھما پھرا کر بندے تو تشنہ چھوڑ دیتے ہیں۔

اس ضمن میں محترمی شہباز قادری صاحب کی کتاب زیارات حرمین شریفین کے مسودے کو دیکھنے کا موقع ملا جس میں ہر زیارت کی تصاویر کے ساتھ اس کے محل وقوع کے کوآرڈینیٹس کیو آر کوڈز کی شکل میں شامل کیے گئے ہیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ موصوف نے محنت شاقہ سے یہ تمام ڈیٹا جمع کیا ہے اور متعدد بار زیارات حرمین شریفین سے ان مقامات کی تصدیق بھی کی ہے۔ اللہ کریم ان کی اس سعی جمیل کے بدلے انہیں اجر عظیم عطاء فرمائے۔

بلاشک وشبہ یہ کتاب قارئین کے لیے ایک مرشد و رہنما کا کام دیگی۔

از قلم: صوفی عبدالحمید قادری

(مصنف جستجوئے مدینہ)

تقریظ

برادر محترم شہباز علی قادری نے روحانی تکمیل و تسکین کے لیے بہت ساری زیارات مقدسہ کی نہ صرف وضاحت کی ہے بلکہ تصاویر اور لوکیشن کے ساتھ تفصیل بھی مہیا کر کے زائرین کے لیے آسانی پیدا فرمائی ہے اور اہل محبت کی محبت میں مزید اضافہ فرمایا ہے جو کہ پہلے تصانیف و تحقیقات سے الگ اور انوکھا انداز اپنایا ہے جو کہ قابل صد تحسین و تبریک ہے مجھے اس کتاب کی پروف ریڈنگ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے

دعا ہے اللہ کریم اس کتاب کو شہباز علی قادری صاحب اور تمام امت مسلمہ کے لیے نجات و بخشش کا ذریعہ بنائے اور زائرین کو زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر کے اپنے دل و ایمان کو تسکین پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم

حق نواز